n032133

وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً

ماہنامہ

ہجرت

ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر روس اپنے تمام کے تمام چالیس لاکھ فوجیوں کو بھی افغانستان بھیج دے پھر بھی ناکامی و نامرادی اس کا مقدر رہے گی

حزب اسلامی افغانستان

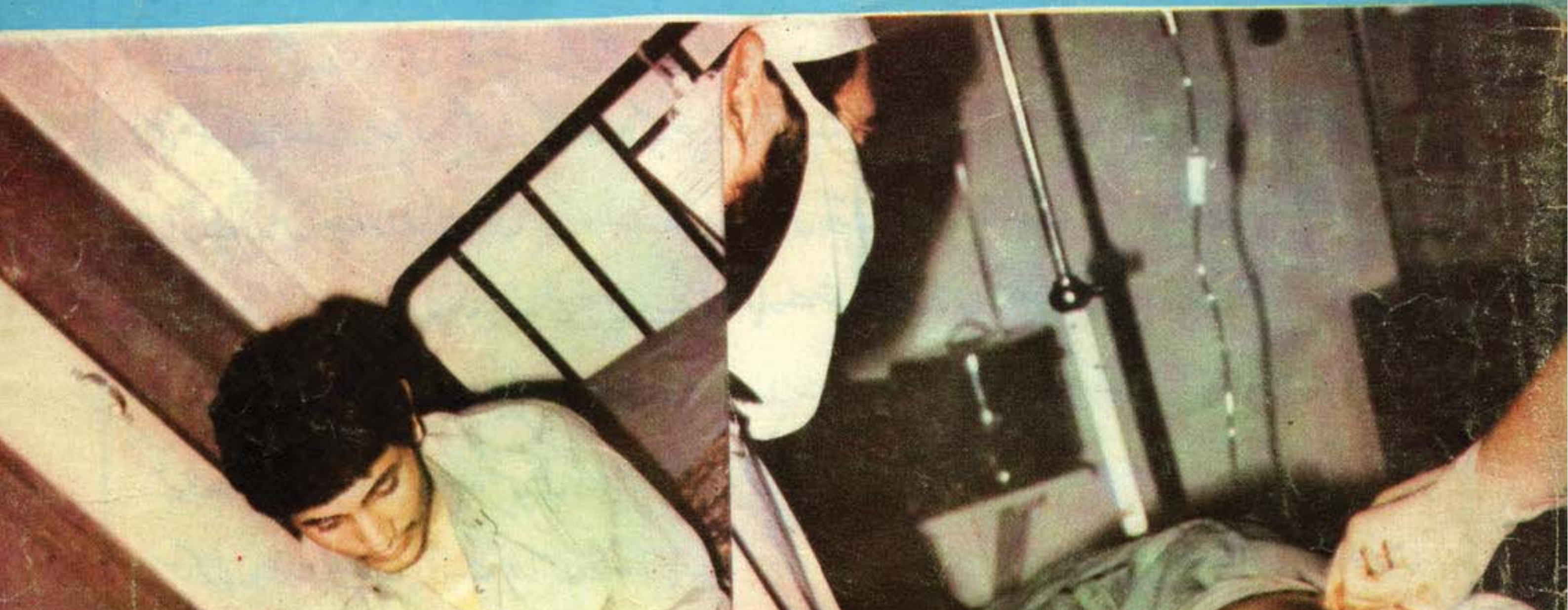

اگر ہم غیر ملکیوں اور کمیونسٹ نظام کے تحت زندگی گزارنا گوارا کرتے تو ان کے خلاف جہاد کا آغاز کر کے لاکھوں جانوں کا نذرانہ کیوں پیش کرتے؟

کامیابی قریب ہے

آج افغانستان کی مسلمان قوم کی آزادی ایک قطعی امر ہے۔ وہ انشاء اللہ اپنی آزادی سے ہمکنار ہو کر رہے گی۔ آج بھی ہمارے ملک کا ۹۰ فیصد حصہ آزاد ہے۔ اور اس پر مجاہدین کا کنٹرول ہے اور وہاں اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ وہاں پر مجاہدین کی حکومت ہے جبکہ روسی فوجی اپنے ٹینکوں میں بھی محفوظ نہیں ہیں وہ کابل کے ارد گرد ۱۰ کلو میٹر تک بھی نہیں جا سکتے۔ اب روسی فوجی ٹینکوں کے حصار اور ہیلی کوپٹر گن شپ کے تعاون کے بغیر بڑی بڑی شاہراہوں پر بھی آمد و رفت نہیں کر سکتے۔ افغانستان آج کل آزاد ہے اور میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ بہت قلیل مدت میں افغانستان کے دل میں اسلام کا جھنڈا لہرائے گا۔ ان دس لاکھ شہداء کا لہو خداوند تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔ ہمارے شہداء، بیواؤں، یتیموں کی آہ و فریاد خداوند تعالیٰ سنتا رہا ہے انشاء اللہ فریاد ضائع نہیں ہوگی ہم یہ حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کیوں کہ شہداء کے لہو پر وہی نتیجہ جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے لازماً مرتب ہوگا کسی بھی جگہ پر شہیدوں کا لہو ضائع نہیں ہوتا ہے اور جس قوم نے شہداء کے لہو کا نذرانہ دیا ہو اس کو لازماً عزت نصیب ہوتی ہے اور اس کو حتماً آزادی کا مزہ آ جاتا ہے۔ دنیا میں وہ قوم جو شہید ہونے سے ڈرتی ہے۔ وہ ذلیل حقیر اور محکوم رہتی ہے۔ لیکن جس قوم نے شہادت کا راستہ اختیار کیا ہے اس کا نتیجہ حتمی اور قطعی آزادی اور عزت ہے۔ یہ خداوند تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو اس نے مسلمانوں کے ساتھ سورہ محمدؐ میں کیا ہوا ہے۔ والذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ فلن یضل اعمالھم اور وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں قتل ہو گئے ہیں کبھی بھی خداوند ان کے اعمال ضائع نہیں کرتا ہے۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ شہداء بیواؤں اور یتیموں کے ارمان پورے ہونے والے ہیں وہ انقلاب جو ۳۰ لاکھ مہاجر رکھتا ہے اس کا ختم ہونا ممکن نہیں وہ انقلاب جو خالی ہاتھوں ایمان کی قوت کے سوا ایک قوم نے شروع کیا اور دشمن کے مقابلے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور سارے ملک کو اپنے خون سے سرخ کیا ہے۔ سارا ملک تباہ ہو رہا ہے لیکن ساڑھے تین سال میں خالی ہاتھوں دشمن کا مقابلہ اور اس کی گولیوں کے مقابلے میں اپنا سینہ سپر کیا ہے اور مجاہدین یکے بعد دیگرے موت کو لبیک کہتے ہیں لیکن کبھی بھی اپنا اسلحہ دشمن کے لیے زمین پر نہیں ڈالتے۔ ہزاروں مورچے شہیدوں کے لہو سے سرخ ہیں لیکن آج تک کوئی بھی مورچہ خالی نہیں ہوا ہے، ہزاروں بندوقیں شہیدوں کے خون سے رنگی ہوئی ہیں۔ لیکن ابھی تک ایک بندوق بھی زمین پر بیکار نہیں پائی گئی ہے۔ وہ بندوق جو شہید کے ہاتھ سے گرتی ہے اس کو سینکڑوں مجاہدین ہاتھ پھیلا کر اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور اس سے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ایسے انقلاب کو ختم کرنا محال سی بات ہے۔ اس لیے ہمارے انقلاب کی کامیابی قریب ہے۔

"انجینئر گلبدین حکمتیار"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ

ماہنامہ

ہجرت

سرپرست

کلچرل کمیٹی حزب اسلامی افغانستان

مدیر مسئول: محمدؐ خلیل معاون: حمید اللہ

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۶ مسلسل نمبر ۳۲-۳۳ - مئی - جون ۱۹۸۵ء شعبان، رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

اس شمارہ میں

۱۔ اداریہ جنیوا مذاکرت کس کے درمیان ہونے چاہئیں

۲۔ اداریہ گرباچوف کی دیوانگی

۳۔ درس قرآن

۴۔ درس حدیث

۵۔ سات تنظیموں کے رہنماؤں کا مشترکہ بیان

۶۔ جہاد اسلام کی روح ہے

۷۔ جناب انجنیئر گلبدین حکمتیار سے انٹرویو

۸۔ مسلمانوں کی عافیت کس میں ہے

۹۔ روس مسلم ملکوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے

۱۰۔ بہیمہ وہی بات

۱۱۔ افغان نہتے عوام کے خلاف روس

۱۲۔ پاک افغان سرحد بند کرنیکا روسی منصوبہ ناکام

۱۳۔ روسی جارحیت پر ردعمل کا طرز عمل

۱۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت سپہ سالار واقعات

۱۷۔ مجاہد کی آواز

۱۸۔ روسی فوج سے فرار

۱۹۔ محاذ جنگ کی خبریں

۲۰۔ تعارف شہدار

۲۱۔ آپ کے خطوط

۲۲۔

پتہ

دفتر: ماہنامہ ہجرت

پوسٹ بکس نمبر ۲۹۴ پشاور۔ پاکستان

ثقافتی کمیٹی حزب اسلامی افغانستان

P.O. BOX-294

PESHAWAR PAKISTAN

قیمت فی پرچہ: ۳ روپے

اداریہ

جنیوا مذاکرات کس کے درمیان ہونے چاہئیں

افغانستان میں روس کے وحشی اور خونخوار فوجیوں کی مداخلت اور وہاں نہتے اور بے گناہ لوگوں کے قتل عام کا چھٹا برس ہے۔ ان چھ برسوں میں روسیوں نے حتی المقدور افغان عوام کو آزادی سے محروم رکھنے کے لیے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں۔ لیکن افغان مجاہدین اور جیالے عوام نے جس بہادری اور بے جگری سے ان کا مقابلہ کیا ہے اور ان کے مذموم عزائم جس جس طرح خاک میں ملائے ہیں وہ تاریخ افغانی کا سنہری باب ہے، کچھ عرصہ پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ایک چھوٹے سے ملک کے مٹھی بھر لوگ روسیوں کو ناقابلِ فراموش اور تاریخی شکست سے دوچار کر دیں گے۔ لیکن جب افغان جہاد کی مخالف قوتوں نے دیکھا کہ افغانستان پر کامیابی حاصل کرنا تو کجا روس خود ہلاکت کی وادی میں جا پہنچا ہے تو شیطانی اور ہم نوالہ طاقتوں نے مجاہدین اسلام کے خلاف ایک مشترکہ محاذ بنا لیا۔ اور اس ناپاک منصوبے پر عمل پیرا ہو گئے کہ افغانوں کو کسی نہ کسی طرح مکرو فریب کے دام میں گرفتار کر کے ناکامی سے دوچار کر دیا جائے۔ اس شیطانی سلسلے کی ایک کڑی جنیوا مذاکرات بھی ہیں۔ افغانستان افغانوں کا ہے اور آج تک جتنے لوگ حق اور باطل کی اس جنگ میں قربان ہو چکے ہیں وہ سارے کے سارے افغان ہیں۔ نہ کہ کوئی اجنبی اور غیر ملکی لوگ۔

جس طرح افغانوں نے اسلام اور ملک کی آزادی کے لیے کسی غیر ملک کو شریک نہیں بنایا۔ اسی طرح افغان مسئلے کے سیاسی حل کے لیے بھی کسی کو یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ مجاہدین کی قسمت کا فیصلہ امریکہ، روس یا کوئی اور ملک کرے۔

مجاہدین اسلام بارہا کہہ چکے ہیں کہ ہم جنیوا مذاکرات کے ہر اس دور کی مذمت کرتے رہیں گے۔ جو افغان مجاہدین کی مرضی سے مطابقت نہ رکھتا ہو اور ہر اس فیصلے کو مسترد کردیں گے جو مجاہدین کی نمائندگی کے بغیر کیا جائے گا۔ افغانستان کے مسلمان مجاہدین کا یہ برملا اعلان ہے کہ ہم اس وقت تک اپنے ہتھیار سے دستبردار نہیں ہوں گے جب تک روسی بلاقید وشرط افغانستان سے نہ نکل جائیں۔

اگر کسی کو یہ غلط فہمی لاحق ہے کہ افغان مسلمان مجاہدین اس چھ سالہ جنگ میں تھک گئے ہیں۔ اور اب شیطانی طاقت کو رعایت دینے کے لیے تیار ہوگئے ہیں تو یہ ایک خیالِ خام ہے۔ افغان مجاہدین اس وقت تک اپنے اصولی موقف سے قیامت تک ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔جب تک یہ ملک آزاد نہیں ہوجاتا۔ اور یہاں اسلامی حکومت قائم نہیں ہوجاتی۔ اس مقصد کی خاطر وہ شیطانی طاقتوں سے اس وقت تک نبرد آزما رہیں گے جب تک ایک افغان مجاہد زندہ ہے۔ افغان مجاہدین نے جس طرح اپنی جان کے نذرانے پیش کر کے اپنی ناموس اور ملک کی آزادی کے لیے جنگ کا آغاز کیا ہے وہ مقصد پورا ہونے تک جاری رہے گا۔

گرباچوف کی دیوانگی

ایک اخباری اطلاع کے مطابق روسی رہنما گرباچوف نے فیصلہ کر لیا ہے کہ افغانستان میں اپنی فوجیوں کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار سے بڑھا کر پانچ لاکھ کر دے گا۔
وہ چاہتا ہے کہ اس اضافے سے افغان مجاہدین کی قوت ختم کر کے افغانستان کے تمام علاقوں پر اپنا قبضہ مضبوط کر لے اور اس طرح یہ سات سالہ جنگ فیصلہ کن مراحل میں داخل کر دے۔

لیکن اگر افغانستان کی اس جنگ پر نظر ڈالی جائے اور اس کا بے لاگ جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ روس اگر اپنی فوجوں کی تعداد پانچ لاکھ کا بھی چار گنا کرے تب بھی وہ افغان مجاہدین کی بڑھتی ہوئی مزاحمت ختم کرنے میں ناکام و نامراد رہے گا کیونکہ اس ترقی یافتہ اور ایٹمی دور میں جو تباہ کن ہتھیاروں کا دور ہے اور جنگ کی جیت کا انحصار بھی اکثر اوقات اسی پر ہوتا ہے افغانستان میں ان تمام تر ترقی یافتہ اور مہلک ہتھیاروں کے بے تحاشا استعمال کرنے کے باوجود وہ اس پر قادر نہ ہو سکا کہ مجاہدین کی کامیاب کاروائیوں سے کم از کم دارالحکومت کابل کو محفوظ رکھ سکے جس کے چاروں طرف ٹینکوں توپوں اور دیگر جدید اسلحہ کی دیواریں بنائی گئی ہیں۔ تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار روسی فوجی اور ۳۰ ہزار کابلی عسکروں کی موجودگی میں افغان مسلمان مجاہدین نے سینکڑوں بار کابل شہر کے اندر کامیاب حملے کئے ہیں۔ حالانکہ روسی کابلی فوجیں جدید ترین مہلک ہتھیاروں سے لیس اور اعلیٰ تربیت یافتہ ہیں۔ اور مجاہدین زیادہ تر نہتے اور غیر تربیت یافتہ ہیں

افغانستان کا علاقہ ۲۹ صوبوں پر مشتمل ہے جن میں ایک سو چودہ ضلع ہیں اور ہر ضلع کے گوشے گوشے میں افغان مجاہدین بہادری اور جرأت سے کاروائیاں کرتے رہتے ہیں یہ سارے علاقے پر پیچ وادیوں اور سنگلاخ چٹانوں پر مشتمل ہیں۔ یہاں ہر ایک صوبے میں مزاحمت کمزور کرنے کے لئے روس کو ایک ایک لاکھ فوجیوں کی ضرورت ہے۔ لیکن ایسے میں بھی مزاحمت ختم نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ مجاہدین اپنے علاقوں کے چپے چپے سے واقف ہیں۔ اور دشمن کے خلاف علاقے کے طبعی ساخت سے کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ افغانستان کی ہر وادی

اسکی ایک واضح اور مبین مثال ہے جہاں چھ سالوں سے درجنوں لڑائیاں ہو چکی ہیں اور روسی مزدور فوجیوں نے ہزاروں ٹینکوں اور سینکڑوں طیاروں کی کمک سے کئی بار حملے کئے ہیں لیکن خداوندؒ کے فضل و کرم سے ہر لڑائی میں اسے بھاری جانی اور مالی نقصانات کے ساتھ شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ یہی حال افغانستان کی ہر وادی کا ہے جو روسیوں کے لئے جہنم سے کم نہیں۔ لہٰذا ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں اور ہمیں اپنے رب پر کامل بھروسہ اور ایمان ہے کہ اگر روس اپنے تمام کے تمام چالیس لاکھ فوجیوں کو افغانستان بھیج دیں پھر بھی انشاءاللہ ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔

درس قرآن

تم اللہ کی راہ میں خرچ کیوں نہیں کرتے؟

ترجمہ: آخر کیا وجہ ہے
کہ تم اللہ کی راہ میں
خرچ نہیں کرتے حالانکہ
زمین اور آسمانوں کی
میراث اللہ ہی کے
لئے ہے

الحدید

تشریح

اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ یہ مال تمہارے پاس ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے ایک دن تمہیں لازماً اسے چھوڑ کر ہی جانا ہے اور اللہ ہی اس کا وارث ہونے والا ہے۔ پھر کیوں نہ اپنی زندگی میں اسے اپنے ہاتھ سے اللہ کی راہ میں خرچ کر دو تاکہ اللہ کے پاس اس کا اجر تمہارے لئے ثابت ہو جائے نہ خرچ کرو گے تب بھی یہ اللہ ہی کے پاس واپس جا کر رہے گا البتہ فرق یہ ہوگا کہ اس پر تم کسی اجر کے مستحق نہ ہوگے

دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے تم کو کسی فقر اور تنگ دستی کا اندیشہ لاحق نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ جس خدا کی خاطر تم اسے خرچ کرو گے وہ زمین و آسمان کے سارے خزانوں کا مالک ہے اس کے پاس تمہیں دینے کو بس اتنا ہی کچھ نہ تھا جو اس نے تمہیں دے رکھا ہے۔ بلکہ وہ تمہیں اس سے بہت زیادہ دے سکتا ہے۔ یہی بات ایک دوسری جگہ اس طرح فرمائی گئی ہے۔

اے نبیؐ! ان سے کہو میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے وہ تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اس کی جگہ وہی مزید رزق تمہیں دیتا ہے اور وہ بہترین رازق ہے
(سبا)

اللہ ہی سب سے برتر ہے

ترجمہ: وہی اول بھی ہے
اور آخر بھی۔ اور ظاہر
بھی ہے اور مخفی بھی

(الحدید)

تشریح:

یعنی جب کچھ نہ تھا تو وہ تھا۔ اور جب کچھ نہ رہے تو وہ رہے وہ سب ظاہروں سے بڑھ کر ظاہر ہے۔ کیونکہ دنیا میں جو کچھ بھی ظہور رہے اس کی صفات اسی کے افعال اور اسی کے نور کا ظہور ہے اور وہ ہر مخفی سے بڑھ کر مخفی ہے۔ کیونکہ حواس سے اس کی ذات کو محسوس کرنا تو درکنار عقل و فکر و خیال تک اس کنہ و حقیقت کو نہیں پا سکتے۔

اس کی بہترین تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے یہ الفاظ ہیں جو حضرت عائشہؓ سے منقول ہیں۔

ترجمہ: تو ہی پہلا ہے
کوئی تجھ سے پہلے نہیں
تو ہی آخر ہے
کوئی تیرے بعد نہیں
تو ہی ظاہر ہے
کوئی تجھ سے اوپر نہیں
تو ہی باطن ہے
کوئی تجھ سے مخفی تر نہیں

حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ زبان وہ درندہ ہے کہ چھوڑ دو تو کاٹ کھائے۔

آپؓ نے مزید فرمایا کہ: "زبان کا عادی ہونا نفس کی توہین ہے"۔

درس حدیث

اسلامی نظام کا مقصد

عدی بن حاتمؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ دفعتہً ایک شخص آیا اور اس نے اپنی تنگدستی کی شکایت کی. اس کے بعد پھر دوسرا آیا اور اس نے راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی. آپؐ نے فرمایا. عدی: تم نے مقام حیرہ دیکھا ہے ؟ میں نے عرض کی دیکھا تو نہیں البتہ اس کے حالات مجھ کو معلوم ہیں.

آپؐ نے فرمایا. اگر تم کچھ دن زندہ رہے تو دیکھوگے کہ ایک شریف عورت مقام حیرہ سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ مکہ مکرمہ آکر طواف کرے گی اور سوائے اللہ کے اس کے دل میں کسی کا ذرہ برابر خوف نہ ہوگا،

عدی کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا قبیلہ طے کے ڈاکو جنہوں نے بستیوں میں لوٹ مار سے آگ لگا رکھی ہے وہ کہاں جائینگے؟ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا. اگر تمہاری زندگی اور دراز ہوئی تو تم شاہ کسریٰ کے خزانے بھی فتح کروگے میں نے از راہ تعجب پوچھا. کیا کسریٰ بن ہرمز بادشاہ کے؟ آپؐ نے فرمایا. ہاں. اسی کسریٰ بن ہرمز کے. پھر فرمایا اگر تم نے کچھ اور عمر پائی تو تم دولت کی ریل پیل کا وہ منظر بھی دیکھوگے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی اس نیت سے لے کر نکلے گا کہ کوئی اس کو قبول کرے مگر اس کا قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا.

خوب یاد رکھو کہ قیامت میں تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے. جبکہ اس کے اور حق تعالیٰ کے درمیان کوئی دوسرا ترجمانی کرنے والا بھی نہ ہوگا اس سے سوال ہوگا. اے بندے بتا کیا میں نے تیرے پاس اپنا رسول نہیں بھیجا تھا. جس نے میرے احکام تجھ کو پہنچائے ہوں! کیا میں نے تجھ کو مال نہیں بخشا تھا اور تجھ پر اپنا فضل نہیں فرمایا تھا؟ وہ عرض کریگا کیوں نہیں تو نے یہ سب کچھ بخشا تھا اس کے بعد وہ شخص اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اس کو جہنم کے سوا اور کچھ نظر نہ آئے گا پھر بائیں جانب دیکھے تو جہنم کے سوا اور کچھ نظر نہ آئے گا.

عدی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے، دیکھو دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ذرا سا ٹکڑا صدقہ دے کر ہی سہی اور جس کے پاس یہ بھی نہ ہو تو نصیحت کا ایک کلمہ کہہ کر ہی سہی. عدی کہتے ہیں، آپؐ کی ان فرمودہ پیشگوئیوں میں امن کا وہ دور تو میں نے بچشم خود دیکھ لیا کہ مقام حیرہ سے ایک ہودج نشین عورت سفر کرکے آتی ہے اور کعبہ کا طواف کرکے چلی جاتی ہے اور راستے میں اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوتا. اور کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کرنے والوں میں تو میں خود بھی شریک تھا اور اگر تمہاری عمر ہوئی تو جو تیسری بات حضورؐ نے ارشاد فرمائی ہے وہ بھی تم لوگ دیکھ کر رہوگے یعنی مال کی وہ کثرت ہوئی کہ آدمی اپنی مٹھی بھر نقدی لے کر گھر سے چلے گا. مگر اس کا قبول کرنے والا اس کو کوئی نہ ملے گا.

(بخاری شریف

تشریح :-

یہ حدیث اپنی تشریح آپ ہے حضورؐ نے جو نظام کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی تھی اس کی تمام برکات ظاہر ہو کر رہیں اور لوگوں نے اس کے ثمرات بچشم خود دیکھ لیے: تنگدستی بھی نہ رہی، امن و امان بھی قائم ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے دشمن پر غلبہ بھی عطا فرما دیا. لیکن اس حدیث کا وہ حصہ بھی غور طلب ہے جس میں روز محشر کے حساب کتاب کا منظر ہے. آدمی کو اس دنیا میں جو بھی نصیحت دی جائے گی اس کا ایک ایک حساب اسے آخرت میں دینا ہوگا. اسلامی نظام کی حقیقت اس سے واضح ہوتی ہے کہ یہ نظام بجائے خود مقصد نہیں بلکہ ایک ذریعہ ہے. مقصد انسان کی نجات آخروی ہے. اسلامی نظام کا منشا یہ ہے کہ انسان کی زندگی کو اتنا پُر امن اور پُر آسائش بنا دیا جائے کہ وہ یکسوئی سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجاآوری میں لگا رہے وہ نہ اس عارضی دنیوی زندگی کی راحتیں ہرگز مقصود نہیں ہیں، مقصود رضائے الٰہی اور آخرت کی ابدی زندگی کی راحت ہے

سات تنظیموں کے رہنماؤں کا مشترکہ بیان

ہماری مؤمن ملت کی اسلامی تحریک بہت حساس مرحلے میں داخل ہو چکی ہے اور روس نے گذشتہ سات برس سے ظلم، خون ریزی، دہشت اور بربریت کا بازار گرم کر رکھا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنے تشدّد اور جارحیّت کے ذریعے ہماری حریت پسند تحریک کو تہس نہس کر کے افغانستان کا مسئلہ اپنی مرضی کے مطابق حل کرے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری مؤمن ملت کی تاریخی جدوجہد بین الاقوامی اداروں میں اپنی حیثیت حاصل کرلے اور مجاہد قوتیں اس مسئلے کے اصلی نمائندوں کے طور پر تسلیم کرلی جائیں۔ تاکہ اس مسئلے کو پہلے سے زیادہ بین الاقوامی رنگ دیا جاسکے۔

مذکورہ بالا اہداف کو حاصل کرنے کے لیے سات جماعتوں کے رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اپنی ساری توانائی دشمن کے خلاف متحد کر کے ایک واحد محاذ بنالیں اور اپنے ذاتی اختلافات کو محاذوں کے استحکام کی خاطر بالائے طاق رکھ کر دشمن کو کاری ضربیں رسید کریں۔ ان رہنماؤں نے درج ذیل باتوں پر اتفاق کیا ہے۔

۱۔ سات تنظیمیں جو دو اتحادوں (ایک نام کے تحت) پر مشتمل ہیں۔ مولوی محمد یونس خالص کے حزب اسلامی افغانستان، انجنیئر گلبدین حکمتیار کے زیر رہنمائی حزب اسلامی افغانستان۔ اتحاد اسلامی مجاہدین برائے آزادی افغانستان پروفیسر عبدالرب رسول سیاف کے زیر انتظام جمعیت اسلامی افغانستان پروفیسر برہان الدین ربانی کے تحت، حرکت انقلاب اسلامی افغانستان مولوی محمد نبی محمدی کے زیر رہنمائی، جبہہ نجات ملی افغانستان نیشنل لبریشن فرنٹ آف افغانستان صبغت اللہ مجددی کے زیر انتظام اور محاذ ملی اسلامی افغانستان سید احمد گیلانی کی رہبری میں۔ اس کے بعد یہ اتحاد اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کے نام سے جو پہلے ہی دونوں اتحادوں کا مشترکہ نام تھا یاد کیا جائے گا۔ اور اپنے ملک کی آزادی کی خاطر انتھک جدوجہد کرتا رہے گا۔

۲۔ متذکرہ بالا تنظیمیں اپنے جداگانہ تشخص آزادی اور انتظامی پالیسی کے اصولوں کے مطابق متفقہ امور میں مشترکہ طور پر کارروائی کریں گی۔ ۳۔ ایک مقتدرہ مجلس شوریٰ بنائی جائیگی تاکہ تنظیموں اور پوری قوم کو ایک صف میں لاکھڑا کیا جائے۔ اور اس ضمن میں عملی قدم اٹھایا جاسکے۔ ۴۔ بین الاقوامی حلقوں میں مجاہدین کی نمائندگی کرنے کے لیے سات تنظیموں سے اس ترجمان کو مجلس شوریٰ انتخاب کرے گا اور اس کی مدت کار بھی شوریٰ متعین کرے گی۔ ۵۔ سات تنظیموں کے ارکان پر مشتمل ایک سات رکنی کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ جو صلاحیتوں، تقسیم کار اور سٹاف کے طریق انتخاب کے بارے میں صلاح مشورے کرتے رہے گی۔ ۶۔ مجاہدین صفوں میں زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی پیدا کرنے اور دشمن کی گوناگوں کارروائیوں کے خلاف اسلامی اصولوں پر مبنی متحدہ جدوجہد کا عملی آغاز کر دیا گیا۔ ہمیں امید ہے کہ اس نیک آغاز سے ہم تنظیموں کو قریب تر لائے اور ان کے درمیان موثر وحدت پیدا کرسکیں گے۔

(۱) مولوی محمد یونس خالص

(2) انجنیئر گلبدین حکمت یار

(۳) استاد عبدالرب الرسول سیاف

(۴) استاد برہان الدین ربانی

(۵) مولوی محمد نبی محمدی

(۶) سید احمد گیلانی

(۷) صبغت اللہ مجددی

صاحبزادہ محمد امین عزیز

جہاد اسلام کی رُوح ہے

مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تمہاری عقل کیوں اور کہاں چلی گئی؟ تمہارے دماغ کیوں ماؤف ہو گئے؟ غفلت و سرشاری نے تمہیں کیوں مجنون اور دیوانہ کر دیا؟ تم مجھے کیوں چھوڑ گئے؟ مجھ سے منہ کیوں موڑ گئے؟ بزدلی اور سرد مہری سے رشتہ کیوں جوڑ گئے؟ تم تو وہ لوگ تھے جو پہاڑوں سے ٹکرا جاتے تھے۔ تم تو وہ لوگ ہو جو لشکر بہا جاتے تھے۔ تم وہ لوگ تھے جو بحرِ ظلمات میں بھی گھوڑے ڈال دیتے۔ تم وہ لوگ تھے جو ہواؤں کا رُخ پھیر دیتے تھے۔ تم وہ لوگ تھے جو بڑی سے بڑی اور سپر طاقتوں کے چھکے چھڑا دیتے تھے وہ لوگ تھے جو جابر و ظالم اور ستم پیشہ حکومتوں کا تختہ الٹ دیتے تھے۔ تم وہ تھے جو تپتی ریت اور چلچلاتی دھوپ میں بھی جنگ تبوک جیسے معرکے سر کرتے تھے۔ تم وہ لوگ تھے جو ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی عزت و ناموس کی خاطر سربکف رہتے تھے۔ تم وہ لوگ تھے جو ملتِ بیضا کی حفاظت و پاسبانی میں جانِ عزیز جیسی قیمتی متاع بھی نچھاور کر دیتے تھے۔ تم ہی وہ لوگ ہو جن کی صدائے بازگشت چہار دانگِ عالم میں سنائی دیتی تھی۔ تم ہی وہ لوگ ہو جن کا رعب و دبدبہ طنطنہ اور ہیبت قیصر و کسریٰ جیسی عظیم طاقتوں کے آرام و سکون کو مکدر کرنے کے لئے رکھتا تھا۔

مگر اب کیا ہوا؟ کیوں بزدل ہو گئے؟ چہار سو سے غم و اندوہ اور رنج و ملال کی صدائیں بلند ہیں۔ مگر تم ہو کہ خواب غفلت میں مست ہو۔ تمہارے مسلمان بھائی اور تمہارے ملتِ برادران تہہ تیغ کئے جا رہے ہیں مگر تم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ تمہاری ماؤں، بہنوں کے ساتھ خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے مگر تم خواب غفلت میں ہو، شمع اسلام کو بجھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور تمہیں ذرا بھی غیرت نہیں آتی۔ لیکن تمہاری غیرت سو رہی ہے افغانستان میں بیچارے نہتے مسلمان قتل و غارت کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ فلسطین میں چلے جاؤ۔ ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی حرمت و عصمت کو پامال کیا جا رہا ہے۔ فلپائن کے حالات پڑھو۔ بے سروسامان مسلمانوں کو جور و تشدد کی چکی میں پیسا جا رہا ہے۔ ہندی مسلمانوں کی خبر لو ان کی مساجد میں بھیڑیوں کو چھوڑا جا رہا ہے اور ان کے مال و متاع بے دریغ نذر آتش کئے جا رہے ہیں،

اری ٹیریا کے کوائف معلوم کرو وہاں کے مسلمانوں پر بے جا، بے محل اور بلاوجہ مظالم و شدائد کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں کونسا ایسا خطہ ہے؟ جہاں مسلمان ذلت و پستی اور فلاکت و زبوں حالی کا شکار نہیں۔ کونسی وہ ایسی جگہ ہے۔ جہاں مسلمان کفار کے ہتھکنڈوں سے محفوظ ہیں؟

مسلمانوں اب بھی جاگ اُٹھو، ہل جاؤ اور متحدہ ہو جاؤ۔ اب بھی اپنے آپ کو پا لو، ابھی تو جہاد کرنے کا موقع ہے۔ ورگرنہ مٹ گئے ہو، مٹتے جا رہے ہو اور مٹ جاؤ گے۔

مسلمانو! اب بھی جاگ اٹھو۔ مل جاؤ اور متحد ہو جاؤ۔ اب بھی اپنے آپ کو پالو۔ ابھی تو جہاد کرنے کا موقع ہے۔ ورنہ مٹ گئے ہو، مٹتے جا رہے ہو اور مٹ جاؤ گے۔ ؎

مٹ گئے ہو مٹ رہے ہو اور مٹ جاؤ گے تم
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

مسلمانو: کس زعم میں مبتلا ہو؟ کس امید کے سہارے جی رہے ہو؟ کس کا انتظار کر رہے ہو؟ کیا چاہتے ہو؟ کیا ملک چھنوانا چاہتے ہو؟ کیا شمع اسلام بجھوانا چاہتے ہو؟ بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہو جانا چاہتے ہو؟ ۔ نہ ایسا ہرگز نہ کرو۔ اسلام کے حامل ہو تو اسلام پر جان دو ماؤں بہنوں کی عزت و ناموس کے پاسبان ہو تو اس کی راہ میں جان کی بازی لگا دو ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

دیکھو اگر تم نے خدا کی راہ میں جہاد نہ کیا تو تم سے بڑھ کر کوئی ذلیل و رذیل اور بے غیرت نہ ہو گا اور تم سے بڑھ کر اللہ کے غضب کا مستحق نہ ہو گا۔

ما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ

تم جہاد اور رب العزت کی راہ میں مر مٹنے کے لئے کیوں نہیں متحد ہو جاتے۔

الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا

اگر تم نے خدا کی راہ میں جہاد نہ کیا تو وہ تمہیں دردناک اور المناک عذاب دے گا۔ تم بیوفاؤں اور بے حمیت لوگوں کی جگہ اور قوموں کو لے آئے گا اور تم اس کا بال بھی بیکا نہ کر سکو گے۔

دیکھو، حضور علیہ السلام نے فرمایا

تھا من مات ولم یغزو ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق۔ جو شخص عزم جہاد اور تڑپ دل میں پیدا کئے بغیر چل بسا وہ منافق ہو کر مرا۔

مسلمانو! تم کیوں نہیں لڑتے؟ تم کیوں نہیں جہاد کرتے؟ تم کیوں نہیں جام شہادت نوش کرتے؟ اس کی اہمیت و افادیت کو تم کیوں نہیں سمجھتے؟ اس کی قدر و منزلت کو کیوں نہیں سمجھتے؟ یہ وہ مقام ہے جس کی تمنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بایں الفاظ فرما رہے ہیں۔

ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم اقتل ؎

ملا کے موت سے نظریں وہ مسکراتے تھے
رضائے حق کے لئے وہ نقد جان لٹاتے تھے

مسلمانو! میں وہی ہوں، جس سے محبت کرنے والے نہ صرف قیصر و کسریٰ سے ٹکرا جاتے تھے بلکہ جس طرف بھی چل نکلتے فتوحات کے علم بلند کر دیتے تھے، جس دل نے مجھ سے محبت کرتے ہوئے شہادت کی تڑپ پیدا کی وہ دنیا و آخرت میں بلندیٔ مقام سے نوازا گیا۔ میرے ساتھ محبت کرنے سے ابوبکرؓ کو صداقت ملی، عمرؓ کو عدالت ملی، عثمانؓ کو سخاوت ملی، علیؓ کو شجاعت ملی، ابوعبیدہ بن جراحؓ کو امارت ملی۔ ابن عباسؓ ابن مسعودؓ کو سیادت ملی، خالد بن ولیدؓ کو قیادت ملی۔ بلالؓ کو اللہ کی قرابت ملی، ابوہریرہؓ کو حدیث میں امامت ملی اور روئے زمین کے مجاہدوں کو یہ بشارت ملی۔

لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اموات بل احیاء عند ربھم یرزقون۔

ادھر معمورۂ عالم کے مکینوں سے یہ عہد کیا گیا۔ ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا (الآیۃ پ)

یہ جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

مسلمانو! ذرا غور کرو۔ تم اپنا خیال تو کرو۔

میں کہاں سے لاؤں محمد بن قاسمؒ اور محمود غزنویؒ جیسے مجاہدوں کو جنہوں نے سربکف ہو کر لاکھوں انسانوں کی زندگیاں تعمیر کرتے ہوئے ہر طرف فتوحات کے جھنڈے گاڑتے ہوئے جام شہادت نوش کئے۔

شہدائے بالاکوٹ۔" جن کی داستانِ شہادت سے اوراق تاریخ رنگین ہیں، میرے ہی در سے گذر کر باب جنت میں داخل ہوئے، طارق بن زیاد احمد شاہ ابدالی، فیروز تغلق بابر اعظم کی سیرتوں کو پڑھو۔

مسلمانو! سنو۔ میں ابتدائے آفرینگ سے یہ وارننگ دیتا چلا آ رہا ہوں کہ اٹھو اور متحد ہو کر ہر ظلم و تشدد کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ تماشائی نہ بنو۔ کچھ غور کرو کیا تم اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا تو نہیں چلا رہے

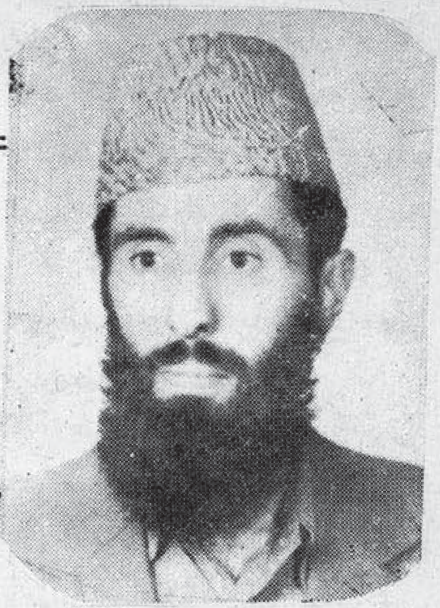

حزب اسلامی افغانستان کے راہنما
جناب گلبدین حکمتیار
سے انٹرویو

حزب اسلامی افغانستان کے لیڈر جناب انجینئر گل بدین حکمتیار سے لئے گئے اس انٹرویو کا ہوبہو وہ متن ہے جو روزنامہ وحدت اسلامی جون کے شمارے میں شائع ہوا تھا۔ ہجرت کے قارئین کے پیش خدمت ہے۔

سوال :۔ پہلے یہ سنا گیا تھا کہ سات تنظیموں کے درمیان صرف دو مشاورتی کمشنوں کے سطح پر ائتلاف کا پروگرام ہے لیکن سات تنظیموں کے رہنماؤں کے ایک مشترکہ بیان کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اس پروگرام کو بھی اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کا نام دیا گیا ہے اور ایک مقتدر شوریٰ کی تشکیل پر اتفاق رائے بھی ہوا ہے اگر مہربانی فرمائیں تو آپ اس کے بارے میں تفصیل سے بتائیں کہ اس پروگرام کا مقصد اتحاد ہے یا ائتلاف؟

جواب :۔ یہ بات سات تنظیموں کے رہنماؤں کی پریس کانفرنس میں بھی اور ایک مشترک اعلامیہ میں بھی وضاحت کی جا چکی ہے کہ ہر تنظیم الگ اور مستقل کام کریں۔ لیکن کئی مشخص اور معروف پہلوؤں میں ان کے درمیان تعاون اور مفاہمت ہونی چاہیئے۔ ہم نے اس کا نام اتحاد اسلامی مجاھدین افغانستان رکھ دیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ تمام پارٹیاں اس میں کاملاً مدغم ہو جائیں یا ان کے درمیان واحد ادارہ اور مشترک حکمت عملی ہو بلکہ ہر تنظیم الگ ادارہ اور مشخص پالیسی پہ گامزن رہیں اور ان کی تمام دعوت رہبری اور تنظیم مستقل ہوگی لیکن متعدد امور میں ان کے درمیان مفاہمت ضرور ہونی چاہیئے مثال کے طور پر بین الاقوامی اجلاسوں کے لئے رسمی اسپیکر کا انتخاب افغانستان کے اندر محاذوں پر مشترک مساعی، اپنے اندر غلط فہمیوں اور جھگڑوں کا خاتمہ، ایک دوسرے کو مثبت اور مفید معلومات کا مہیا کرنا دشمن کی جاسوسی شبکوں کی تخریب کاری کے خلاف ایک دوسرے کے ساتھ تعاون جیسے کئی مشخص موارد تعین کئے گئے ہیں۔ لیکن اس سے یہ مطلب کبھی بھی نہیں لیا جا سکتا کہ تمام تنظیمیں اپنی تمام پالیسی اور اقتصادی امور کو یکجا کریں اور ایک واحد تنظیم بنائیں یا واحد پالیسی پہ گامزن رہیں۔

سوال :۔ کچھ اشخاص کی کوشش تھی کہ سابقہ کالعدم اتحاد کا نام برقرار رکھیں اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب :۔ عرصہ سے کچھ اشخاص کوشش کرتے تھے کہ اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کا نام ایک مشخص تنظیم کو دیدیا جائے اور چاہتے تھے کہ پہلے کے طرح ایک بار پھر اتحاد کا نام تنظیم کے لئے استعمال کیا جائے، اور اس میں ایسے افراد جمع ہو جائیں جو یا تو اپنی سابقہ تنظیم میں واپس نہیں جا سکتے یا انہیں اتحاد کے نام اور عنوان سے ذاتی اور تنظیمی فوائد حاصل ہوں، لیکن چونکہ سات تنظیموں کے درمیان اتحاد ایک مشترک نام تھا۔ لہذا کوئی بھی یہ توجیہہ نہیں کر سکتا کہ اس کا نام ایک مشخص تنظیم یا چند افراد کے لئے رہ جائے، کئی افراد نے اس ضمن میں بہت زیادہ کوشش کی حتی کہ انہوں نے بیرونی ممالک کا دورہ بھی کیا اور وہاں سے دوسری تنظیموں کو مطمئن کرنے کے لئے یا ان پر دباؤ ڈالنے کے لئے لائیں لیکن ہم نے انہیں یہ موقع نہیں دیا کہ اتحاد کے نام پر غلط فائدہ اٹھایا جائے بالاخر وہ مجبور ہو گئے کہ اتحاد کا نام چھوڑ دے، یہ ایک ناکام کوشش تھی جو کوئی بھی آئندہ

اس راہ پر گامزن ہوگا۔ وہ اختلاف کے مسئلہ کو پیچیدہ تر بنانے کا باعث بنے گا، ملت اور جہاد کو نت نئی دشواریوں سے دوچار کرے گا۔ اس سلسلے میں ہمیں چاہیئے کہ وحدت کے لئے انتظار کریں اگر اتحاد کے جانب مثبت قدم نہیں اٹھا سکیں گے کم از کم چاہیئے کہ اختلاف کو اور پیچیدہ بنانے سے اجتناب کریں اس مرحلے پر ایک نئی تنظیم بنانا خواہ وہ کسی نام و عنوان کے تحت ہو ہماری ملت اور جہاد کے ساتھ ایک جفا ہے یہ کام اس قبضے کو اور پیچیدہ کرے گی ایسا کہ ملک اور جہاد کو مسائل اور مشکلات سے دوچار کرتا ہے ہم تو اس کو ایک بیجا کوشش سمجھتے ہیں۔ اب قوم نئی نئی پارٹیاں بنانے سے متنفر ہو چکی ہے اور اب اس کا وقت گزر چکا ہے کہ لوگ جہاد یا ملک کی مشکل حل کرنے کے لئے نئی پارٹی سے امید رکھے

سوال:۔ کیا اس نئے اُستلاف میں سات تنظیموں کے درمیان مشترکہ مساعی کے لئے کوئی مشترک پالیسی اور منشور بنانے کا پروگرام بھی ہے؟

جواب:۔ ساری تنظیموں کی تمام پالیسیوں کو تو ایک جا کرنا ایک مشکل کام ہے اس میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔

بعض تنظیموں کی پالیسی اور حکمت عملی ایک کرنا تقریباً ناممکن اور محال ہے لیکن ہم بہت زیادہ کوشش کرتے ہیں کہ تنظیموں کے درمیان اشتراک مساعی کا امکان پیدا کیا جائے اپنی تمام تر قوتوں کو دشمن کے خلاف اس طرح بروئے کار لایا جائے کہ تمام تنظیمیں جہاد کے دوران ایک دوسرے سے مطمئن ہوں اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں تو یہ ایک بڑا کارنامہ ہوگا، یہ بات کہ بالآخر افغان

ہم کوشش کرتے ہیں کہ افغانستان کی جاری تحریک مزاحمت کو بین الاقوامی حلقوں میں اپنی حیثیت حاصل ہو سکے۔

عوام کی رہبری اور انہیں ایک واضح تشکل دینے کے لئے ایک پارٹی اور ایک تنظیم بن جائے اس کے لئے ایک طویل وقت درکار ہے ہمارا یقین ہے کہ جہاد خود بخود اس مشکل کو حل کرے گا۔ اور بالآخر انشاء اللہ تعالیٰ یہ ملک ایک صف ایک قیادت اور ایک ہی رہبری کے تحت واحد حزب اور تنظیم کی شکل جمع ہو جائے گا۔

سوال:۔ کیا اسلامی تنظیموں کے درمیان بعض فکری، سیاسی اور دوسرے اختلافات؟ بین الاقوامی اور عالمی سطح پر افغانستان کے قبضے کے بارے میں کچھ مشکلات سامنے نہیں لائیں گے؟

جواب:۔ اس معاملہ میں یہ اتفاق ہوا ہے کہ اسپیکر ایک ہو اور اس کا ترتیب وار تعین کیا جائے اسپیکر اس بیان کو پڑھے جو اس پر تمام تنظیموں کا اتفاق ہو اور ان الفاظ سے اجتناب کرے جن سے تنظیموں کو اختلاف ہو۔

سوال:۔ افغان مسئلے کے سیاسی حل کے بارے میں اقوام متحدہ کی خاص نمائندہ جناب ویگیو کارڈونز کا طریقہ کار بجو واضح طور پر غیر اصولی اور حقائق کے خلاف ہے۔ مذاکرات پر گذشتہ تین ادوار کی ناکامی بھی یہ بات ثابت کر چکی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ بے سود سفارتی کوششوں سے اس کے سوا کہ روس پروپیگنڈہ مقاصد حاصل کریں اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا لیکن افسوس ہے کہ اب تک یہ بے سود سفارتی کوششیں جاری ہیں

کیا آپ نے اس قبضے کے ذمہ دار فریقوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے؟

جواب:۔ ہم نے بہت کوشش کی ہے ابتداء میں تو اس قبضے کے بارے میں بہت گرم جوشی پائی جاتی تھی، ملت۔ مجاہدین اور دیگر متعلقہ حلقوں میں اس عمل کے بارے میں کچھ امید بھی پیدا ہوئی تھی، ہم نے اس بارے میں اپنے موقف کو واضح کیا تھا، اسلام کے نقطہ نظر سے بھی ہم نے اس مسئلے پر روشنی ڈالی تھی مجاہدین اور ملت کو بھی ہم نے یہ گوش گذار کیا تھا کہ اس بات چیت کو قیمت نہ دیں۔ حتیٰ کہ مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ ہمارے بڑے بڑے رہنماؤں نے بھی امیدیں باندھ رکھی تھیں اور اس بات چیت کے مؤید تھے، حتیٰ کہ کئی ایک نے یہ بھی چاہا کہ ان مذاکرات کو اسلامی توجیہا ور دینی رنگ دیئے رہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم جنیوا مذاکرات کی مخالفت کرتے تو اس پر وہ ہمارے نظریات کے بارے میں کچھ شکوک و شبہات کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن الحمد و للہ آج سب مجاہدین اور ملت نے اس حقیقت کو پا لیا ہے اور کوئی بھی جنیوا مذاکرات سے توقع نہیں رکھتا۔

جنیوا مذاکرات میں ہم مشخص طور پر کئی نقاط کی نشان دہی کریں گے پہلے یہ کہ یہ بات چیت وقت سے پہلے شروع ہو گئی ہے، کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ روس افغانستان میں اپنے مورچوں کو مضبوط بنانے میں مصروف ہے تازہ دم فوجی لا رہا ہے

اس نے مزاحمت کو کچلنے اور قوم پر اپنے مذموم ارادے کو مسلط کرنے کے لئے وحشت اور بربریت میں پہلے سے کئی گنا اضافہ کر دیا ہے، یہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ روس اس قبضے کے سیاسی حل کا مخلص نہیں ہے تو ایسے حالات میں مذاکرات کی کوئی حیثیت اور اعتبار نہیں۔

دوسرا یہ کہ جنیوا مذاکرات غیر اصولی اور غیر حقیقی فریقوں کے درمیان شروع ہو گئے ہیں، حالانکہ قبضے کے اصولی فریق صرف دو ہیں، ایک طرف مجاہدین اور دوسری طرف روس، لیکن بات چیت دو ایسی حکومتو کے درمیان جاری ہے کہ ایک بھی قبضے کے اصلی ذمہ دار نہیں، ببرک قبضے کا اصل فریق ہے نہ حکومت پاکستان، کیونکہ ببرک روس کے ایک معمولی اور بے اصل اجنت سپاہی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ببرک سے یہ توقع رکھنا کہ اسے اس قبضے کے حل کے بارے میں کوئی اختیار اور اثر حاصل ہے ایک موہوم امید ہے، پاکستان بھی اس قبضے کا اصلی فریق نہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ افغانستان کے واقعات کے باعث پاکستان کچھ مشکلات سے دوچار ہے لیکن پاکستان کا اس بارے میں کردار صرف اس قدر ہے کہ اس نے کچھ مہاجرین قبول کئے ہیں۔ یہ قبضہ دراصل مجاہدین سے تعلق رکھتا ہے جو روسیوں کی توسیع پسندی سے معرض وجود میں آیا ہے۔ اسی طرح مجاہدین اور روس کے درمیان اس کے سوا کوئی دوسرا طریق حل نہیں کہ روس بلا قید و شرط اپنی افواج کو کلی طور پر افغانستان سے نکالے، کیونکہ افغانستان کی آئندہ اجتماعی مقدرات اور قسمت کے ایسے مسائل ہیں جو افغان عوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس بنا پر ہم جنیوا مذاکرات کے لئے اس وقت کو نامناسب سمجھتے ہیں، اور نہ ہم یہ کہ امید رکھتے ہیں۔ بلکہ ہمارا تجربہ بھی یہی ہے کہ یہ بات چیت اس قبضہ کو اور پیچیدہ بنا کر مشکلات میں اضافہ کرے گا کیونکہ یہ بات چیت ایک طرف ہمارے ملت اور بین الاقوامی حلقوں میں جھوٹی امید پیدا کرتا ہے اور روس کے بارے میں یہ بے جا ذہنیت اور تصور بھی ایجاد کرتا ہے کہ وہ صلح طریق سے قبضے کا حل چاہتا ہے، دوسری طرف دنیا کو یہ شک پیدا ہوتا ہے کہ شاید افغانستان کا مسئلہ دو بڑی طاقتوں اور یا پاکستان اور افغانستان کی حکومتوں کا قبضہ ہے اور اس لئے کہ روس اس مسئلے میں فریق نہیں لہذا وہ بات چیت کے اس شکل سے نا جائز فائدہ اٹھا کر اپنے ظالمانہ موقف کو تقویت بخشتا ہے روس ابھی مدعی ہے کہ اس نے بیرونی مداخلت کے خلاف اپنے محدود فوجی دستوں کو افغانستان کے قانونی حکومت کے دعوت پر وہاں بھیج دیا ہے، افسوس کی بات ہے کہ اب بات

> **جنیوا مذاکرات غیر اصولی اور غیر حقیقی فریقوں کے درمیان شروع ہو گئے ہیں، حالانکہ قضیے کے اصولی فریق صرف دو ہیں۔ ایک طرف مجاہدین اور دوسری طرف روس**

چیت بھی دو غیر حقیقی فریقوں کے درمیان جاری ہے حالانکہ خود روس نے یہ مسئلہ اپنے کھلے جارحیت اور تجاوز سے پیدا کیا ہے، ممکن ہے روس پاکستان کے خلاف اس طریق کو ایک سیاسی اور پروپیگنڈے کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرے اور دنیا کو یہ باور کرائے کہ مسئلے کا اصلی فریق تو پاکستان ہے تو پھر جیسا کہ لبنان میں اسرائیل نے کیا اگر روس بھی پاکستان کے خلاف کوئی کارروائی کرتا ہے تو اپنی کارروائی کا جواز یہ بنا دے گا کہ پاکستان ہی قبضے کا اصلی فریق ہے، اور اسی طرح روس اپنی ہوائی خلاف ورزیوں کی توجیہ پیش کرتا رہے گا

سوال:۔ عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مجاہدین کی تحریک مزاحمت کا کوئی واحد نمائندہ اور ترجمان نہیں ورنہ بین الاقوامی سطح پر بہت سی سیاسی مفادات حاصل کیئے جا سکتے ہیں۔ اب جو انشاء اللہ یہ مشکل حل ہونے کو ہے کیا اقوام متحدہ کی آئندہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں ببرک کی کٹھ پتلی حکومت کی جگہ افغان مجاہدین کی ترجمان کو اپنے ملت کے رسمی نمائندگی حاصل ہو سکے گی۔

جواب:۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ افغانستان کے جاری تحریک مزاحمت کو بین الاقوامی حلقوں میں اپنے حیثیت حاصل ہو سکے ہمارے نئی ائتلاف کا بڑا نصب العین بھی اس مشکل کو حل کرنا ہے۔ اس ائتلاف کے ذریعے ہم سب بین الاقوامی حلقوں میں افغانستان کے نشست کو حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے اس جائز مقام کو حاصل کرنے تک جد وجہد جاری رہے گی اختلاف کی صورت میں اس مشکل کا حل ناممکن تھا، لیکن اب جب کہ رسمی تنظیمیں اس بات پر متفق ہو چکی ہیں، ہم کوشش کرتے ہیں کہ تمام بین الاقوامی اجلاسوں اور کانفرنسوں

حزب اسلامی کے سربراہ گلبدین حکمتیار روسیوں کی نقل و حرکت کا جائزہ لے رہے ہیں۔

میں ببرک کی جگہ افغانستان کی نمائندگی مجاہدین کی تنظیمیں کریں، ہم انشاءاللہ اس مقصد کے حصول کے لیئے اپنی ساری توانائی کو بروئے کار لائیں گے۔

سوال :- کچھ دنوں سے یہ پراپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ میں افغانستان کے قبضے کے بارے میں کچھ بدگمانی پر مبنی تاثرات کا اظہار کیا گیا ہے۔

اس بارے میں اپنے خیالات سے آگاہ فرمائیں۔

جواب :- یہ بے جا پروپیگنڈہ ہے اب جبکہ پاکستان میں انتخابات ہو چکے ہیں تو یہ فطری بات ہے کہ منتخب حکومت مارشل لا کے بد نسبت عوام کی حمایت سے زیادہ بہرہ ور ہوتی ہے۔ آج ایک قومی پارلیمنٹ حکومت کی پشت پناہی کرتی ہے، ہمیں یقین ہے کہ انشاءاللہ کہ حکومت پاکستان مسئلہ افغانستان کے بارے میں پہلے سے

آج ایک قومی پارلیمنٹ

حکومت کی پشت پناہی

کرتی ہے ہمیں یقین ہے

کہ انشاءاللہ حکومت پاکستان

مسئلہ افغانستان کے بارے

میں پہلے سے زیادہ ٹھوس

اور مضبوط موقف اختیار

کرے گی۔

زیادہ ٹھوس اور مضبوط موقف اختیار کرے گی

سوال :- جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اب روس چاہتا ہے کہ جنگ کو سرحدوں کے قریب لائے، روس کی اس جنگی چال کے تدارک کے لیئے مجاہدین کی تنظیموں کو کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیئے

جواب :- روسیوں نے، ابتدار سے یہ کوشش کی کہ اگر ہو سکے کہ لڑائی کو سرحدوں تک لے آئے اور اس طرح مسئلے کو دو حکومتوں کے درمیان تنازعہ کا رنگ دے۔ اس بارے میں روس کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں لیکن آج کل انہوں نے بڑے پیمانے پر اس مقصد کے لیئے کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں روسیوں کے اس تلاش کے جواب میں مجاہدین کو چاہیئے کہ وہ جنگ کو افغانستان کی اندر اور شمالی علاقوں تک لے جائیں اور زیادہ زور وہاں استعمال کریں انشاءاللہ اتفاق اس بارے میں بھی موثر کارروائی کریگا کیونکہ جب تنظیموں کے درمیان غلط فہمی کی فضا ختم ہو جائے اور ہم آہنگی اشتراک عمل کے امکانات برابر ہو جائیں تو اس سے جنگ کی صورت حال پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے، ہم امید کرتے ہیں کہ پہلے سے اچھے طریقے سے روس کا مقابلہ کریں گے اور روس کے یہ ناکام تلاش بھی ناکام ہو گی۔

سوال :- بعض مبصرین کا خیال ہے کہ پشاور میں مجاہدین کی تنظیموں کے درمیان اتفاق کے شروع ہو جانے سے ہی روسیوں کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ شاید مجاہدین تمام بین الاقوامی حلقوں میں ببرک حکومت کی جگہ نمائندگی حاصل کریں تو مجاہدین کی اس عمل کو سبوتاژ کرنے کی غرض سے انہوں نے نام نہاد "لویہ جرگہ" (قومی اسمبلی) بنانے کا حکم دیا، کیا آپ اس تجزیے سے اتفاق کرتے ہیں۔

جواب :- روسیوں کے ہاتھوں سے بنائے ہوئے "لویہ جرگہ" کی قوم یا باہر کے لوگوں میں وقعت و حیثیت ہو گی۔ قوم اس بات کو اچھی طرح جانتی ہے کہ روس صرف چند شہروں کے سوا جس کی حدود تین چار کلو میٹر سے زیادہ نہیں

{باقی صفحہ ۴۲}

تحریر: محمد خلیل

مسلمانوں کی عافیت کس میں ہے

افغانستان میں روسی فوج جارحیت اور وہاں نہتے اور بے گناہ عوام کے قتل عام کا چھٹا سال گزر رہا ہے اب تک تقریباً تیرہ لاکھ افراد گن شپ ہیلی کوپٹروں کی بے رحم بمباری ٹینکوں، توپوں اور راکٹوں کے گولوں اور زہریلے گیسوں سے شہید اور لاکھوں افراد مفلوج الاعضا اور زندگی کی لذتوں سے محروم ہو چکے ہیں کوئی ایسا دن نہیں گذرتا جس میں بارش کی طرح توپوں، راکٹوں اور بھاری ہتھیاروں کے گولے نہ برسائی جاتی ہوں اس ظلم و بربریت کا تماشہ مسلمان امت کب تک دیکھنا چاہتا ہے۔

کیا اُسے حق و باطل کے اس معرکے میں خاموش اور غیر جانبدار رہنا چاہیئے۔ اگر خاموشی کا راستہ اختیار کیا جائے تو پھر اُنہیں اس خاموشی سے کیا کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟ یا اسی خاموشی سے وہ دشمن اور جارح روس کے ظلم و بربریت سے نجات پا سکیں گے؟

اگر اس سوال کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ روس نے صدیوں سے کسی بھی شریف اور غیر جانبدار ملک کی پرواہ نہیں کی ہے اُس نے ہمیشہ سے غریبوں اور اپنے ہمسایہ دوست ملکوں پر تجاوز کی ہے مثال کے طور پر بخارا کی ہمدرد اسلامی ریاستوں کو جو روس کے ہمسایہ تھے۔ اور جن کے ساتھ اس کے دوستانہ تعلقات تھے پاؤں تلے روند ڈالا ہزاروں مسجدوں کو شراب خانوں اور ناچ گھروں میں تبدیل کیا ہزاروں کتب خانوں اور دینی مدرسوں کو نذر آتش کر دیا اور کسی کو بجلی کی جھٹکوں سے دنیا کی زندگی سے محروم کر دیا۔ غرض یہ کہ روسیوں نے وہاں نہتے عوام کے خلاف ایسے وحشیانہ اور غیر انسانی سلوک کیا جس کے ضبط تحریر میں لانے سے علم عاجز ہے۔ اب افغانستان میں بھی یہی حشر ہے جو کچھ وہاں ہو رہا ہے۔ وہ سب کچھ ہر کوئی دیکھ رہا ہے اور کسی سے پوشیدہ نہیں روس کا مثال ایک دیوانہ کتے کی ہے کوئی بھی جو اس کے سامنے آجائے کاٹ دیتا ہے۔ وہ شریف، زرین غریب، کمزور، بچے، بوڑھے نہتے اور مسلح کی تمیز نہیں کرتا۔ لہٰذا اس کے خلاف خاموشی یا غیر جانبداری کا راستہ اختیار کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں مسلمانوں کی عافیت اور خیر صرف اسی میں ہے کہ اس انسان دشمن دیوانہ کتے کے خلاف قرآن مجید کی اس ارشاد کے مطابق واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون

> روس کی مثال ایک دیوانے کُتے کی ہے۔ کوئی بھی جو اس کے سامنے آجائے کاٹ دیتا ہے وہ شریف، رزیل، غریب، کمزور بچے، بوڑھے، نہتے اور مسلح کی تمیز نہیں کرتا۔ لہذا اس کے خلاف خاموشی یا غیر جانب داری کا راستہ اختیار کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں،

به عدق الله وَ عدوّکم پر عمل کر کے اس عظیم دشمن کے خلاف کمر بستہ ہو جائے اور بعض ضعیف العقیدہ مسلمانوں سے جو روس اور کارمل کے مقاد میں بولتے ہیں ہوشیار رہیں۔

افغانستان میں موجودہ جاری حق و باطل کے جنگ میں کم از کم مالی اور لسانی طور پر بھرپور حصہ لینا ہر مسلمان کا فرض ہے کیونکہ یہ جنگ دراصل عالم اسلام اور ملحدوں کی جنگ ہے ایک طرف اعلاً کلمۃ الحق کے لئے لڑنے والے افغان مجاہدین ہیں دوسری طرف خداوند لایزال کے منکر اور دین کے دشمن کھڑے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ خداوند لایزال کی تائید اور نصرت کی بدولت افغانستان میں ملحد اور خدا دشمن ٹولہ شکست سے دوچار ہے اور عنقریب وہ خوار و ذلیل ہونے والا ہے لیکن متأسفانہ بعض اسلامی ملکوں میں روسی KGB کے ایجنٹ اور گماشتے اپنے آقاؤں کو شکست سے بچانے کے لئے اور مجاہدین اسلام کے جہاد کو کمزور کرنے کے لئے زہریلے پروپیگنڈہ کر رہے ہیں یہ ایجنٹ کبھی کہتے ہیں کہ کارمل حکومت سے براہ راست بات چیت کرنی چاہیئے اور کبھی کہتے ہیں کہ یہ جنگ دو بڑی طاقتوں کی جنگ ہے۔ یہاں ان سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ افغان مجاہدین کارمل حکومت سے کونسی طریقہ پر براہ راست بات چیت کرلیں وہ تو ایک پٹھو اور روسیوں کا آلہ کار ہے وہ اپنے آقاؤں کی خواہش کے بغیر کچھ بھی نہیں کہہ سکتا وہ عملاً غیر مختار اور مفلوج ہے اُس سے تو تب بات چیت ہو سکتی جب افغانستان میں روسی فوجیں نہ ہوتیں۔

بفرضِ محال اگر ببرک کارمل پٹھو نہیں اور روسی ٹینک پر سوار ہو کر کابل نہیں آیا ہے یا اُسے افغان عوام کی تائید حاصل ہے تو پھر ایک لاکھ پچاس ہزار روسی فوجی کیا کر رہے ہیں اُنہیں چاہیئے کہ افغانستان چھوڑ دے۔

جہاں تک شرپسندوں اور روسی ایجنٹوں کے اس پروپیگنڈے کا تعلق ہے کہ یہ جنگ دو بڑی طاقتوں کی جنگ ہے کتنی مضحکہ خیز اور بے معنی ہے اگر یہ جنگ دو بڑی طاقتوں کی ہوتی تو مسلمان عوام اس قدر بڑی تعداد میں کیوں شہید ہوتے اور چالیس لاکھ سے زائد افراد ہجرت کرنے پر کیوں مجبور ہوتے۔

مگر چاہیئے تو یہ تھا کہ روسی فوجیوں کی طرح جو اب تک ۵۰ ہزار سے زائد لقمہ اجل بن چکے ہیں امریکی بھی لقمہ اجل بن جاتے۔

براہ راست مذاکرات اگر ہو سکتے ہیں تو وہ بھی روس کے ساتھ۔ مگر اس شرط پر کہ وہ اپنے فوجیں افغانستان سے واپس بلائیں اور افغان عوام کو ان کا حق خود ارادیت دیتے ہوئے افغانستان کی غیر جانبدارانہ حیثیت بحال کر دے اس طریقے سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور کوئی دوسرا طریقہ نہیں اگر روس یہ مسئلہ حل کرنا چاہتا ہے تو وہ اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے پہلے مرحلے میں اپنے تمام فوجی واپس بلالیں۔

جہاں تک کارمل انتظامیہ کو تسلیم کرنا اور افغانستان کے اندر امن و امان برقرار رکھنے کا مسئلہ ہے وہ افغان عوام پر چھوڑ دے کہ وہ جس کو چاہے اپنا حکمران بنا دے اور جس نظام پر چاہے اپنی حکومت چلا دے۔

اگر بات چیت سے ان کی مراد یہ ہے کہ ببرک کارمل کی کمیونسٹی حکومت کو تسلیم کیا جائے اور افغانستان میں موجودہ روسی فوجیوں کے خلاف جاری جہاد کو ترک کیا جائے تو یہ ناممکن اور محال ہے۔ کیونکہ اگر ہم اجنبیوں اور کمیونسٹی نظام کے تحت زندگی گذارنا گوارا کرتے تو پہلے ہی سے ان کے خلاف جہاد کا آغاز نہ کرتے اور لاکھوں جانوں کو نذرانہ عقیدت پیش نہ کرتے۔

[illegible]

رُوس مُسلم ملکوں پر قبضہ کرنا چاہتا ھے

تاریخ شاہد ہے کہ روس صدیوں سے تمام دنیا کو خصوصاً مسلم ممالک کو زیر تسلط لانے میں کوشاں ہے یہ اس لئے کہ عرب دنیا کا رقبہ خاصا وسیع ہے اور اس کی جنگی اہمیت بھی مسلم ہے تو اسلامی دنیا اس سے بھی زیادہ وسیع اور جنگی اعتبار سے اہم ہے۔ اسلامی دنیا بحر اوقیانوس میں جمہوریہ موریطانیا سے شروع ہو کر روس کے جنوب میں منگولیا تک پھیلی ہوئی ہے نقشے کو دیکھیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر اسلامی دنیا روس کے ہاتھ میں چلے جائیں یا اس پر روسی تسلط قائم ہو جائیں تو یورپ ہر طرف سے گھیر جائے گا اور صرف ایک طرف یعنی مغربی ساحل کھلا رہ جائیگا جو امریکہ کے سامنے ہے

روس اپنے اس مذموم اور ناروا عزائم میں کافی حدتک کامیاب بھی ہو چکا ہے۔ اُنہوں نے سب سے پہلے امام بخاریؒ جیسا عالم جو اسلام کا ایک روشن ستارہ تھا اُن کے ملک بخارا پر قبضہ کر لیا اور پھر رفتہ رفتہ بخارا کے پندرہ اسلامی ریاستوں کو بھی اپنے غلامی کے زنجیر میں جکڑا اس کے بعد ترکی پر جو عثمانی خلافت کا دور تھا ۲۰ سے زائد حملے کی اور چار صدیوں تک اُن کے خلاف برسرپیکار رہے، دونوں کے درمیان بیس سے زیادہ جنگیں ہوئیں لیکن عثمانیو کی جرأت اسلامی کی بدولت روس اُن پر غلبہ حاصل نہ کر سکا جب 1919 میں روس میں زار روس کی حکومت ختم کر دی گئی تو لینن نے ترکی کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا آغاز کرتے ہوئے اتاترک کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا لیکن اشتراکی اپنے مفاد سے دست بردار نہ ہو سکے اور اسٹالن نے آتے ہی ترکی کے خلاف جھڑپیں شروع کر دیں۔ دوسری جنگ عظیم ختم ہوئی تو روسی فوجیں ترکی کی مغربی سرحدوں میں داخل ہو گئیں اور اسٹالن نے اس موقع پر سے فائدہ اٹھا کر کوشش کی کہ وہ ترکی پر حملہ کر دئیے اور ابناؤں پر قبضہ کر لے اور بحیرہ روم کی جانب پیش قدمی کر لے۔ لیکن ترکوں نے مغرب کی مدد حاصل کرتے ہوئے روس کی اس خواب کو شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیا اسی طرح اسٹالن نے ایران کو بھی تاریخ کے اوراق سے مٹانے کی کوششیں کیں وہ یہ کوششیں ایران کے اندر اور باہر سے کرواتا رہا۔ لیکن یہاں بھی اسٹالن کو کامیابی نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ آج تک بھی روس ایران میں اس کوشش میں ہے کہ وہاں داخلی تشدد پیدا کر کے ایک کمیونسٹی اور اُن کا پٹھو حکومت قائم ہو جائے اسی غرض کے لئے وہاں ایک

> روسی توسیع طلب عربی علاقوں اور بحیرہ رُوم پر بھی قبضہ کرنے کی صدیوں سے کوشش کرتا رہا ہے اور مشرقِ وسطیٰ کا موجُودہ بحران بھی روس کی سوچی سمجھی سازشں کا نتیجہ ہے۔

روسی طیاروں کی وحشیانہ بمباری کا منہ بولتا ثبوت ۔

روس نواز پارٹی جو تودہ کے نام سے موسوم ہے. برسوں سے کام کر رہے ہیں .لیکن گذشتہ برس اُس پارٹی کا سرکردہ نورالدین کیا نوری جو ایران میں امام خمینی کے اسلامی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے مصروف العمل تھا اپنے ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا اور اسی سازش میں مصروف درجنوں روسی سفارت کاروں کو بھی ایران سے خارج کر دئیے گئے اسی طرح روسی توسیع طلب عربی علاقوں اور بحیرہ روم پر بھی قبضہ کرنے کی صدیوں سے کوشش کرتا رہا ہے .اور مشرقِ وسطیٰ کا موجودہ بحران بھی روس کی سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے اُسے عربوں اور اُن کے مسائل سے ہرگز کوئی دلچسپی نہیں بلکہ بحیرہ روم اور عربی علاقوں پر قبضے کرنے کا ایک سازش ہے. یہ درست ہے کہ آج کل وہ بظاہر اسرائیل سے بہت خفا نظر آتا ہے لیکن ۱۹۴۸ء میں اُس نے اسرائیل کی نئی ریاست کو فوراً تسلیم کر لیا تھا بعدازاں جب اقوامِ متحدہ نے جنگ میں حصہ لینے والوں کو ہتھیار مہیا کرنے پر پابندی عائد کی تو روس نے اس پابندی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسرائیل کو ہر قسم کے ہتھیار بہم پہنچائے اس وقت جنگ زوروں پر تھی. مگر روس نے عرب ملکوں سے کسی کو ایک ہتھیار بھی نہ دیا روس کو پتہ تھا کہ عرب اور اسرائیل کے جنگ میں امریکہ کبھی بھی عربوں کے تعاون کے لئے اقدام نہیں کریگا اور بالآخر عربی ممالک مجبور ہوکر روس کی جھولی میں آپڑیں گے اسی لیئے روس نے اول اسرائیل کو ہتھیار دینا شروع کر دیا پھر عربوں کو راضی کرنے کے لئے اسرائیل پر ہتھیاروں کے سپلائی بند کی اور عربوں کو ہتھیار دینا شروع کر دیا. جب امریکہ نے یہ حالت دیکھی کہ اسرائیل کمزور ہو رہا ہے تو انہوں نے اسرائیل کی مدد کا اعلان کیا. جونہی امریکہ نے یہ اعلان کیا تو روس کو انتہائی خوشی ہوئی اس لیئے کہ اُس کی مطلب براری کا وقت آپہنچا. جب ایران ترکی اور عراق نے روسی خطرے سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک معاہدہ

پر دستخط کیا جو معاہدہ بغداد
سے موسوم تھا تو روس نے
اس کی پوری شدت کے ساتھ
مخالفت کی اور عراق میں عبدالکریم
قاسم کے ۱۹۵۶ء میں فوجی انقلاب
کے ذریعہ روس عراق کو اس
معاہدہ سے نکالنے میں کامیاب
ہو گیا قاسم کے فوجی انقلاب کے
بعد پہلا موقع تھا کہ عرب ممالک میں
سوشلزم کی آواز کھل کر بلند
ہوئی مگر عراق کی کمیونسٹ پارٹی
نے اس انقلاب کے بعد جو انسانیت
سوز، درندگی اور انسان کشی کا
مظاہرہ کیا اُس نے دنیائے عرب
کو کمیونزم سے بہت حد تک خوفزدہ
کر دیا۔ غرض یہ کہ روس اپنی چالاکی
میں کامیاب ہو کر شام، لیبیا،
اور جنوبی یمن میں کمیونسٹ اور
کٹھ پتلی حکومت بنانے میں کامیاب
ہو گیا اب وہ مزید کوشش میں ہے
کہ عرب اور اسرائیل کے درمیان
دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے
باقی ماندہ عربی ممالک کو بھی اپنے
مرضی کے مطابق حکومت چلانے
پر مجبور کر دیں۔ روس نے عرب
اسرائیل جنگ میں ایک ایسا رویہ
اختیار کیا ہے کہ عربوں کو صرف
اسرائیل کے ساتھ لڑائی میں
مصروف رکھا جائے اور اُن کے
ساتھ دل کھول کر مدد نہ کی جائے
تاکہ عرب ممالک اسرائیل سے
بدترین شکست کھا کر خوف کی
وجہ سے روسیوں کی کالونیاں بن
جائیں اور اس کے ذریعہ روس
بحیرہ روم اور عربوں کی تیل اور

روس نے عرب اسرائیل
جنگ میں ایک ایسا رویہ اختیار
کیا ہے کہ عربوں کو صرف
اسرائیل کے ساتھ لڑائی میں
مصروف رکھا جائے اور ان
کی دل کھول کر مدد نہ کی جائے
تاکہ عرب ممالک اسرائیل سے
بدترین شکست کھا کر خوف
کی وجہ سے روس کی کالونیاں
بن جائیں۔

دیگر قدرتی ذخائر سے فائدہ اٹھا
کر لے جائیں دوسرے طرف روس
چاہتا ہے کہ بحر ہند تک رسائی
حاصل کر لیں۔ اور گرم پانی میں
اُن کی کشتیاں چکر لگاتے رہیں
اور تمام دنیا پر حکمرانی کرتے رہے
اس غرض کے لئے روس نے
وسطی ایشیا کے مسلمان ملکوں پر
قبضہ کر لیا اور اب افغانستان
میں آ پہنچا ہے اور سات برسوں
سے وہاں مسلمان افغان عوام کو
جو روسی غلامی کو قبول کرنے کے

لئے آمادہ نہیں شہید کرنے اور
وطن سے نکالنے کے لئے ہر قسم
کے ہتھیار استعمال کر رہا ہے
تاکہ اُن کے سامنے آخری دشواری
ختم ہو کر بحر ہند تک رسائی حاصل
کرنے میں سہولت پیدا ہو جائیں
لیکن افغانستان کے دین اسلام
کے پروانے روسیوں کو یہ اجازت
نہیں دیتے ہیں کہ وہ افغانستان
میں اپنے مذموم عزائم کو مکمل
کر سکیں۔

لہٰذا سات سالوں
سے افغان عوام اُن کے
سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑے
ہیں اور مردانہ وار مقابلہ کر
رہے ہیں اور نہیں چاہتے ہیں
کہ روس افغانستان سے عبور
کر کے عالم اسلام کے دوسرے
ملکوں پر قبضہ کر لیں

لہٰذا عالم اسلام کا
فرض بنتا ہے کہ اس حق
اور باطل کے جنگ میں افغان
مجاہدین کی بھرپور تعاون
کر لیں تاکہ افغان مجاہدین
روسیوں کو شکست دے کر
اپنی مذموم عزائم کی تکمیل
نہ کر سکیں۔

والسلام

پھر وہی بات

موسم بہار کے آغاز میں افغانستان کے کٹھ پتلی صدر ببرک کارمل نے کمیونسٹ پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم نے "انقلاب دشمن" قوتوں کو نیست و نابود کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور یہ موسم بہار ان کے لئے تباہی کا موسم ثابت ہوگا۔

یہاں ببرک کارمل سے یہ استفسار بے جا نہ ہوگا کہ کیا اب تک "انقلاب دشمنوں" کو کھلی چھٹی دی گئی تھی۔ وہ جو چاہیں کریں۔ کیا اب تک کمیونسٹوں اور ان کے آقا روس نے ان کے خلاف فوجی کاروائی بند کر رکھی تھی۔ آخر افغانستان میں کونسا دن ایسا گذرا ہے، جس روز ملحد اور خون آشام سرخ ریچھوں نے افغان مجاہدین کو ختم اور نابود کرنے کے لئے کاروائی نہ کی ہو۔ تاریخ کا ہر لمحہ شاہد ہے کہ کٹھ پتلی انتظامیہ اور اس کے روسی آقاؤں نے افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب برپا کرنے کے فوراً بعد سے اب تک مجاہدین اسلام کو ختم کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ اسی غرض کے لئے روس نے مزید ایک لاکھ ۸۰ ہزار خون آشام فوج آتش بار اور تباہ کن ہتھیار کابل بھیجے اور انہوں نے پورے زور و شور سے افغان مسلمان عوام کو موت کے گھاٹ اتارنے کا عمل جاری رکھا۔ شہروں شہروں اور قصبوں قصبوں پر بمباری کی ہزاروں بے گناہ اور نہتے مسلمانوں کو قیدی بنایا لیکن اللہ کے فضل و کرم سے مجاہدین اسلام اپنی مقدس جدوجہد میں کمزور اور ماند پڑنے کی بجائے اور قوی ہو گئے" کارمل" کو یاد ہونا چاہیئے کہ جب وہ اپنے آقاؤں کے ٹینکوں پر سوار ہو کر ماسکو سے کابل لائے گئے اور مسند اقتدار پر بٹھائے گئے تو اس نے اپنی تقریر میں پُر زور الفاظ میں کہا تھا کہ "انقلاب دشمن" عناصر کا چند ہی دنوں میں مکمل طور پر صفایا کر دیا جائے گا۔

لیکن ببرک کے مغرور اور وحشی ریچھ چھ سالوں میں بھی مجاہدین اسلام کا بال بیکا نہ کر سکے اب وہ کس منہ سے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ بہار "انقلاب دشمن" طاقتوں کی شکست کا مژدہ سنائے گا۔ کیا وہ بھول گیا ہے کہ وہ یہی بات گذشتہ ہر بہار کے موقع پر پارٹی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے لیکن خداوند ج کی نصرت اور تائید کی بدولت یہ تمام بہاریں مجاہدین اسلام کی فتوحات اور کامیابی کی بشارت لے کر آتی ہیں اور دوسری طرف کارمل اور روس کے آقا روس کے لئے قہر خداوندی ثابت ہوئیں ان چھ سات بہاروں میں ۳۰ ہزار سے زائد خالص روسی فوجی واصل جہنم ہو چکے ہیں سینکڑوں زندہ پکڑے گئے ہیں ہزاروں ٹینک اور سینکڑوں جہازوں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اب اس نئی بہار میں بھی مجاہدین اسلام حسب معمول بلکہ پہلے سے بھی زیادہ طاقتور اور قوی ہو چکے ہیں وہ اسلام دشمن فوجیوں پر منظم حملے کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر بہار کے ابتدائی ایام میں مجاہدین اسلام نے کابل روس شاہراہ پر درہ سالانگ میں روسی فوجی قافلوں پر متواتر دو حملے کئے، پہلے حملے میں چار سو روسی ہلاک کر دیئے گئے اور فوجی گاڑیوں کو جو ہتھیاروں اور فوجی ساز و سامان سے بھری ہوئی تھیں تباہ کر دیا اور دوسرے حملے میں بھی درجنوں فوجی گاڑیاں جلا دیں۔ ان دونوں کاروائیوں کے باعث کئی دنوں تک یہ عظیم شاہراہ بند پڑی رہی۔ اسی طرح افغانستان کے کونے کونے میں مجاہدین اسلام روسی اور کارملی فوجیوں پر کامیاب حملے کر رہے ہیں ببرک کارمل اپنے شکست خوردہ کمیونسٹ رفیقوں کی کتنی ہی زیادہ حوصلہ افزائی کیوں نہ کرے ان کی شکستہ کمریں آئندہ کبھی سیدھی نہ ہوسکیں گی اور وہ مجاہدین اسلام کے مقابلے میں قدم جما کر لڑنے کا حوصلہ پیدا نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ اب انہوں نے مجاہدین اسلام کی ایمانی طاقت کا ادراک کر لیا ہے اور جان چکے ہیں کہ مجاہدین اسلام کو ختم اور نیست نابود کرنا تو کجا ان کا مقابلہ کرنا بھی ان کے بس کی بات نہیں۔

افغان نہتے عوام کیخلاف روس بھاری پیمانے پر کیمیاوی ہتھیاروں کا استعمال کر رہا ہے

افغانستان میں قابض روسی فوجیں نہتے اور پر امن عوام کو کمیونزم کے زیرِ اثر لانے کے لئے پچھلے پانچ برسوں سے ہلاکت و بربادی اور وحشت و بربریت کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں لیکن افغان مجاہدین کی ایمانی قوت کا عالم یہ ہے کہ وہ روسیوں سے خوف زدہ یا ہراساں ہونے کی بجائے انہیں پیہم شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ روسی فوجی افغانستان میں کیمیاوی ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال کر رہی ہیں ان ہلاکت خیز کیمیاوی گیسوں اور ہتھیاروں کے بارے میں مکمل اور متعدد ثبوت دنیا کے سامنے آ چکے ہیں۔ لیکن انسانیت اور امن عالم کے نام نہاد اور خود ساختہ ٹھیکیداروں کو کبھی اس جرأت کے اظہار کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ وہ اپنے اختیارات کو استعمال کر کے روسی درندوں کو اس جبر و ظلم سے روک سکیں۔ برخلاف اس کے سرفروش افغان مجاہدین جو اپنے دینی اور ملی تشخص کو برقرار رکھنے اور اپنے ملک کی آزادی کی حفاظت میں سرخ ریچھوں کی راہ میں سینہ سپر ہو کر لڑ رہے ہیں۔ ان کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے اور بے بنیاد اور بے سروپا الزامات کا بازار کھلا ہوا ہے۔

روسی آقاؤں کے اشاروں پر اس کے طفیلی ممالک اور زرخرید ایجنٹ شب و روز اس پروپیگنڈے میں مصروف ہیں کہ مجاہدین کو امریکہ، چین اور پاکستان سے اسلحہ مل رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر آج مجاہدین کے پاس امریکہ، چین اور پاکستان سے اسلحہ کی سپلائی جاری ہو جائے تو روسی حکمران اور اس کی کٹھ پتلی کابل حکومت پانچ دن بھی افغانستان میں نہیں ٹھہر سکے گی۔

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ افغانوں نے اپنی آزادی اور بقا کی جنگ میں کبھی کسی دوسرے ملک کو شریک نہیں کیا ہے انہوں نے ہمیشہ صرف اللہ کی مدد کے سہارے دشمن پر فتح پائی ہے اور آج بھی ان کی نگاہیں اپنے پروردگار کی طرف لگی ہوئی ہیں اور ان کے ہاتھ اسی کی بارگاہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔

روسی حکمرانوں کو جوں جوں اپنی شکست و ریخت کا احساس شدید ہوتا جا رہا ہے ان کی دیوانگی اور خونخوارگی میں بھی دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ روسی فوجیں جو بزدلی اور پست ہمتی کا شکار ہو چکی ہیں افغان مجاہدین کے آہنی عزم کے سامنے لاچار اور بے بس نظر آتی ہیں۔ ان کا بھاری جنگی ساز و سامان مجاہدین کے نزدیک اپنی ہیبت کھو چکا ہے یہی وجہ ہے کہ افغان عوام کے خلاف کیمیاوی ہتھیاروں کے استعمال میں شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ روسی فوجیں انتہائی بزدلانہ طریقے سے نہتے اور بے گناہ عوام کو زہریلی گیسوں کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار رہی ہیں۔

ابتداء میں جب روسی درندوں

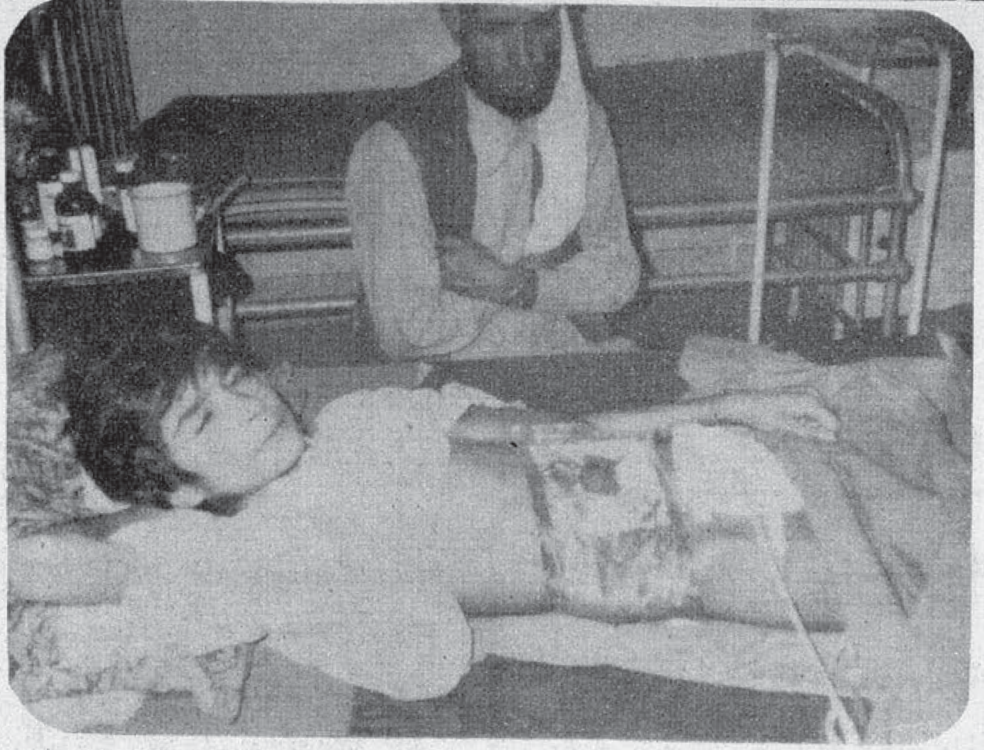

نے ان کا استعمال شروع کیا تھا تو سادہ لوح عوام عدم واقفیت کی بنا پر کثرت سے ان زہریلی گیسوں کا نشانہ بنے۔ لیکن جوں جوں انہیں دشمن کی اس بزدلانہ کاروائی اور ان گیسوں کی کارکردگی کے عمل کے بارے میں جانکاری ہوتی گئی وہ ان سے بچاؤ اور تحفظ کے طریقوں اور ان کی کارکردگی کو ناکارہ بنانے والی تدابیر کا استعمال کرنے لگے ہیں۔ لیکن ان گیسوں کا کیمیائی عمل جس تیز رفتار سے وقوع پذیر ہوتا ہے اس کے پیش نظر حفاظتی اقدامات اکثر اوقات ناممکن اور سعی لاحاصل ہوتے ہیں۔

افغانستان میں روسی جو زہریلی گیس استعمال کر رہا ہے۔ مجاہدین نے انہیں بہ لحاظ رنگت پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے، سفید رنگ کی گیس (یہ بالکل چونے کے رنگ کی طرح کی ہوتی ہے) کالی گیس، زرد گیس سرخ گیس اور نیلے رنگ کی گیس۔ اس کے علاوہ ایک قسم کی گیس بے رنگ بھی ہوتی ہے۔ یہ پانی کے بخارات کی شکل یا بادل کے دھند کی طرح ہوتی ہے۔

سفید رنگ کی گیس انسانی اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہے۔ آدمی ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے، دیوانگی اور جنون کے سے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس گیس سے کسی لاش سے اٹھنے والی سڑاند کی طرح بو آتی ہے۔ اگر آدمی نے انٹی گیس ماسک نہ پہنا ہو۔ تو فوری طور پر موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔

پانی کے رنگ کی طرح کا گیس آدمی کی آنکھوں، پھیپھڑوں اور گلے پر اثر انداز ہوتی ہے، اس سے انسان کی قوت بصارت زائل ہو جاتی ہے۔ خارش پیدا ہو کر کھانسی آنے لگتی ہے اس گیس کے اثرات پیدا ہونے والے بچوں میں بھی پائے گئے ہیں۔ جو خواتین دورانِ حمل اس گیس کا شکار ہوئی تھیں ان کے ہاں کسی نہ کسی طرح معذور بچے تولید ہوتے ہیں زمین پر بھی اس کے انتہائی تباہ کن اثرات رونما ہوتے ہیں۔ جس زمین پر بھی یہ تباہ کن دھند کی طرح کی گیس گری ہے وہ زمین اپنی زرخیزی سے محروم ہو گئی ہے۔

باقی کالی، زرد اور سرخ اقسام بھی یکساں اثرات کی حامل ہیں۔ ان کی وجہ سے کثرت سے آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ بدن خارش کرنے لگتا ہے اور مختلف جلدی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ سینکڑوں افراد ان ناقابل علاج جلدی امراض میں مبتلا ہو کر اور بر وقت طبی مدد نہ پہنچنے کی وجہ سے شہید ہو چکے ہیں۔

کیمیاوی گیسوں کے بموں پر انگریزی کا حرف "اے" بنا رہتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی لفظ، عبارت یا نشان نہیں ہوتا۔ یہ چھوٹے بھی ہوتے ہیں اور بڑے بڑے کنستر بم بھی ہوتے ہیں۔ یہ بم گن شپ ہیلی کاپٹروں اور

سفید رنگ کی گیس انسانی اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہے، آدمی ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ دیوانگی اور بے جنونی کے سے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔

دوسرے طیاروں سے گرائے جاتے ہیں ان بموں کے علاوہ مختلف شکل اور سائز کے زہریلے گولے بھی استعمال میں ہیں جو ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور مخصوص قسم کے راکٹ لانچروں کے ذریعے پھینکے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گیس کے ایسے پلاسٹک ہتھ گولے بھی دیکھنے میں آتے ہیں جن کے لگتے ہی انسان کو نیند آنے لگتی ہے۔ ان پلاسٹک گولوں کے لگنے سے اگرچہ جسم پر کوئی زخم نہیں آتا۔ لیکن وہ شخص جس کے یہ گولہ لگتا ہے۔ کچھ دیر کے لئے ہلنے جلنے اور کسی بھی قسم کی جسمانی حرکت سے معذور ہو جاتا ہے۔

دھند کے رنگ والی گیس کو چھوڑ کر باقی تمام گیسیں زمین کی سطح سے پچاس سنٹی میٹر اوپر ہوتی ہیں۔ رنگ کے علاوہ ان کی ایک مخصوص روشنی ہوتی ہے۔ جسے آدمی آسانی سے پہچان سکتا ہے۔ عام روشنی میں گیس کی روشنی الگ دکھائی دیتی ہے۔ اور روشنی سے ہی اس کے رخ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ زہریلی گیس استعمال کے بعد پانچ سے دس سیکنڈ تک اثر کرتی ہے۔ پھر خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

مجاہدین کو اپنی چھاپہ مار کارروائیوں کو جاری رکھنے کے لئے ان گیسوں کے اثرات سے خود کو محفوظ رکھنے کے لئے حفاظتی اقدامات اختیار کرنے پڑتے ہیں، ان گیسوں سے بچاؤ کا ایک طریقہ تو انٹی گیس ماسک لگانا ہے۔ دوسرا طریقہ زمین پر اوندھے منہ اس طرح لیٹنا ہے کہ جسم پچاس سنٹی میٹر سے بالکل اوپر نہ رہے۔ نیز اس دوران سانس روکے رکھنا پڑتا ہے۔ تیسرا طریقہ گیس کے رخ پر کسی بڑے پتھر یا دیوار کی آڑ لے لینا ہے۔ اس کے علاوہ دونوں رانوں کے درمیان سر رکھ کر دونوں ٹانگوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقہ میں جکڑ کر اکڑوں سانس روک کر بیٹھے رہنے سے بھی آدمی گیس کے اثر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ لیکن یہ تمام طریقے صرف اس وقت مددگار ہوتے ہیں۔ جب گیس کا گولہ یا بم کچھ فاصلے پر گرا ہو۔ ورنہ اکثر یہ بم آبادیوں اور مجاہدین کے ٹھکانوں پر گرائے جاتے ہیں اور نشانہ بننے والے افراد موقع پر ہی شہید ہو جاتے ہیں۔

مجاہدین کے ذرائع ابلاغ اور عام شہریوں کی زبانی موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق اس وقت افغانستان کے بیس صوبے روسی فوجوں کے ان کیمیاوی ہتھیاروں کا نشانہ ہوتے ہیں۔ ان صوبوں میں چونکہ مجاہدین کی سرگرمیاں اپنے عروج پر ہیں اور گوریلا کارروائیاں خوب زور شور سے جاری ہیں اور وہ روسی فوجوں کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ لہٰذا روسی فوجوں نے یہاں اپنی وحشیانہ کارروائیوں میں جنگل کے درندوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ روسی طیارے مجاہدین کے ٹھکانوں پر تو بمباری کرتے ہی ہیں ساتھ ہی بے گناہ اور سادہ لوح عوام کو بھی اپنی درندگی کا نشانہ بنانے سے نہیں چوکتے۔ انہیں جس کسی بھی گاؤں اور دیہات میں اپنے مخبروں کے ذریعے سے مجاہدین کی موجودگی کی خبر ملتی ہے وہ پورے پورے گاؤں اور دیہاتوں پر آتش و آہن اور زہریلی گیسوں کے گولوں کی بارش کر دیتے ہیں۔ ان وحشیانہ کارروائیوں کے دوران ہلاک ہونے والوں میں معصوم بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کے علاوہ مویشی بھی بڑی تعداد میں شامل ہیں۔

روسیوں نے پچھلے پانچ سال کے دوران ان صوبوں میں جن کیمیاوی ہتھیاروں کا افراط کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ان میں مسٹرڈ گیس اور پوٹاشیم سائنائیڈ کے کارتوس قابل ذکر ہیں، مسٹرڈ گیس کو مخصوص ٹینکوں کے گولوں یا دستی بموں کے ذریعے پھینکا جاتا ہے۔ اس گیس سے متاثر ہونے والوں میں ابتدائی مرحلہ میں کمزوری اور سر چکرانے کی شکایات پیدا ہوتی ہیں اور پھر شدید قے وغیرہ کا عمل شروع ہو کر جسم

پچھلے ماہ غزنی شہر کے نزدیک ایک گاؤں قلعہ خواجہ میں ایک غار جو مجاہدین کی پناہ گاہ تھا۔ روسی فوجوں نے کاربن مونو آکسائیڈ گیس داخل کر دی جس کے نتیجے میں تیرہ مجاہدین دم گھٹ کر شہید ہو گئے،

مجاہدین ایک تباہ شدہ گھر کے ملبے پر بیٹھے ہیں جو روسی بمباری سے تباہ ہوا

میں موجود پانی کی مقدار خارج ہو جانے سے متاثر ہونے والا شخص موت کے منہ میں پہنچ جاتا ہے۔

اس طرح پوٹاشیم سائنائیڈ چڑھے ہوئے کارتوس سے بھی موقع پر ہی موت واقع ہو جاتی ہے اور معمولی زخمی ہونے والا بھی پوٹاشیم سائنائیڈ کے دوران خون میں شامل ہو جانے سے موت سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔

ایجنسی افغان پریس نے ایک خصوصی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ روسی تازہ دم فوجی دستے جو گزشتہ سال افغانستان میں داخل ہوئے ہیں۔ کاربن مونو آکسائیڈ اور ایک خاص قسم کی کیمیائی گیس کے بھاری ذخائر جس سے انسان بے لباس ہو جاتا ہے اپنے ساتھ لائے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق فوجی گاڑیوں پر کاربن مونو آکسائیڈ سے بھرے ہوئے سلنڈر نصب ہوئے ہیں۔ یہ سلنڈر مجاہدین کی فائرنگ سے پھٹتے ہیں تو ان گیسوں کے اخراج سے فضا زہریلی ہو جاتی ہے۔ جس میں سانس لینا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ مجاہدین کو پناہ گاہوں سے باہر نکالنے کے لئے روسی کارہل فوجیں کاربن مونو آکسائیڈ گیس کا عام استعمال کر رہی ہیں۔

کاربن مونو آکسائیڈ خون کے ہیموگلوبین میں شامل ہو کر خون میں آکسیجن کے انجذاب کو روک دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے دم گھٹنے لگتا ہے۔ اور بہت جلد موت واقع ہو جاتی ہے۔

پچھلے ماہ غزنی شہر کے نزدیک ایک گاؤں قلعہ خواجہ میں ایک غار جو مجاہدین کی پناہ گاہ تھا۔ روسی فوجوں نے کاربن مونو آکسائیڈ گیس داخل کر دی جس کے نتیجے میں تیرہ مجاہدین دم گھٹ کر شہید ہو گئے۔

لباس کو تار تار کرنے والی گیس کا استعمال کچھ عرصہ قبل صوبہ سمنگان کے علاقہ سارہ باغ اور نستہ میں کیا گیا ہے۔ جہاں مجاہدین کو اپنی کارروائیاں معطل کرنی پڑیں۔

اطلاع کے مطابق مجاہدین نے دشمن کے اس حربے کو ناکام بنانے کے لئے اقدامات کر لئے ہیں۔ اب وہ حملوں کے دوران کوئلے کے پانی میں ڈھلے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں۔ جن پر گیس کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

پاک افغان سرحد بند کرنے کا

روسی منصوبہ ناکام

سلطان صدیقی

افغان مجاہدین نے حالیہ موسمِ سرما کے دوران پاک افغان سرحد بند کرنے کا روسی منصوبہ ناکام بنا دیا ہے۔ اور وہ اس حکمتِ عملی پر عمل پیرا ہیں کہ پاکستان کے ساتھ ملنے والے افغان صوبوں کی بجائے روسیوں کے ساتھ ان کی سرحدوں پر دو، دو ہاتھ کئے جائیں تاکہ قابض روسی فوج پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالا جا سکے۔

ان خیالات کا اظہار افغانستان کے صوبے پکتیکا میں مجاہدین کے کمانڈر عمومی محمد خالد فاروقی پشاور میں ایک ملاقات کے دوران کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاک افغان سرحد تقریباً چودہ سو میل لمبی ہے جسے بند کرنے کے لئے ہر ایک میل بعد ایک ڈویژن روسی فوج تعینات کرنے کی ضرورت ہے اور اتنی زیادہ فوج خود روس میں بھی نہیں ہے

مجاہدین روسیوں سے چھینے ہوئے اسلحے کا معائنہ کر رہے ہیں

اور اگر وہ ایسا کرے بھی، تب بھی وہ یہ سرحد بند نہیں کر پائیگا اور اُس کی فوجوں کو نہ صرف یہ کہ مجاہدین کے چھاپہ مار حملوں سے سکون نہیں ملے گا بلکہ زبردست جانی و مالی نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ پکتیا اور پکتیکا میں اُس کے بھیجے ہوئے دستے ۳۶ ہزار افراد کی صورت میں گردیز اور ۱۲ ہزار افراد کی صورت میں بندِ سردہ میں مقیم ہیں۔ اور یہ علاقے سرحد سے کافی دور ہیں۔ بدخشان، کنڑ، ننگرہار اور زابل میں جو تازہ دم دستے تعینات کر دیئے گئے تھے وہ بھی مجاہدین نے پرے ہٹنے پر مجبور کر دیئے ہیں۔

خالد فاروقی نے بتایا کہ اس وقت روسی فوجی اس حکمتِ عملی پر عمل پیرا ہیں کہ دور مار توپوں سے گولہ باری اور بلندی سے بم برسانے والے طیاروں سے بمباری کرتے رہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے روسی فوج بی۔ ایم۔ ۱۴۰ اور بی۔ ایم۔ ۲۱ کے بعد اب جدید ترین بی۔ ایم۔ ۲۷ دور مار توپ استعمال کر رہی ہے

مجاہدین ایک پہاڑی سے دشمن کی نقل و حرکت کا جائزہ لے رہے ہیں

جو پہلے سے زیر استعمال توپوں کے مقابلے میں دگنے فاصلے تک مار کر سکتی ہے۔ اس جدید ترین توپ کے ذریعے اہم گولے بیک وقت فائر کئے جا سکتے ہیں۔ جب کہ ضرورت کے مطابق گولے پھینکنے کی بھی گنجائش اس میں پائی جاتی ہے۔ ان توپوں کا تجرباتی استعمال سب سے پہلے پچھلے ماہ ارگون میں کیا گیا۔ اس طرح کی توپیں بھاری تعداد میں افغانستان کے دوسرے فوجی چھاؤنیوں میں بھی پہنچائی گئیں ہیں۔

گولہ باری کے علاوہ بلندی سے بم برسانے کے لئے روسی فضائیہ کے مگ ۳۱ سو خوئی سو اور دوسرے لڑاکا طیارے استعمال کئے جا رہے ہیں۔

جنیوا مذاکرات جو اگلے ماہ پھر سے شروع ہونے والے ہیں، کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ یہ صرف دھوکہ دہی کے لئے کئے جا رہے ہیں اور اسطرح مجاہدین کے ارادے، حوصلے اور عزم میں سستی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان مذاکرات میں مسئلے کے اصل فریق شامل نہیں ہیں ایک طرف افغانستان کے اندر روسی دستوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ کمانڈو ڈویژن بھیجے جا رہے ہیں اور دوسری جانب صلح کی بات کی جا رہی ہے

انہوں نے کہا کہ روسی زبردستی افغانستان میں داخل ہوئے ہیں اور زبردستی افغانستان سے نکالے جائیں گے ہم ان سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ صلح کے راستے باہر نکل جائے گا۔ یہ مسئلہ گولی سے شروع ہوا ہے اور گولی سے ختم ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ ہم روسیوں کے ساتھ افغانستان میں بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے یہ افغان مسلمان ملت کا دیس ہے۔ یہاں انہیں اختیار حاصل ہے کہ اپنی حکومت بنائیں اور نظام چلائیں۔ افغانستان میں روسی فوجی موجود ہیں، جنہوں نے لاکھوں شہداء کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں، ظلم و بربریت کا طوفانِ بدتمیزی برپا کیا ہوا ہے ہر طرف تباہی و بربادی پھیلا دی ہے ایسے میں کوئی بھی افغان اس احمقانہ بات کے لئے تیار نہ ہوگا کہ وہ روس کے ساتھ بیٹھ کر بات کرے۔

کمانڈر خالد فاروقی نے زور دے کر کہا کہ "اگر روسی جلد از جلد افغانستان سے نہ نکلے تو ہم اُن کے خلاف اپنے محاذوں کو وسعت دے دیں گے اور پوری اسلامی دنیا میں اسلامی تحریکوں اور مسلمانوں کے تعاون سے مسلح جہاد کی آواز بلند کر کے اس پر عمل شروع کر دیں گے اور ہمیں اپنے رب پر پورا پورا بھروسہ اور ایمان کامل ہے کہ انشاءاللہ ہم افغانستان کے باہر بھی ہر محاذ پر اُنہیں شکست سے دوچار کر دیں گے۔"

انہوں نے بتایا کہ پکتیکا کی اہم سرحدی چھاؤنی ارگون کا ایک بار پھر مجاہدین نے محاصرہ کر رکھا ہے اور اس کے چاروں اطراف میں مورچے سنبھال لئے ہیں۔ جبکہ صوبائی دارالحکومت شرنہ کے اطراف میں بھی مجاہدین کو کنٹرول حاصل ہے اور معمولی سرکاری دستے علاقے میں سے گذر کر صوبائی دارالحکومت نہیں پہنچ سکتے۔

روسی جارحیت پر رومانیہ کا طرزِ عمل

افغانستان کے موجودہ بحران پر رومانیہ نے کھل کر روس کی مخالفت کی ہے، مشرقی یورپ کا ملک رومانیہ پہلے خلافتِ اسلامیہ کا حصہ تھا۔ ۱۹۵۹ء میں جب اسکندر آیون جوزا حکمران ہوا تو قومیت کی تشکیل کا آغاز ہوا۔ پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴ء، ۱۹۱۸ء) میں اس کا وسیع علاقہ روس، ہنگری اور بلغاریہ کے پاس چلا گیا۔ ۱۹۲۱ء میں رومانیہ کی افواج نے جرمنی کے ساتھ مل کر روس پر حملہ کیا ۱۹۴۴ء میں اسٹالن نے رومانیہ کے حکمران اینکل سے جنگ بندی کی درخواست کر کے صلح کر لی، مگر پھر مداخلت کاروں کے ذریعہ اندرونی گڑبڑ شروع کرا کر بادشاہ کو تخت چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

۱۹۴۷ء میں روس اور دوسری اتحادی طاقتوں نے اپنی مقرر کردہ شرائط پر مفتوح رومانیہ سے معاہدہ کیا جس کے نتیجہ میں روس براہ راست رومانیہ کے معاملات میں دخیل ہو گیا۔ ۱۹۴۸ء میں مزدور پارٹی قائم ہوئی۔ بعد میں کئی آزاد خیال جماعتوں نے اس سے اتحاد کر لیا اور اب پاپولر جمہوری محاذ برسر اقتدار ہے۔ رومانیہ واحد کمیونسٹ ملک ہے۔ جہاں کئی پارٹیوں کے مجموعہ کا ایک پارٹی نظام رائج ہے۔ اور انتخابات میں آزاد امیدواروں اور لبرل نمائندوں کو بھی کھڑے ہونے کا اختیار ہے۔ رومانیہ کا رقبہ ۹۲ ہزار مربع میل سے کچھ کم ہے آبادی ۲ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ مذہب سے متعلق نجی ادارے ختم کر دیئے گئے۔ مگر حکومت نے مذہبی تعلیم (گریگ چرچ) کا خود انتظام کیا ہے۔ کلیہ اغریقہ (یونانی) کے پیروکار نوے فیصد ہیں۔ کلیہ روما کے وابستگان چھ فیصد ہیں اور ان کے پادریوں کو ویٹیکان سے رابطہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مسلمانوں کی تعداد دو لاکھ تیس ہزار ہے۔ جب کہ یہودی ایک لاکھ ستر ہزار ہیں۔ گذشتہ دنوں رومانیہ کا جو تجارتی وفد پاکستان آیا تھا اس میں محمد یونس نائب وزیر تجارت بھی شامل تھے

رومانیہ روس کا زیر دست ملک ہے لیکن اس کے باوجود رومانیہ کے سرکاری نمائندوں نے افغان بحران پر متعدد بیانات دیئے ہیں۔

کمیونسٹ اکائی

افغانستان کے بارے میں غیر جانبدار مبصرین کے بیانات بغیر کسی افراط و تفریط کے افغان حریت پسندوں کے دعووں کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کمیونسٹ ردعمل بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے کئی کمیونسٹ ملکوں یا ان کی کمیونسٹ پارٹیوں نے بھی ان حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے روس کی فوجی مداخلت کی مذمت کی اور فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔ رومانیہ اور مشرقی یورپ کے بعض ملکوں نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ افغانستان میں روس کی فوجی مداخلت سوشلزم کے اصولوں کے منافی ہے اور اس سے کمیونسٹ تحریک کو جو رسوائی کا سامنا کرنا پڑا روس اس کا تنہا ذمہ دار ہے۔ ایک اسرائیلی مثل ہے کہ مرغی اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے انہیں اپنے پروں میں سمیٹ لیتی ہے۔ بالکل اسی طرح روس دنیا بھر کی کمیونسٹ پارٹیوں کی حفاظت کر رہا تھا۔ لیکن ۱۹۶۳ء جب کمیونسٹ اکائی ٹوٹ گئی۔ تو کمیونسٹوں میں کہرام برپا ہو گیا۔ چینی روسی اختلافات سے قطع نظر جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا تو بہت سے ملکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں نے اس سے اختلاف کیا حتیٰ کہ ماسکو پیکٹ اور وارسا پیکٹ میں شامل بعض ممالک بھی روس کی پالیسی سے متنفر ہو گئے۔ اس وقت کیوبا، ایتھوپیا اور ویت نام کے علاوہ اور کسی ملک کی کمیونسٹ پارٹی نے روس کی حمایت نہیں کی بھارت کے کمیونسٹ رہنماؤں نے بھی روسی رہنماؤں کی ہم نوائی کی۔ لیکن وہاں اسے کوئی نمائندہ حیثیت حاصل نہیں۔ جمعیت

علمائے ہند کے سربراہ سید اسعد مدنی نے بہت صحیح کہا ہے کہ بھارت کے عوام اور تمام سیاسی پارٹیاں افغانستان سے روسی فوجوں کی غیر مشروط واپسی کے مطالبہ میں ہم زبان ہیں۔ سوائے کل ہند کمیونسٹ پارٹی کے، جس نے تاریخ کے کسی مرحلہ میں بھی بھارتی عوام یا اس کے کسی طبقہ کی نمائندگی نہیں کی۔

رومانیہ، یوگوسلاویہ، آسٹریا، مشرقی جرمنی، البانیہ، یونان، اٹلی اور فرانس کی کمیونسٹ پارٹیوں نے افغانستان پر روس کے جارحانہ حملہ کی مذمت کی ہے واضح رہے کہ مشرقی یورپ، فرانس، البانیہ، یونان اور اٹلی میں کمیونسٹ پارٹی کو نمائندہ حیثیت حاصل ہے۔ رومانیہ کے عوام حکومت اور سوشلسٹ پارٹی نے روس کے اس موقف کو رد کر دیا ہے کہ افغانستان کے ایما پر روسی فوجیں وہاں داخل ہوئی ہیں اور مطالبہ کیا ہے کہ روسی فوجیں وہاں سے بلا کسی تاخیر کے افغانستان سے چلی جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ روس کی جارحانہ و جابرانہ پالیسیوں کی وجہ سے کمیونسٹ اکائی محض ٹوٹی نہیں بلکہ اب تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہے۔ خود روس کے اندر کمیونسٹ رہنماؤں میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور وہاں کے عوام حکومت اور پارٹی کی سخت گرفت سے نکلنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ادھر عالمی سطح پر روس کو تیرہ ملکوں سے زیادہ کسی کی حمایت حاصل نہ ہو سکی اگر بیرونی ممالک کی کمیونسٹ پارٹیاں بھی متحد ہو جاتی ہیں تو روس کی یہ بلا واسطہ کی بادشاہت بھی ختم ہو کر رہ جائے گی۔ حالات جس سمت جا

روسی جارحیت کا نشانہ بننے والے دو معصوم بچے

رہے ہیں ان سے یہ اندازہ کرنا دشوار نہیں کہ موجودہ صدی کے خاتمہ تک روس کے مقابل ایک نیا سوشلسٹ بلاک وجود میں آجائیگا اور ساری دنیا کی کمیونسٹ پارٹیاں اپنی گردنوں سے سوشل سامراج کا جوا اتار پھینکیں گی۔

حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا اشتراکیت سے کم اور روس کی سامراجی قومیت سے زیادہ پریشان ہے۔

رومانیہ کا شمار روس کے حلیف ملکوں میں ہوتا ہے۔ روسی قیادت اور چاؤ سیسکو کے درمیان خوشگوار تعلقات تھے۔ لیکن حق و انصاف سے کام لیتے ہوئے رومانیہ نے افغانستان پر فوجی حملہ کی مذمت کی اور روسی فوجوں کی واپسی کا بار بار مطالبہ کیا ہے۔ سوشلسٹ انٹرنیشنل کے اجتماع میڈرڈ میں شرکت سے پہلے رومانیہ کے نمائندہ نے ایک اخباری بیان جاری کیا، جس میں روس کی مسلح مداخلت کی پر زور مذمت کی اور کہا تھا۔ کہ روس بغیر کسی مثبت جواز کے جارحانہ عمل کا مرتکب ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے افغانستان کی اجتماعی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ لہٰذا روس کو اپنے فوجی دستے واپس بلا کر افغانستان کو جنگ کا تاوان ادا کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس کے نقصانات کا مداوا ہو سکے۔

گذشتہ دنوں رومانیہ کے صدر نے سویڈن کے ایک اخباری نمائندہ کو افغانستان کے بارے میں تفصیلی بیان دیا تھا۔ جس کے متعلقہ حصے بخارسٹ ریڈیو نے نشر بھی کئے۔ سیسکو اس امر پر زور دیا ہے کہ روسی فوجوں کو افغانستان سے نکل جانا چاہیئے کیونکہ دوسرے ممالک میں کسی ملک کی فوجی مداخلت مفاہمت عامہ کی راہ میں ہمیشہ رکاوٹیں پیدا کرتی ہے اور اس ملک کی آزادی کو پامال کرنے کے مترادف ہوا کرتی ہے۔ کسی بیرونی مداخلت یا اعانت کے بغیر افغانستان کے عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنا چاہیئے۔ اور ان پر کوئی فیصلہ تھوپنا سخت بے انصافی ہے۔

(قسط ۲)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار

صداقت

جس انسانی گروہ کو اپنے عہد کے عالم انسانی کی قیادت کرنی ہوتی ہے، اسے کردار و اخلاق میں بھی بنی نوع انسان میں ممتاز مقام حاصل کرنا ہوتا ہے، جنہیں ظالموں کے ہاتھ سے تلوار چھیننے پر مامور کیا جاتا ہے ان کے بازوؤں کو پہلے مضبوط بنایا جاتا ہے یہی وہ کام تھا۔ جو ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنے ہاتھوں میں لیا آپؐ کے پاس گنتی کے افراد تھے۔ مگر آپؐ نے افراد کو اخلاق و کردار کی وہ تربیت دی جس کے نتیجے میں ان میں سے ہر ایک لشکروں پر بھاری تھا، صدیق اکبرؓ۔ عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، حیدر کرارؓ اور حمزہؓ و خالدؓ جیسی شخصیتیں حضورؐ کی تربیت سے پیدا ہوئیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو تمام رات تسبیح و سجود میں رہتے مگر لگاتار فاقوں کے باوجود ان کے نعرہ اللہ اکبر کی صدا سے دشت و جبل تک گونج جاتے۔ جس ضابطہ اخلاق اور کردار کے مطابق ختم المرسلین نے اپنے لشکر کو ترتیب دی، وہ اللہ کا عطا کردہ پیغام تھا۔ جو حضورؐ کے ذریعہ انسانیت تک پہنچا تھا۔ اس ضابطہ اخلاق کے چند احکام ایسے ہیں جو لشکروں اور لشکر سالاروں کی نظروں کے سامنے رہنے چاہئیں ورنہ صحیح فوج وجود میں نہیں آسکتی۔

حکم ربانی ہے:

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (البقرۃ ۴۲)

"اور سچ کے ساتھ جھوٹ مت ملاؤ اور سچ کو جان بوجھ کر مت چھپاؤ"

سچ یوں تو زندگی کے ہر شعبے میں ضروری ہے، مگر اس حکم کی تعمیل جس قدر لشکر کی صفوں میں ضروری ہوتی ہے اتنی اور کہیں نہیں ہوا کرتی۔ فوجی کمانداروں کی رپورٹوں پر آئندہ کے منصوبوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ گشتی پٹرول، جس میں شاید صرف تین سپاہی شامل ہوں اور معمولی سنتری جو تن تنہا دشمن کی حرکات دیکھنے پر متعین کیا ہو، اس کے بیانات کی سچائی پر پورے لشکر کی کارگزاری منحصر ہو سکتی ہے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جن لشکروں کے افراد جھوٹی رپورٹیں عقب کی جانب روانہ کرتے ہیں انہی لشکروں کو شکست ہوا کرتی ہے ہر قوم کے افراد کے اخلاق کا معیار قریب قریب یکساں ہوا کرتا ہے۔ جس فوج کے سپاہی بغیر گشت کئے اپنی گشت کی رپورٹ بھیج سکتے ہوں اس فوج کے لشکر سالار بھی اپنے سے بالا حکام کو غلط جائزے اور بے بنیاد رپورٹیں بھیجا کرتے ہیں۔ سپاہی اور لشکر سالار آخر ایک ہی معاشرے کے افراد ہوا کرتے ہیں ان کے اخلاق کی بنیادیں ایک سے ماحول کی پیداوار ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ کسی فوج کے افسر تو بہت دیانت دار ہیں، مگر صف کے سپاہی بلند اخلاق نہیں یا یہ کہ صف کے سپاہی تو دلیر اور راست گو ہیں مگر ان کے سالار عیش پرست اور دروغ گو ہیں، یہ درست نہیں ہو سکتا، عموماً پوری قوم ایک ہی طرح کے کردار میں رنگی ہوتی ہے اور اسی قومی کردار پر اس کے وجود اور عدم وجود کا انحصار ہوا کرتا ہے۔

صداقت ایسی خاصیت ہے جس سے افراد اور قوموں کے مجموعی اخلاق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سچائی سے وہی گریز کرتے ہیں، جو لالچ اور خود غرضی کی وجہ سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں یا بزدلی کی وجہ سے جھوٹ بول کر جائز سزا سے بچنا چاہتے ہوں، مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ تمہیں تو صرف اللہ کا خوف ہے اس لئے تم ہمیشہ سچ بولو۔ اور خصوصاً جب لشکر کی صفوں میں ہوتے ہوئے اپنی رپورٹیں بھیجو تو سچ میں جھوٹ یعنے اپنا اندازہ اور خیال مت ملاؤ، حقیقت کو ہرگز نہ چھپاؤ تاکہ تم سے بالا کماندار صحیح منصوبہ تیار کر سکے۔ دوسری طرف سچ ہی عدل و انصاف کی بنیاد ہے۔ جن افواج کے افراد جھوٹ بولتے ہوں ان افواج کی صفوں میں عدل و انصاف مفقود ہوتا ہے اور جب افواج کی صفوں میں بے انصافیاں ہونا شروع ہو جائیں، تو وہ فوج جنگ کے قابل نہیں رہتی، جن لشکروں کے لئے یہ حکم ہو وہ ناانصافی نہیں کر سکتے

وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ
اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ط
(النساء: ۵۸)

" اور جب تم لوگوں میں حاکم بن جاؤ تو عدل کے ساتھ حکم کرو۔"

فوج کی صفوں میں عدل کے فقدان کے یہ معنیٰ ہوتے کہ نااہلوں کو مختلف مدارج کی کمان دی جائے۔ جب یہ عالم ہو جائے تو پھر وہ فوج جنگ کرنے کے قابل نہیں رہتی۔ حضور اقدسؐ کے لشکر میں ہمیشہ قابل افراد کو علم داری اور سپہ سالاری کے فرائض تفویض کئے جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حضورؐ کا لشکر ہمیشہ کامیاب و کامران رہا۔

حضورؐ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم خود امین تھے۔ اور حضورؐ نے اپنے لشکروں میں اس خوبی کو کماحقہٗ قائم رکھا افرادِ لشکر اور کمان داروں کی اس خاصیت کے یہ معنے ہیں کہ جو فرائض ان کے ذمہ ہوں ان کو پورا کرنے میں ذرّہ برابر کمی روا نہ رکھی جائے۔ لشکر کو جو مقصد دیا جاتا ہے، وہ حقیقت میں امانت ہے۔ جو قوم اس کی تحویل میں دیتی ہے اور لشکر سالار کی امانت کا ثبوت اس کی کامیاب لشکر سالاری میں مضمر ہوتا ہے۔

کسبِ حلال

صداقت و امانت کا چولی دامن کا ساتھ ہے، صدق مقال اور امانت کے بعد جو اخلاقی خاصیت افراد لشکر میں ہونا ضروری ہے وہ کسب حلال کی خاصیت ہے۔ اگر لشکر کی صفوں میں ایسے افراد شامل ہو جائیں، جو کسب حلال کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوں یا اس خاصیت پر عمل نہ کرتے ہوں تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لشکر کا سازو سامان منڈیوں کی زینت بن جاتا ہے اور توپ اور گولہ بارود اور پستول و بندوق بھی غائب ہونا شروع ہو جاتے ہیں پہلے پہل چوری چھپے اور پھر کھلے بندوں ان کی خرید و فروخت شروع ہو جاتی ہے

دور حاضر میں ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں افواج کی شکست کی وجہ یہ تھی کہ ان کا گولہ بارود دشمن کے ہاتھوں بیچ دیا جاتا تھا اور جو گولہ بارود انہیں استعمال کے لئے ملتا تھا وہ ناقص اور ناکارہ ہوا کرتا تھا۔

حضور اقدسؐ کے تربیت یافتہ لشکر کے افراد میں صدق مقال اور امانت و کسب حلال کی خوبیاں اس اہتمام سے پیدا کی گئی تھیں کہ ان کے کسی فرد کے قلب و ذہن میں ان کمزوریوں کا خیال پیدا ہونا بھی ناممکن بن گیا تھا۔ یعنی وہ حضورؐ کے ہاتھوں تربیت کے اس بلند مقام پر فائز ہو چکے تھے، جہاں خیر و خواہش میں پورا پورا تطابق پایا جاتا ہے اس مختصر سی محفل میں اس ضابطۂ اخلاق کی جانب صرف اشارہ مقصود ہے جس کے اوامر و نواہی پر وہ نظامِ حیات مبنی ہوا تھا، جس نے امتوں کی رہبری و ہدایت کے فرائض انجام دیئے اس ضابطۂ حیات کے نتیجہ میں ایک مخصوص قومی کردار پیدا ہوا تھا جس کی روشنی میں تمام اجتماعی امور حل ہوا کرتے تھے اس قومی کردار کی ایک مثال یہ ہے کہ وسطی افریقہ میں جہاں مسلمان معمولی سی اقلیت میں ہیں وہاں کی عدالتوں میں جب کوئی مسلمان گواہی دیتا ہے تو عدالت اس کے بعد کسی گواہ کو بلانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی اور علانیہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اب ایک مسلمان نے حقیقت بیان کر دی ہے اب مزید معلومات حاصل کرنا لاحاصل ہے۔ اس لئے کہ مسلمان کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ یعنی افریقی مسلمان کے قومی کردار کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سچ بولتا ہے۔

دفاعی نظریہ:

سپاہ کی تربیت اور میدانِ جنگ میں سپاہ کا استعمال بھی معاشرے کے ان اجتماعی امور میں شامل ہیں جن کی کامیابی قومی کردار کی پختگی پر منحصر ہوا کرتی ہے جو قومی کردار حضورؐ کی دوررس نگاہ کے نیچے وجود میں آیا تھا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں اللہ کی خوشنودی کو ہر بات پر مقدم رکھا جاتا تھا۔ اس خصوصیت نے مسلمانوں کے لشکر کو ناقابل شکست بنا دیا تھا۔ عصر حاضر کے دو ممتاز رہنماؤں کے بیانات ان کے قومی کردار کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اتاترک نے ترکی کی جنگِ آزادی کے دوران کہا تھا کہ ترک فوج کے لیے آئندہ کوئی خط دفاع نہیں ہوگا۔ بلکہ ملک کی سرزمین کا چپہ چپہ اس دفاعی میدان کا حصہ سمجھا جائے گا، جس کا دفاع ترک فوج کی ذمہ داری ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کسی مقام پر جب تک آخری ترک سپاہی شہید نہ ہو جاتا تھا۔ اس وقت تک وہ مقام یونانی فوج کے قبضہ میں نہیں آ سکتا تھا یہ دفاعی نظریہ اتاترک نے تاریخی عوامل کے ذریعہ ملت اسلام کے نظریہ دفاع سے لیا تھا جس میں اصل کی تھوڑی سی جھلک باقی تھی۔ اس کے برعکس چرچل ایک مادی نظریۂ حیات کا پروردہ تھا۔ اس کے الفاظ کچھ اس طرح تھے۔ " ہم ساحل سمندر پر لڑیں گے۔ ہم گلیوں کوچوں اور شاہراہوں پہ دفاع کریں گے۔" یعنی اس کی نظر میں دفاع کرنے کے لئے مظاہر کی ضرورت تھی البتہ جب اللہ کا سپہ سالارؐ اپنی چھوٹی سی سپاہ کو لے کر بدر کے مقام پر بہت بڑی طاقت کے سامنے صف آرا ہوا تھا تو جو اصول اس کی سپاہ کے سامنے تھا۔

(باقی صفحہ 34 پر)

کبھی یاد کرتے رہنا

میں ذرا وہاں چلا ہوں
جہاں کٹ کے گر رہے ہیں مرے پیارے پیارے بھائی
وہ جہاں ستم کشوں کی چھڑی جبر سے لڑائی
تہِ خاک سو رہے ہیں جہاں غزنوی، سنائی

میں ذرا وہاں چلا ہوں
کبھی یاد کرتے رہنا

میں ذرا وہاں چلا ہوں
جہاں شاخسارِ گل سے ہیں رواں لہو کے دھارے
رگِ سنگ سے جہاں جھڑ رہے ہیں پے بہ پے شرارے
جہاں برف میں سے اچھلیں، سحر و عشا انگارے
میں ذرا وہاں چلا ہوں
کبھی یاد کرتے رہنا

میں ذرا وہاں چلا ہوں
جہاں بچے مر رہے ہیں جہاں مائیں رو رہی ہیں
کریں آہیں سرد ہوائیں، تو گھٹائیں رو رہی ہیں
جہاں جل گئیں مساجد تو فضائیں رو رہی ہیں
میں ذرا وہاں چلا ہوں
کبھی یاد کرتے رہنا

میں ذرا وہاں چلا ہوں
جہاں گولے پھٹ رہے ہیں، جہاں عضو کٹ رہے ہیں
جہاں غازیوں کے ہاتھوں کئی ٹینک الٹ رہے ہیں
ابھی حملہ کش تھے دشمن، ابھی پیچھے ہٹ رہے ہیں
میں ذرا وہاں چلا ہوں
کبھی یاد کرتے رہنا

میں ذرا وہاں چلا ہوں
جہاں ظلم کے مقابل بڑھے عشق کے سپاہی
چلے موت کے سفر پر وہ حریت کے راہی
وہ یقینِ بے محابا! وہ خودی کی بے پناہی
میں ذرا وہاں چلا ہوں
کبھی یاد کرتے رہنا

میں ذرا وہاں چلا ہوں
جہاں اشتراکیت کو لگے سال بھر سے چرکے
کبھی چھاؤنی کے اندر، کبھی بیچ رہگذر کے
جہاں بار بار الٹا ہے ایاغِ فتح بھر کے

میں ذرا وہاں چلا ہوں
کبھی یاد کرتے رہنا
جہاں زہر دار گیسیں ہیں تباہ کار ہستی
کوئی کھیت ہے سلامت، نہ بچی ہے کوئی بستی
جہاں پر مہذبوں کی ہوئی آشکار پستی
کبھی یاد کرتے رہنا

میں ذرا وہاں چلا ہوں
مرے تن کا ذرہ ذرہ جہاں جا کے کام آئے
مری خواہشِ شہادت، کوئی شعبدہ دکھائے
نہ بہانا اشک جب بھی مری نعش کوئی لائے
میں ذرا وہاں چلا ہوں
کبھی یاد کرتے رہنا

میں ذرا وہاں چلا ہوں
مرا شوق میرے جذبے، کبھی یاد کرتے رہنا
بہ دعائے غائبانہ مجھے شاد کرتے رہنا
ہے جہاد صبر میں بھی، یہ جہاد کرتے رہنا
میں ذرا وہاں چلا ہوں
کبھی یاد کرتے رہنا

مجاہدینِ افغانستان

گزر چکا ہے سال بھر، برس رہی ہیں گولیاں   لگی ہے آگ ہر طرف، بھڑک رہی ہیں بستیاں
لرز رہے ہیں موت سے، دبک رہے ہیں روسیاں   مجاہدینِ صف شکن ہلا رہے ہیں آسماں

مجاہدو بڑھے چلو، ہمارے دل بھی ساتھ ہیں

یہ ظالموں سے جنگ ہے، ستمگروں سے جنگ ہے   بغیر حق جو گھس پڑے ہیں اُن خروں سے جنگ ہے
ذلیل و خوار خادموں کی سروروں سے جنگ ہے   یہ گیدڑوں کی فوج کی، غضنفروں سے جنگ ہے

مجاہدو بڑھے چلو، ہمارے دل بھی ساتھ ہیں

یہ دینِ حق کا جوش ہے، یہ جوش لازوال ہے   بڑھاؤ اسپ خوش عناں، یہ کوہ پائمال ہے
بلا سے روسیوں کے پاس اسلحے ہیں، مال ہے   تمہارے ساتھ نصرتِ خدائے ذوالجلال ہے

مجاہدو بڑھے چلو، ہمارے دل بھی ساتھ ہیں

عدوئے دینِ حق کی تم، کلائیاں مروڑ دو،   بڑھے ہوئے جو ہاتھ ہیں، کچل دو ان کو توڑ دو
غرور سے بھرے ہوئے جو سر ہیں ان کو پھوڑ دو   ہلا دو تختِ کارمل، ذلیل کو جھنجھوڑ دو۔

مجاہدو بڑھے چلو، ہمارے دل بھی ساتھ ہیں

مہم کٹھن ضرور ہے مگر رکیں نہ اب قدم   لئے ہوئے ہو ہاتھ میں خدا کے دین کا علم
تمہارے عزم و حوصلہ پہ ہے جہاد کا بھرم   نظر جمائے بیٹھے ہیں تمہارے عزم پر صنم

مجاہدو بڑھے چلو ہمارے دل بھی ساتھ ہیں

کھنڈر ہوئی ہیں بستیاں برس رہے ہیں ان پہ بم   تمہارے حالِ زار پہ ہماری آنکھ بھی ہے نم
ہے علم میں ہمارے بھی مصیبتوں کا کیف و کم   برادرِ عزیز ہو تمہارا غم، ہمارا غم:

مجاہدو بڑھے چلو ہمارے دل بھی ساتھ ہیں

خدا کرے تمہارا ملک قبرِ روسیاں بنے   کھنڈر ہوئی ہے جو زمیں وہ رشکِ آسماں بنے
خدا کرے تمہارا ملک حق کا پاسباں بنے   چمک اٹھے، دمک اٹھے وہ مہر ضوفشاں بنے

مجاہدو بڑھے چلو، ہمارے دل بھی ساتھ ہیں

کفن بدوش، جنگ میں لٹا رہے ہو اپنے گھر   ہمارے دل دکھے ہوئے، ہماری آنکھ بھی ہے تر
خدا کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے میرا سر   رحیم تو، کریم تو، مجاہدوں پہ رحم کر

مجاہدو بڑھے چلو، ہمارے دل بھی ساتھ ہیں

سید احمد عروج قادری (مدیر ماہنامہ "زندگی" رامپور بھارت)

وہ اس اعلان پر مبنی تھا۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جب بدر کے میدان میں معرکۂ حق و باطل کا آغاز ہوا تو حضورؐ کو یقین تھا کہ آپؐ کے ایک ایک فرد "فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ" (غالب آ جائیں گے یا قتل ہو جائیں گے) کا مصمم ارادہ کر چکا ہے جس الٰہ العالمین کے حکم: کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ (تم پر جنگ کو فرض کر دیا گیا ہے) کے تحت رحمت للعالمینؐ نے میدانِ جنگ کا رخ کیا تھا۔ اسے مخاطب کر کے حضورؐ نے جو الفاظ کہے تھے، وہ سپہ سالارانِ افواجِ اسلام کے لئے ہدایت و رہنمائی کا مقام رکھتے ہیں:

"اے اللہ اگر آج یہ چھوٹی سی جماعت ختم ہو گئی تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔"

ملاحظہ ہو کہ ختم الرسلؐ نے فتح کی دعا نہیں کی تھی آپؐ کو نہ تو مملکت کی ضرورت و خواہش تھی اور نہ دولت و حشم کی۔ آپؐ کے پیشِ نظر تو اللہ کی "عبادت" اور "عبدیت" تھی، عبد اپنے مالک کا حکم مانا کرتا ہے۔ اللہ کی عبادت کے معنیٰ اللہ کے احکام ماننے اور اللہ کے احکام کے مطابق معاشرہ قائم کرنے کے ہیں، عبادت کے لئے پوجنے کے معنے درست نہیں۔ یہاں "اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ" کا مفہوم اس آیۂ کریمہ سے واضح ہوتا ہے:

وَ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ (المائدہ:۴۴)

"اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق حکومت نہیں کرتے وہی تو ہیں جو کافر ہیں۔"

اس دعا کا مفہوم صرف یہ تھا کہ "اے اللہ! اگر آج یہ چھوٹی سی جماعت تا دمِ آخر اصول پر لڑتے ہوئے ختم ہو گئی۔ تو پھر تیرے نازل کردہ احکام کو مانتے ہوئے حکومت کرنے والا معاشرہ کہیں نہ رہ جائے گا۔"

اللہ کی پوجا کرنے والے تو ہر دور میں کہیں نہ کہیں مل ہی جاتے ہیں، البتہ اللہ کے احکام کے مطابق حکومت کرنے والے بلند بانگ دعووں کے باوجود بھی شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ اسی لئے حضور اقدسؐ نے یہ الفاظ فرمائے تھے۔ ان الفاظ میں یہ بات تسلیم شدہ تھی کہ یہ چھوٹی سی جماعت شکست ہرگز قبول نہ کرے گی۔ اس لئے کہ جو لوگ کسی اصول نظریئے یا دین کی خاطر نبرد آزما ہوتے ہیں، ان کے شکست تسلیم کر لینے کے یہ معنیٰ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے اصول، اپنے نظریئے اور اپنے دین سے دستبردار ہونے پر رضامند ہیں، اور فاتح کے دین اور قانون کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے تیار ہیں۔ حضورؐ کے ان الفاظ سے تا قیامت مسلمان لشکروں پر شکست تسلیم کر لینے کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

تربیتِ سپاہ

قومی کردار کی پختگی کے بعد دوسرا مرحلہ تربیتِ سپاہ کا تھا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ کا حکم ہر مسلمان کے لئے دیا گیا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا حق ہے کہ وہ زیورِ شمشیر و سنان سے اپنے آپ کو آراستہ کرے اور آزاد و مختار ملت کا آزاد فرد بن کر ملک و ملت کی آزادی کے تحفظ و بقا کی ذمہ داریوں میں شریک کار رہے۔ جس طرح پختگیٔ کردار میں فرد اور ملت کا غیر مرئی رشتہ دور رس نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ اسی طرح جری و بہادر افراد کو فوج و سپاہ کے سلسلہ میں منسلک کرنا نہایت اہم مقام رکھتا ہے۔ افراد کو ایک ہی علم کے نیچے لا کر ان کے اجتماع سے فوج تیار کرنا ہر کہہ مہ کے بس کی بات نہیں۔ اور نہ ہی یہ فریضہ چند دنوں میں پورا کیا جا سکتا ہے اس کے لئے سالہا سال کی محنتِ شاقہ اور مسلسل نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح حضور اقدسؐ فخر انبیاءؑ رسولِ امّی صلی اللہ علیہ وسلم نے گنتی کے افراد مگر پختہ ترین کردار کی مالک امّت کا ناقابلِ تسخیر لشکر تیار کیا وہ تا قیامت مسلمان سپہ سالاروں کے لئے ہدایت کا مقام رکھتا ہے، حضورؐ ایک نئی مملکت میں سربراہ مملکت بن چکے تھے مگر حضورؐ کی سپاہ کے کچھ افراد ابھی اس نئی مملکت کی جغرافیائی اور موسمی حقیقتوں سے واقف نہ تھے۔ یہی نہیں بلکہ یہ اپنے گھر بار اور دنیوی لحاظ سے متاعِ حیات مکہ میں چھوڑ کر آئے تھے۔ مزید برآں مہاجر اور انصار سپاہیوں اور سالارانِ جیش میں اُنس و محبت اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی قابلیت کا مادہ پیدا کرنا تھا۔ سب سے اہم تبدیلی جس کا وجود میں آنا ضروری تھا وہ یہ تھی۔ کہ عرب یوں تو شمشیر آزما تھے مگر ان کی لڑائی کے ڈھنگ میں ربط، تسلسل اور ثبات نہ تھا وہ گھوڑوں اور اونٹوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے آبادیوں پر حملہ آور ہوتے اور چھاپے کے انداز میں چند منٹ ہر شے کو تہ تیغ اور برباد کر چکنے اور لوٹ مار کرنے کے بعد جس رفتار سے آتے تھے اسی سے لوٹ جاتے تھے

جس ملت کو "شہداء علی الناس" کے فرائض انجام دینے تھے، جس فوج کو قیصر و کسریٰ کے تاج و کلاہ کو خاک میں روندنا تھا اور جن افراد کو عدل و انصاف کے نئے افق سے دنیا کو آشنا کرنا تھا، ان کے ارادوں میں غیر معمولی استحکام، ان کے پاؤں میں لاثانی ثبات اور ان کی صفوں میں ان دیکھا ربط و ضبط اور انضباط ہونا ضروری تھا۔ حضورؐ اقدس نے مدینہ پہنچنے کے جلد بعد ان اہم تربیتی اور انتظامی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دی۔

سرداران قریش نے مدینے کے یہودی سرداروں کو جو پیغامات بھیجنا شروع کئے تھے ان کی روشنی میں حضور اللہ کے حکم: "خذوا حذرکم" (یعنی حفاظت (دفاع) مکمل کر لو) پر عمل اسی صورت کر سکتے تھے کہ اپنی سپاہ کو وجود میں لاتے اور اسے جنگی تربیت سے مزین فرماتے۔ آپؐ نے فوج کی تنظیم اور تربیت کو جلد سے جلد مکمل کرنے کی غرض سے اور بالخصوص سپاہ اور اس کے کمان داروں کو جغرافیائی اور موسمی حالات سے آگاہ کرنے، موسم کی نامساعدت کے باوجود لمبے سفر کرنے، مہاجر و انصار کو یک رنگ کرنے، کمان داروں کو کمان کا تجربہ دلانے، مملکتِ مدینہ کی طاقت کا مظاہرہ کرنے اور قبائل کے اذہان کو قریش مکہ کی طاقت سے مرعوب ہونے سے بچانے کے لئے گشتی دستوں کی ترسیل کا سلسلہ شروع کیا ان گشتی دستوں کو عربی میں سرایا کا نام دیا گیا ہے ان میں آج کل کی اصطلاح کے مطابق دونوں اقسام کے دستے شامل ہوا کرتے تھے یعنی ناظر دستے RECCE PATROLS اور لڑاکا دستے FIGHTING PATROLS حضورؐ نے جن خطوط پر ان دستوں کو منظم کیا تھا ان سے چھوٹی مہموں کا کام بھی لیا جا سکتا تھا۔ اگر اس طرح کی چھوٹی مہموں میں حضور اقدس بہ نفسِ نفیس لشکر میں موجود ہوتے تو اسے غزوہ کہا گیا ہے

اگر ان سرایا اور غزوات کو تفصیل سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ فوج کے لئے جو مختلف النوع تربیتی مسائل ہوتے ہیں وہ ان کے ذریعے حل کئے گئے اور ساتھ ہی ساتھ امور مملکت خصوصاً خارجہ پالیسی کو محکم و مضبوط بنایا گیا مثال کے طور پر صفر ۲ھ میں غزوہ ابواء کے دوران عمرو بن مخشی کے ساتھ غیر جانبدار رہنے کا معاہدہ کیا گیا۔ اسی طرح جمادی الآخر ۲ھ میں غزوۂ ذوالعشیرہ کے دوران بنی مدلج اور بنی ضمرہ کے ساتھ دوستانہ معاہدہ طے پایا۔

غزوات اور سرایا کے ذکر کے ساتھ قریشِ مکہ کے ارادوں اور کوششوں کے ذکر کا اعادہ ضروری معلوم ہوتا ہے قریشِ مکہ کو حضور اقدسؐ کا مدینہ پہنچنا اور وہاں ایک نئے نظامِ حیات کو قائم کرنا نہایت ناگوار گزرا تھا۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے انہوں نے مدینہ کے یہودیوں کو خطوط لکھنا شروع کئے کہ اگر انہوں نے حضورؐ کو قتل نہ کیا یا مسلمانوں کو مدینہ بدر نہ کیا تو وہ مسلمانوں کے ساتھ ان کا بھی خاتمہ کر دیں گے۔ یہ محض زبانی یا تحریری دھمکی نہ تھی بلکہ انہوں نے ہجرت کے پہلے سال میں ہی دو لشکر روانہ کئے۔ پہلا لشکر ۳۰۰ افراد پر مشتمل ابوجہل کی قیادت میں ماہِ رمضان میں مدینہ کے خلاف روانہ کیا گیا۔ حضور اقدسؐ نے امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں تیس افراد کا گشتی دستہ روانہ کیا، مسلمانوں کو باخبر پا کر ابوجہل بغیر لڑے واپس چلا گیا۔ دوسرا قریشی لشکر شوال ۱ھ میں ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ کے خلاف آیا، مگر اس بار بھی مسلمانوں کو چوکنا پا کر واپس چلا گیا۔ مسلمانوں کی جانب سے حضورؐ نے یہ سریہ عبیدہ بن الحارثؓ کی قیادت میں روانہ کیا تھا اور اس میں ساٹھ مجاہد شامل تھے عبیدہ بن الحارثؓ بھی ان شجاعانِ اسلام میں شامل ہیں جنہوں نے حضورؐ پر نور کی تربیت سے اس قدر فیض حاصل کیا کہ بڑے بڑے لشکروں کو شکست دی، عبیدہ بن الحارثؓ ہی بعد میں فاتح فارس بنے

اسی طرح کے لڑاکا گشتی دستے حضورؐ اکثر روانہ کرتے رہے تاکہ دشمن کہیں مدینے کی نئی مملکت کو بے خبر پا کر اچانک حملہ نہ کر دے۔ غزوۂ ذی امر ۲ھ جسے غزوۂ غطفان بھی کہا جاتا ہے، اور سریۂ قطن ۴ھ اسی طرح کی مہمات میں شامل کئے جا سکتے ہیں، ایسے مواقع بھی ہوتے کہ حضورؐ قریش کے اچانک حملے کی خبر سننے کے بعد میدان میں آتے۔ مگر دشمن بھاگ گیا اور مقابلہ نہ ہو سکا۔ ۲ھ میں غزوہ السویق کا شمار اسی طرح کی مہمات میں ہوتا ہے۔ اس موقع پر ابوسفیان کو یہ کامیابی ہوئی کہ وہ مدینہ کے قریب آ کر دو مسلمانوں کو شہید کر دیا، اور مسلمانوں کے باغات میں چند درخت کاٹ کر چلا گیا حضورؐ تعاقب کے لئے نکلے مگر اطلاع دیر میں ملنے کی وجہ سے دشمن ہاتھ نہ آ سکا۔

اصولِ جنگ

مدینے کی نئی مملکت کا دفاع معمولی کام نہ تھا۔ ایک طرف پورا عرب اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ صف آرا تھا دوسری طرف حضورؐ کے شیدائی چند مجاہد۔ اگر غزوات اور سرایا کا سوچا سمجھا منصوبہ عمل میں نہ لایا جاتا تو دفاعِ مملکت ناممکن بن جاتا یہ حضورؐ کی فراست، دور اندیشی، معاملہ فہمی صبر و استقلال، خلقِ عظیم اور اللہ پر مکمل بھروسہ تھا، جس کی وجہ سے ایک چھوٹی سی نئی مملکت بالآخر پورے عرب کو اپنے سائے تلے پناہ دینے میں کامیاب ہوئی۔

حضور اقدسؐ نے اپنی لڑائیوں کے دوران اپنے ماتحت کمانداروں کو چند بنیادی اصول سکھائے۔ جنہیں اصولِ جنگ کہنا چاہئے۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جس فوج کے لشکر سالار حضورؐ کے بتائے اصولوں پر اپنی افواج کی تربیت کریں اور

(بقیہ صفحہ آخر پر)

(قسط نمبر ۲)

واقعات

تحریر: سلطان صدیقی۔ پشاور

یہ جون ۱۹۸۱ء کا واقعہ ہے۔ مجاہدین نے صوبہ ننگرہار کے دارالحکومت جلال آباد کے پشتونستان چوک میں حزب اسلامی افغانستان کے لیڈر انجینئر گلبدین حکمتیار کی تصویر کا ایک پوسٹر دیوار پر چسپاں کیا تھا۔ رات کے وقت چسپاں کئے گئے اس پوسٹر پر صبح کے وقت نظر پڑتے ہی انتظامیہ اور حکمران پارٹی کے کارکن آگ بگولہ ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں کئی مشتعل کارکن جمع ہو گئے اور دیوار سے تصویر نوچ کر پھینک دی۔ دن گزر گیا۔ رات آئی اور مجاہدین نے ایک بار پھر اس چوک میں ایک اور تصویر لگا دی۔ جو پہلے والے کے مقابلے میں ذرا بڑی تھی۔ صبح ایک بار پھر کارمل انتظامیہ کے اہل کار اور سرکاری پارٹی کے مشتعل کارکن جمع ہو گئے۔ مگر آج تصویر پھاڑنے سے پہلے انہوں نے تصویر پر نشانہ بازی کا مقابلہ منعقد کیا۔ اور اعلان کیا کہ مقابلہ جیتنے والا اپنے "دستِ مبارک" سے تصویر پھاڑے گا اور اسے انعام دیا جائے گا۔

جمع ہونے والے تقریباً بیس پرچمیوں اور خلقیوں میں نشانہ بازی کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ سب نے تصویر پر دو دو فائر کئے۔ جن میں جیتنے والا ایک پرچمی تصویر پھاڑنے کے لیے منتخب ہوا۔ وہ یہ "نیک کام" اپنے "دستِ مبارک" سے انجام دینے کے لیے آگے بڑھا۔ وہ ابھی تصویر کے قریب بھی نہیں پہنچا تھا کہ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور تصویر پھاڑنے والا اور مقابلۂ نشانہ بازی میں شامل کئی خلقیوں اور پرچمیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ اس رات جن مجاہدین نے دیوار پر تصویر چسپاں کی تھی۔ ان میں ایک مجاہد بارودی سرنگیں تیار کرنے کا ماہر تھا۔ اس نے تصویر کے نیچے زمین میں بھاری مقدار میں بارود دبا دیا تھا۔ اور جیسے ہی تصویر پھاڑنے کے لیے مقابلے کا فاتح آگے بڑھا۔ پاؤں کا دباؤ پڑتے ہی بارود دھماکے سے اڑا اور ایک زبردست دھماکے کے ساتھ آن کی آن میں کئی لاشیں زمین پر تڑپنے لگیں۔ سرکاری پارٹی کے ورکر لاشیں اور زخمی اٹھاتے رہے اور دیوار پر چسپاں افغان لیڈر حکمت یار کی تصویر انہیں دیکھتی رہی۔ یہ تصویر اس واقعے کے بعد بھی کئی روز تک چوک میں لگی رہی۔ اور پھر کوئی کمیونسٹ خلقی، پرچمی اس کے قریب نہ پھٹک سکا۔

مجاهد کی آواز

ان چھ برسوں میں روسیوں نے جو کفر و الحاد کا زہر پورے افغانستان میں گھول کر افغان مسلمان عوام کو گمراہی کی جانب سوق دینے کی ناکام کوشش کر رکھی ہے وہ ان کے خاطر خواہ نتائج سے محروم اور دل سرد ہوتے چلے آرہے ہیں ہر محاذ پر انہیں بھاری جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے اور وہ ایک بھوکے بھیڑیئے کی طرح اپنے انتقام جویانہ عمل کو افغانستان کے کونے کونے میں بڑے پیمانے پر شروع کر کے وہاں لوٹ مار، غارت گری اور بے رحمانہ طریقوں سے مردوں، عورتوں معصوم بچوں کو قتل عام کر رہے ہیں قتل و غارت گری کے دوران جس سنگ دلی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے وہ ظلم کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرتی چلی آرہی ہے اور دنیا کے سوئے ہوئے پڑوسیوں کو جگا دیا ہے۔ افغانستان میں روسیوں کی بیرحمانہ کارروائیوں کو سن کر ایک با احساس انسان کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں افغانستان کے کونے کونے کے ہنستے بستے خاندان ماتم کدہ میں بدل چکے ہیں سرسبز اور لہلہاتی کھیت نذر آتش اور ہولناکیوں سے اجڑ اور ویران ہو چکے ہیں۔ روسی کسی نہ کسی بہانے افغان عوام کو اپنے قابو میں لانے کے لئے ان پر اپنے طرح کئے ہوئے حربے استعمال کر رہی ہے آئے دن ان کے گاؤں اور ان کے گھروں پر راکٹ اور زہریلے بم برسائے جا رہے ہیں ہر طرف خون ہی خون بہہ رہا ہے۔ اکثر افغان عوام ان ہیبت ناک بموں کی آواز سے بہرے ہو چکے ہیں اور بعضوں کی تو زبان گوئی بند اور بینائی ختم ہو چکی ہے اور ان کا دماغی توازن بھی بگڑ چکا ہے

ہم دنیا والوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ افغان مسلمان عوام کسی کے اکسانے پر ایک سوپر طاقت سے نہیں لڑ رہی ہے بلکہ وہ اپنے حقہ حقوق کی خاطر۔ بقاء اسلام اور اپنے وطن کی حفاظت کی خاطر ان سے برسر پیکار ہیں افغان عوام عظیم ہیں۔ وہ اپنے دشمن کے سامنے سر جھکانا گوارا نہیں کرتے۔ دشمن جب کے جدید ترین اسلحہ سے لیس ہے اور افغان مجاہد کو ایسے ہتھیار میسر نہیں۔ لیکن مجاہدین اسلام اور راہ حق کے پاس جو اسلحہ ہے وہ ایمانی ہتھیار ہے مسلمان مجاہد کسی بھی صورت میں ذلت اور غلامی کی زندگی قبول نہیں کر سکتے اور نہ انہیں اللہ تعالیٰ کے محرمات کی بے حرمتی کو دیکھ سکتے ہوں نے اپنی زندگی کا بنیادی مقصد ہی یہ بنا لیا ہے کہ وہ راکٹوں گولیوں اور ایٹم بموں کے سایہ میں اپنی زندگی گذاریں وہ کسی بھی صورت میں میدان نہیں چھوڑ سکتے اور نہ ہتھیار زمین پر رکھ سکتے ہیں جب تک کہ دشمن کو اپنے وطن عزیز سے باہر نہ کر دیں، افغانستان کے شہید پرور اور مجاہد ملت کو اپنی ایمانی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس ہے افغان عوام۔ صدیوں صدیوں اپنے حقہ حقوق کی بحالی کے لئے روس جیسی سوپر طاقت سے لڑنے کا حوصلہ رکھتی ہے چنانچہ ہماری تاریخ اس امر کا ایک واضح ثبوت ہے۔ افغانستان ایک چوب اور نرم نوالہ نہیں جس کو کوئی بغیر کوئی تکلیف اٹھائے نگل جائے بلکہ یہ ایک ایسا زہریلا کانٹا ہے جو اسے نگلنے کی کوشش کرے گا وہ اسے منہ سے لے کر پیٹ تک پھاڑ دے گا اور پھر اس کا زہر اس کے جسم میں پھیل کر اسے موت کی نیند سلا دے گا۔ اس امر کا زندہ مثال پچاس ہزار سے زائد روسی بھیڑیوں کی ہلاکت اور ان کے تین عالی مرتبہ سربراہ ہیں جو ارمان بھرے دل جہنم وصل ہو چکے ہیں۔

اے سلامی مکتب فکر کے نوجوانو، اپنی خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور دیکھو کہ دنیا میں خاص کر افغان مسلمان عوام اور سارے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے؟ کیا یہ سلوک ایک مہذب انسان کے ساتھ روا رکھنا جائز ہے۔ افغانستان میں روسی جارحیت عالم اسلام کے لئے ایک زبردست چیلنج ہے اس کا ہر اسلام دوست اور محب وطن کو شدت سے احساس ہونا چاہیئے اور دوسروں کو بھی اس احساس دلانا چاہیئے کہ اپنی ایمانی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے ہمت باندھ کر میدان جہاد میں اتر آئیں اور اپنی جان کا نذرانہ دیں اپنا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریخ میں ثبت کر جائیں اگر اس حساس موقع پر اس خطرے سے چشم پوشی کی گئی اور جہاد افغانستان میں

بقیہ صفحہ (۱ آخر پر)

روسی فوج سے فرار

ایک روسی قیدی کے تاثرات

س: کچھ اپنے بارے میں بتائیے؟

ج: میرا نام سارجنٹ سادینکوف الیگزنڈر پٹیرو ویچ ہے اور میرا تعلق یوکرائین کے زیروژیا کے علاقے سے ہے۔ میری عمر بیس سال ہے اور میں نے ہائی اسکول کا امتحان زیروژیا کے لیناده دائی ہائی اسکول سے پاس کیا تھا۔ میں نے کنکریٹ کے کام اور ریل کی پٹڑی بچھانے میں تربیت حاصل کی۔ جون ۱۹۸۰ء میں میں فوج میں بھرتی ہوا۔ یہ لازمی فوجی خدمات کے تحت تھا۔ تاہم چونکہ میں کمیونسٹ نوجوانوں کی تنظیم کومسومول کا ممبر رہا تھا اس لئے میرے ساتھ بہتر سلوک کرتے ہوئے چار ماہ میں مجھے سارجنٹ بنا دیا گیا۔ میں یوکرائن میں دمیاطی آرمی ڈویژن میں تھا۔ میرے والدین زیروژیا میں ہیں میرے والد ریلوے میں ملازمت کرتے ہیں اور میری والدہ ایک ہسپتال میں نرس ہیں۔ ہمارا گھر اسٹریٹ لیناده دائی نمبر ۵۰ میں ہے مکان نمبر ۱۲۲

س: مجاہدین نے تمہیں کیسے گرفتار کیا؟

ج: ۲۵ر جنوری کی رات کو مجاہدین نے کابل کے قریب بگرام کے ہوائی اڈے پر حملہ کیا تھا جہاں ہماری بٹالین متعین تھی۔ اگلی صبح ہم چاریکار سے ہوائی اڈے کی طرف آنے والی سڑک پر حفاظتی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ ہم نے اپنی گاڑیاں اڈے سے ایک کلومیٹر دور کھڑی کر رکھی تھیں۔ میں تازہ ہوا میں سانس لینے اور تھوڑی سی چہل قدمی کے لئے اپنی بکتر بند گاڑی سے باہر نکل آیا۔ تیس چالیس گز دور ایک درخت کے پاس رک گیا۔ میں نے تازہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لئے اور اپنے والدین کے بارے میں سوچنے لگا۔ جو مجھ سے بہت دور تھے اچانک ایک ضرب میری گردن پر لگی۔ ایک ہتھیلی نے میرا منہ بند کر دیا۔ پھر دھیرے سے اللہ اکبر کی آواز سنائی دی اور میرے کانوں میں سرگوشی ہوئی "میں حزب اسلامی کا انجنیئر طارق ہوں اگر تم نے شور مچانے کی کوشش کی تو میں تمہیں فوراً قتل کر ڈالوں گا۔"

وہ مجھے چار سو گز دور لے گیا وہاں اس کے چار دوست گڑھوں میں چھپے ہوئے تھے۔ وہاں سے وہ مجھے مجاہدین کے قریبی محاذ پر لے گئے۔ کئی روز تک انہوں نے مجھے چاریکار کی پہاڑیوں میں انجنیئر طارق کے محاذ پر رکھا اور اب چند ہفتوں سے یہاں ہوں صوبہ کابل میں سروبی کے محاذ پر۔

س: تم نے مزاحمت نہیں کی؟ کیا تم مسلح نہ تھے؟

ج: میرے پاس کلاشن کوف رائفل تھی اور ایک پستول بھی کہ کوئی سوویت سپاہی اسلحہ کے بغیر نہیں نکلتا لیکن اس نے مجھے اچانک آ لیا۔ اس کی اچانک آپڑنے والی ضرب نے میرا حوصلہ چھین لیا۔ اور جب میں نے اللہ اکبر کی آواز سنی تو مجھے اپنے کمانڈر لیفٹننٹ دیوچک کے الفاظ یاد آئے جس طرف سے اللہ اکبر کی آواز سنائی دے فوراً اس طرف فائرنگ شروع کر دو۔ ورنہ اللہ اکبر تمہیں ہلاک کر دے گا۔ مگر مجھے تو ردِعمل

صحیح تعداد کا اندازہ نہیں لیکن روس سے ہر وقت تازہ دم فوجی آتے رہتے ہیں۔ جب کبھی بگرام میں ہمارے لوگ مارے جاتے ہفتے بھر میں نئے لوگ ان کی جگہ لے لیتے ہیں۔

کا موقعہ ہی نہ ملا۔ یکایک اس نے مجھے گرفتار کر لیا۔

س: تم افغانستان میں کب آئے تمہاری بٹالین کا نام کیا ہے؟

ج: ہماری بٹالین کو دسمبر ۱۹۸۰ء میں افغانستان بھیجا گیا۔ ہماری بٹالین کا نام نگارانی (محافظ) اور اس کا کوڈ نمبر ۱۵۶۱ ہے۔

س: تمہاری بٹالین میں کتنے سپاہی تھے۔ کتنی گاڑیاں ان کے پاس تھیں۔ تمہارے کمانڈر کا کیا نام ہے؟

ج: ہمارے پاس ۴۲ بکتربند گاڑیاں اور ٹینک تھے۔ سپاہیوں اور افسروں کی تعداد تین سو ساٹھ تھی۔ بٹالین کمانڈر کا نام دریوف سرگی پادیوروویچ تھا۔ وہ لیفٹننٹ کرنل کے عہدے کا افسر تھا۔ نائب کمانڈر کا نام لیفٹننٹ دیو چیک تھا۔

س: کیا تمہیں پہلے سے بتا دیا گیا تھا کہ تمہیں افغانستان بھیجا جا رہا ہے اور اس طویل سفر میں تمہیں کچھ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا؟

ج: سفر شروع کرنے سے پہلے کمانڈر نے صرف یہ اعلان کیا تھا ہم جنوب کی طرف جا رہے ہیں شاید ہمارے کمانڈر اور نائب کمانڈر کے سوا کسی کو معلوم نہ تھا کہ ہماری منزل کیا ہے لیکن جب ہم نے دریائے آمو کو عبور کیا تو ہم سمجھ گئے کہ ہم افغانستان میں ہیں۔

روس کی حدود میں ہمارا سفر ایسا ہی تھا جیسا دنیا کے کسی بھی دوسرے حصے میں ہو سکتا ہے البتہ افغانستان میں وہ ضرور مختلف تھا۔ جب ہم دریا عبور کر کے تاشقرغان سے کابل کی طرف چلے تو چار اور مغربی قافلے ہم سے آملے۔ اب اس کانوائے میں ٹینکوں اور آرمرڈ کاروں سمیت کل دو سو فوجی گاڑیاں تھیں۔ راستے میں متعدد بار کانوائے کو گھات لگا کر حملہ کرنے والوں کی وجہ سے رکنا پڑا۔ ہم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے جب فائرنگ رکتی تو ہم آگے بڑھتے اور ہر بار دو تین ٹینک اور تین چار گاڑیاں جو ناکارہ ہو چکی ہوتیں پیچھے چھوڑ دی جاتیں۔ ہمیں بعد میں بتایا گیا کہ یہ بسماچی (دہشت پسند) ہیں جو روسیوں پر حملے کرتے ہیں۔

دریا پار کرنے کے نو دن کے بعد ہم بگرام ائرپورٹ پہنچے باقی چار قافلوں نے کابل کی طرف اپنا سفر جاری رکھا۔ یقیناً یہ ایک دشوار سفر تھا۔ سپاہیوں پر خوف طاری تھا اور وہ جان چکے تھے کہ یہ مجاہدین کس طرح کے لوگ ہیں۔

س: کیا تمہیں بگرام ائرپورٹ پر کبھی مجاہدین سے واسطہ پڑا کیا وہ کثرت سے حملہ آور ہوتے ہیں۔

ج: وہ مہینے میں ایک دو بار ضرور حملہ کرتے ہیں دو حملے خاص

حیلو ہیکل ٹینک مجاہدین کی ایمانی طاقت کے سامنے نہ ٹھہر سکے

طور پر قابلِ ذکر ہیں ۸ رجون ۱۹۸۱ء کو مجاہدین نے صبح سویرے اسلحہ سے بھرے تین گوداموں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا. جہاں بگرام اور کابل میں متعین دستوں کے لئے اسلحہ رکھا جاتا ہے. بعد میں پتہ چلا کہ مجاہدین نے یہ کام بعض افغان فوجیوں کی مدد سے انجام دیا تھا. اس تباہی سے ایسے شدید دھماکے ہوئے کہ ہم سمجھے آتش فشاں پھٹ پڑا ہے اور زمین زلزلوں سے لرز رہی ہے اس کے بعد سے کسی افغان سپاہی کو ہوائی اڈے کے قریب پھٹکنے نہیں دیا گیا.

دوسرا حملہ ۷ اور ۸ رجنوری ۱۹۸۲ء کی درمیانی رات کو ہوا اس مقام پر جہاں مگ ۲۳ اور گن شپ ہیلی کاپٹر کھڑے تھے. اچانک آگ بھڑک اٹھی اور پھر چاروں طرف سے فائرنگ شروع ہو گئی. شروع میں تو یوں لگا جیسے تیل سے آگ لگائی گئی ہے لیکن پھر ہر طیارے اور ہیلی کاپٹر کے نیچے دھماکے ہونے لگے. کہ وہاں بارود رکھ دیا گیا تھا.

افغان فضائیہ کے کئی افسروں کو فوراً گرفتار کر لیا گیا. اور ہماری بٹالین کے لوگوں سے پوچھ گچھ کی گئی. بعد میں فضائیہ کے افسروں کو بے گناہ پا کر رہا کر دیا گیا ایک ہفتے بعد ہمارے کمانڈر دریوف سرگی پاپورویچ نے مجھے بتایا کہ مجاہدین نے ۲۵ گن شپ ہیلی کاپٹر اور ۱۳ مگ ۲۳ تباہ کر دیئے. یہ دو بڑے حملے تھے. لیکن جو لوگ سماعت رکھتے ہیں وہ علاقے میں ہر روز گولیوں اور دھماکوں کی آواز بھی سن سکتے ہیں.

س: کیا تمہیں اندازہ ہے کہ اب تک افغانستان میں کتنے روسی فوجی مارے جا چکے ہیں.

ج: میں نہیں جانتا لیکن جب تک میں بگرام کے ہوائی اڈے پر رہا میں ہر روز ایک طیارے میں لاشوں اور زخمیوں کو روس جاتے دیکھتا.

مجھے نہیں معلوم کے دوسرے ہوائی اڈوں سے بھی ایسی پروازیں ہر روز جاتی ہیں یا نہیں.

س: تمہارے خیال میں افغانستان میں مقیم روسی فوجیوں کی تعداد کیا ہے؟

ج: صحیح تعداد کا اندازہ نہیں لیکن روس سے ہر وقت تازہ دم فوجی آتے رہتے ہیں. جب کبھی بگرام میں ہمارے لوگ مارے جاتے ہفتے بھر میں نئے لوگ ان کی جگہ لے لیتے.

س: سادینکوف! کیا تم اپنی مرضی سے کمیونسٹ نوجوانوں کی تنظیم کوموسومول میں شامل ہوئے تھے؟

ج: جسے سوویت یونین میں رہنا ہے اور عزت کی زندگی گزارنی ہے اسے ایسا کرنا ہی پڑتا ہے مگر جو سائبیریا جانا چاہے اس کی بات اور ہے.

س: کیا تم نے کبھی ایسے روسی فوجیوں کے بارے میں سنا جنہوں نے افغانستان آنے سے انکار کر دیا ہو.

ج: ہاں. بگرام میں میرے زیر کمان بعض سپاہی ایسے واقعات کے بارے میں باتیں کرتے تھے لیکن یہ نہ بھول جائیے کہ کوئی بھی اپنی مرضی سے جنگ لڑنے نہیں آتا. معاملہ ان کی مرضی پر منحصر ہوتا تو یہ جنگ کبھی شروع ہی نہ ہوتی.

س: کیا تمہیں افغانستان میں مجاہدین کی مدد کرنے والے غیر ملکی نظر آتے جیسا کہ تمہیں بتایا جاتا ہے؟

روسی بربریت کا شکار ہونے والا ایک معصوم بچہ

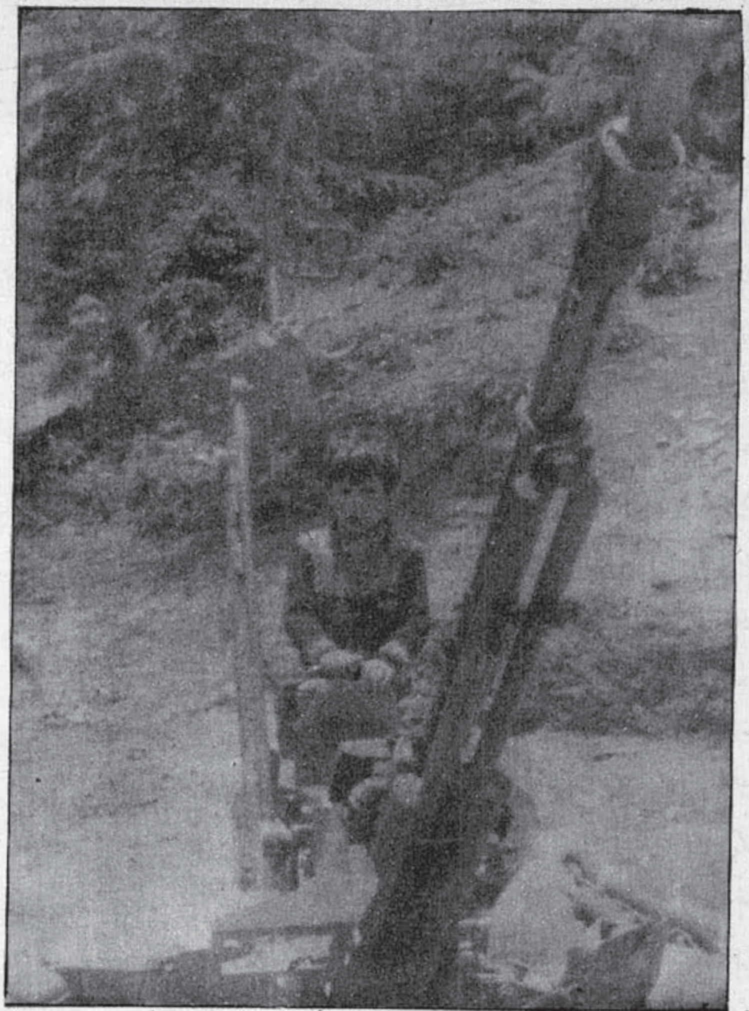

روسیوں سے چھینی ہوئی توپ پر ایک ننھا مجاہد روسیوں کا منہ چڑا رہا ہے

ج: میں گزشتہ کئی ماہ سے مجاہدین کے ساتھ ہوں. وہ مجھے کابل، پروان اور ننگرہار صوبوں میں مختلف محاذوں پر لئے پھرتے ہیں لیکن میں نے کسی امریکی، چینی یا پاکستانی کو نہیں دیکھا۔

س: بگرام کے ہوائی اڈے پر کتنے افغان فوجی تھے۔

ج: چند ایک، وہ دفتروں میں کام کرتے تھے. ۸ رجون ۱۹۸۱ء کے واقعہ کے بعد ہمیں ہدایت کر دی گئی تھی کہ ان پر نظر رکھی جائے ان کے کسی رشتہ دار کو بھی ان سے ملنے کی اجازت نہ تھی

س: مجاہدین کے مورال کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔

ج: جب تک افغانستان کی زمین پر روسی موجود ہیں. وہ ان سے لڑتے رہیں گے۔

س: تم نے اس دوران سب سے بڑا حادثہ کونسا دیکھا.

ج: وہی ۸ رجون ۱۹۸۱ء کا تین سو روسی اور کارمل سپاہی اس روز مارے گئے تھے دھماکوں سے گولے پھٹتے اور لاشیں زمین سے اٹھ کر آسمان کی طرف جاتی نظر آتیں، کیا عجیب دہشتناک منظر تھا.

س: روس میں تمہیں اپنے شب و روز کیسے لگتے ہیں. کیا تم اپنے خاندان کو ایک خوشگوار زندگی گذارتے ہوئے پاتے ہو

ج: ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم زندہ ہیں. ضرورتیں پوری کرنے کے لئے بہت بھاگ دوڑ کرنا پڑتی ہے. البتہ فوجیوں کی حالت کچھ بہتر ہے. انہیں کھانا یونیفارم، سگریٹ، شراب اور دیکھنے کو فلمیں مل جاتی ہیں

س: اگر مجاہدین تمہیں رہا کر دیں تو تم کیا کرو گے؟

ج: میں زیروزیا واپس جانا چاہتا ہوں. میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے والدین سے ملوں اور پھر اپنی موجودہ شخصیت ترک کر کے کہیں اور گم ہو جاؤں. وہ لوگ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے. شاید!

س: سادینکوف! کیا تم وجودِ باری تعالیٰ پر اعتقاد رکھتے ہو؟

ج: ہاں میرا خیال ہے کہ ایک خدا ہے جو آسمانوں پر رہتا ہے. بس اتنا ہی، اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا.

س: تمہارا کیا خیال ہے. مجاہدین تمہارے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

ج: نہ تو مجھے رہا کریں گے. نہ قتل کریں گے۔

س: تم ان کے درمیاں کیا محسوس کرتے ہو؟

ج: کبھی کبھی مجھے خیال آتا ہے کہ میں اپنے والدین اور دوستوں کو کیسے بتاؤں کہ مجاہدین کیسے مقبول لوگ ہیں. وہ میدانِ جنگ کے سوا کسی کو قتل نہیں کرتے، اذیت نہیں دیتے. میں ان کے ساتھ ہوں، ان کے بارے میں جان رہا ہوں سیکھ رہا ہوں اور اب تک ان کا رویہ دوستانہ ہے.

اور وہ بھی دن رات مجاہدین کے محاصرے میں ہیں۔ ظاہر ہے کہ عام لوگ مٹھی بھر کمیونسٹوں سے اپنے آپ کو کیسے وابستہ کر سکتے ہیں اور اس نام نہاد لویہ جرگہ سے اُن کا کیا تعلق ہو سکتا ہے روس کے اس لویہ جرگہ میں تو اول چالیس لاکھ مجاہدین کا کوئی نمائندہ نہیں اور پھر افغانستان کا نوے فیصد علاقہ مجاہدین کے زیر تسلط ہے کہ ان کا بھی جرگہ میں کوئی نمائندہ نہیں۔ وہ لویہ جرگہ جو روسیوں کے ڈھائی لاکھ فوج کی نگرانی میں بنا ہے۔ اس کی کیا حیثیت ہوگی اور وہ بھی سنگین کے زور پہ نامزدگی کی طریق پہ، حالانکہ وہ ملی قائدین جو قوم میں صاحب حیثیت اور وجاہت تھے، یا قتل ہو چکے ہیں یا روس کے مقابلہ میں محاذوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس جرگہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے، یہ صرف روس کی طرف سے پاکستانی انتخابات کو سبوتاژ کرنے کا ایک حربہ تھا، لویہ جرگہ دراصل صدیوں پرانی حکومتوں کا وطیرہ رہا، جہاں نہ پارلیمان تھا اور نہ انتخابات اس لئے کہ وقت کی ظالم حکومتوں کو جب کوئی بڑا قدم اٹھانا ہوتا تھا تو وہ کچھ حمایت حاصل کرنے کے لئے قوم کے بااثر اور سربرآوردہ لوگوں کو اکٹھا کر لیتے تھے وہاں تو کم از کم اتنا تھا کہ وہ لوگ تو کچھ نہ کچھ بااثر اور ذی وجاہت تو تھے لیکن روس جو نہ انتخابات کرا سکتا ہے اور نہ قوم کے نمائندوں کو بلا سکتا ہے مجبور ہے کہ ایسے کمیونسٹوں کو اکٹھا کرے اور ایک ڈرامہ رچائے اس ڈرامے کی کوئی حیثیت نہیں اس بارے میں کوئی تشویش نہیں اور روس کا یہ آخری اقدام اس قابل نہیں کہ وہ مجاہدین کے خلاف کو سبوتاژ کر سکے اور بین الاقوامی اداروں میں اپنی کٹھ پتلی حکومت کو افغانستان کی ملت اور ملک کی نمائندگی کا حق دلوا سکے۔

روسیوں کی ڈھائی لاکھ فوج کی نگرانی میں بنائے ہوئے اس لویہ جرگہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے یہ صرف روس کی طرف سے پاکستانی انتخابات کو سبوتاژ کرنے کا ایک حربہ تھا

سوال: ایسے حالات میں جو روسیوں نے کشت خون کا بازار گرم کر رکھا ہے آپ اپنی مصیبت زدہ اور خون میں لت پت ملت کے لئے بحیثیت مجاہدین کے ترجمان کے کیا پیغام دینا پسند فرمائیں گے۔

جواب: میری وصیت اور پیغام محاذوں میں پڑے ہوئے مجاہدین اور اپنی دلیر مومن ملت کے لیے جس نے خدا کی رضا کے خاطر یہ سب مشکلات برداشت کی ہیں اسلام کے راہ میں دس لاکھ شہدا کا نذرانہ دیا جس کی پورا ملک ویران ہو گیا اور جس کا چپہ چپہ شہیدوں کے خون سے لالہ زار ہے یہ ہے کہ صبر استقامت اور ثبات سے اپنے محاذوں کی پاسداری کریں خدا تعالیٰ برتر پہ بھروسے اور توکل کے ساتھ آئندہ کے بارے میں مطمئن اور پُر امید ہیں اور یقین رکھیں کہ خدائی شکوران کی قربانیاں اور جدوجہد ضائع نہیں ہونے دیتے۔ اس پر پورا یاد رکھیں کہ آخری فتح انشاء اللہ ان کی ہے

ہمارے مجاہد اور دلاور ملت کو چاہیئے کہ جہاد اور مبارزہ کے سوا کسی چیز سے امید نہ رکھے ہماری مسلمان ملت کا یہ حتمی فیصلہ ہونا چاہئے کہ افغانستان کا مسئلہ جہاد کے ذریعہ ہی حل ہوگا، اور ایک نہ ایک دن روس پیارے افغانستان سے نکلنے پہ مجبور ہو جائے گا۔ میری اپنی مسلمان ملت کو یہ وصیت ہے کہ آزادی حاصل کرنا شرف اور استقلال حاصل کرنا غیروں کی غلامی اور اسیری سے چھٹکارا پانا بہت قربانیاں مانگتا ہے، خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ ہماری ملت مشکلات کی وجہ سے بے صبر، مایوس، ناامید اور آئندہ کے بارے مشکوک ہو، خدا قدیر ہے اور قدیر خدا ہمارے مسلمان اور مصیبت زدہ قوم کے حامی اور مددگار ہے۔ انشاء اللہ آخری فتح اور کامیابی ہماری مومن ملت کے لئے ہے مطمئن رہے

والسلام

مجاہدین نے روسیوں کے ایک قافلہ پر حملہ کر کے گاڑیوں کو نذرِ آتش کر دیا

محاذ جنگ کی خبریں

صوبہ کنڑ میں انجینئر گلبدین حکمت یار کی قیادت میں مجاہدین کے حملے

روسی فوج کی حالیہ کارروائی کے بعد مجاہدین کی سرگرمیاں تیز ہوگئیں

افغان مجاہدین نے تحریک مزاحمت کے ممتاز رہنما انجینئر گلبدین حکمت یار کی موجودگی میں صوبہ کنڑ کے علاقوں سرکانی، شینگل اور صوبائی دارالحکومت اسد آباد کے نواح میں چھاپہ مار کارروائیاں کی ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق افغان رہنما ۱۳ جون تک صوبہ کنڑ میں مقیم رہے جس کے دوران انہوں نے مجاہدین کے مراکز کا معائنہ کرنے کے علاوہ روسی فوج کے ممکنہ حملوں کے پیش نظر مجاہدین کی دفاعی حکمت عملی از سر نو ترتیب دی ہے انجینئر حکمت یار کی ہدایت پر مجاہدین نے کمانڈر کشمیر خان کی سرکردگی میں صوبائی دارالحکومت اسد آباد پر زمین سے زمین تک مار کرنے والے میزائلوں سے حملہ کیا۔ ان میزائلوں سے شہر کے اہم مقامات اور تنصیبات کو شدید نقصان پہنچا جن میں اسد آباد کا ایک تجارتی مرکز کارمل ملیشیا کی چھاؤنی اور ہوائی اڈہ شامل ہے افغان رہنما کی ہدایت پر مجاہدین نے کمانڈر قاری فدا محمد کی قیادت میں علاقہ سرکانی اور نرنگ میں متعدد فوجی چوکیوں پر یلغار کی۔ اس کارروائی میں سرکانی کا فوجی کیمپ راکٹوں کے فائر سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا جبکہ وہاں پر متعین روسی کارمل دستے اسد آباد کی طرف پسپا ہو گئے۔

صوبہ پکتیکا میں فوجی چوکی کا صفایا

افغانستان کے صوبے پکتیکا سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے سب ڈویژن کٹواز کے علاقے خونش میں چھاپہ مار کارروائی کر کے ایک فوجی چوکی کا صفایا کر دیا جو حال ہی میں قائم کی گئی تھی۔ بتایا گیا ہے کہ فوجی چوکی قائم ہونے کے بعد مجاہدین نے حملے کا منصوبہ ترتیب دیا۔ ۸ جون کی رات مجاہدین کا ایک گروپ فوجی چوکی پر حملہ آور ہوا جہاں روسی کارمل دستہ مقابلہ کئے بغیر راہ فرار اختیار کر گیا۔ مجاہدین نے بھاگنے والے آٹھ روسی کارمل فوجی ہلاک اور پانچ گرفتار کرنے کے بعد دستی بموں کے ذریعے چوکی کی عمارت اڑا دی

صوبہ قندھار میں سب ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا حملہ

افغانستان کے جنوبی صوبے قندھار میں جہاں ان دنوں قابض روسی فوج نے مجاہدین کے خلاف وسیع پیمانے پر فوجی کارروائی شروع کر رکھی ہے مجاہدین نے ارغنداب قصبے میں سب ڈویژنل کوارٹر پر حملہ کر کے سولہ افراد موت کے گھاٹ اتار دیئے ہلاک ہونے والوں میں کارمل حکام کے علاوہ حکمران جماعت کے مقامی سربراہ شیر جان وطن وال سمیت پانچ عہدے دار شامل تھے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ مجاہدین کے ایک گروپ نے ۳۰ مئی کو سب ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر اس وقت یلغار کی جب وہاں پرچم دھڑے کے عہدے دار اور کارمل حکام مجاہدین کی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لیے طلب کردہ اجلاس میں شریک تھے۔ مجاہدین کے راکٹوں اور ہلکی توپوں کی گولہ باری سے ضلعی دفاتر کی عمارت کا بیشتر حصہ زمین بوس ہو گیا اور اس کے ملبے تلے دب کر سولہ افراد موقع پر ہلاک ہو گئے۔ چھاپہ مار کارروائی کے دوران روسی کارمل فوجیوں کی فائرنگ سے دو مجاہد شہید اور ۷ زخمی ہوئے تاہم امدادی دستوں کے آنے سے پہلے مجاہدین وہاں سے جا چکے تھے۔

(ڈاٹرالنس افغان)

صوبہ بلخ میں ایک روسی فوجی افسر

اور خاد کے تین ایجنٹ گرفتار

روسی سرحد پر واقع شمالی افغانستان کے ایک صوبے بلخ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق چھاپہ مار مجاہدین نے سب ڈویژنل ہیڈکوارٹر چہار بولک کے نزدیک ایک روسی فوجی افسر رشوبین مینخالوف اور کارمل انٹیلی جنس "خاد" کے تین ایجنٹ گرفتار کر لئے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کارروائی میں ایک ٹینک تباہ کرنے کے علاوہ مجاہدین نے سات روسی کارمل فوجی ہلاک کر دیئے جبکہ چار مجاہد شہید ہو گئے۔ گرفتار ہونے والے خاد کے ایجنٹوں کے نام محمد قل، عبد قل اور رحیم شاہ بتائے گئے ہیں (ڈاٹرالنس افغان)

فوجی مقاصد کے لیے کابل کے ہوائی اڈے کا توسیعی منصوبہ

۳۳ ملین ڈالر سے ۷، ۳ تعمیراتی پراجیکٹس مکمل کئے جائیں گے

افغانستان کی کٹھ پتلی انتظامیہ تابعض روسی حکام کی ہدایت پر کابل کے ہوائی اڈے کو فوجی مقاصد کے لیے توسیع دینے کے مرحلہ وار پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ کابل ٹائمز نے اس منصوبے کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اس سلسلے میں ۷، ۳ تعمیراتی پراجیکٹس بیک وقت شروع کئے گئے ہیں جن پر اخراجات کا اندازہ ۱۴۰۰ ملین افغانی (۳۲ ملین ڈالر) لگایا گیا ہے۔ اخبار کا کہنا ہے کہ اگلے سال مارچ تک ۱۶ ملین ڈالر کی مالیت کے ۲۲ پراجیکٹس مکمل ہو جائیں گے۔ جبکہ "حساس نوعیت" کے ۱۵ پراجیکٹس آئندہ تین برسوں میں پایہ تکمیل کو پہنچ سکیں گے۔ کابل ٹائمز کے مطابق کٹھ پتلی انتظامیہ اس منصوبے کے لیے صرف چار ملین ڈالر کی رقم مہیا کر سکے گی، اور ۲۸ ملین ڈالر کے دیگر اخراجات روسی حکومت برداشت کرے گی۔ اخبار نے کارمل انتظامیہ کے حوالے دعویٰ کیا ہے کہ اس دوران تحریک مزاحمت کو کمزور کرنے کے لیے مختلف پر غور خوص کیا گیا

صوبہ قندھار میں روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا۔ "فاد"، کا اعلیٰ اہل کار ھلاک،

جنوبی افغانستان کے صوبے قندھار میں مجاہدین نے سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سپین بلاک میں ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا جس میں سوار ہلاک ہونے والوں میں کارمل انٹیلی جنس "فاد"، کا اعلیٰ اہل کار عبدالظاہر بھی شامل ہے قندھار سے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق قندھار میں مقیم تحریک مزاحمت کے ہمدرد حلقوں نے مجاہدین کو اطلاع دی کہ ۲۲ مئی کو "فاد"، کا اعلیٰ اہل کار عبدالظاہر اور کارمل انتظامیہ کے دیگر عہدیدار ہیلی کاپٹر کے ذریعے سپین بلاک جا رہے ہیں کارمل عہدیداروں کی روانگی کا علم ہونے پر مجاہدین نے مختلف مقامات پر ہیلی کاپٹر تباہ کرنے کی کوشش کی جس کے دوران سپین بلاک کے نواحی علاقے پرانا ماندہ میں روسی ہیلی کاپٹر مجاہدین کی طیارہ شکن توپ کا نشانہ بن گیا اینٹی ایئرکرافٹ گن کے فائر سے ہیلی کاپٹر میں آگ لگ گئی جو فوراً ہی گر کر ملبے کا ڈھیر بن گیا۔ بتایا گیا ہے کہ ہیلی کاپٹر کی تباہی اور "فاد"، کے اہلکار عبدالظاہر سمیت دیگر افراد کی ہلاکت کے سلسلے میں گورنر قندھار اور "فاد"، کے صوبائی ڈائریکٹر میر گل نے ۲۴ گھنٹوں تک سپین بلاک میں قیام کیا۔

غزنی شہر میں بم کے دھماکے سے سات پرچمی ہلاک

افغانستان کے تاریخی شہر غزنی میں حکمران جماعت کے دفتر میں ۲۸ مئی کو زبردست دھماکے سے پندرہ افراد ہلاک ہو گئے جن میں پرچم دھڑے کے سات عہدے دار شامل تھے۔ دھماکے کے نتیجے میں دفتر کی عمارت اور اس کے ساتھ بارہ دکانیں شدید متاثر ہوئی ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ اس واقعے کے بعد خلق دھڑے کے متعدد ارکان گرفتار کر لیے گئے جن پر مخالف پرچم دھڑے کے دفتر میں بم نصب کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ خلق عہدے دار گرفتاری کے بعد نامعلوم مقام پر منتقل کر دئے گئے ہیں۔

مجاہدین ایک پہاڑی پر دشمن کی تاک میں چوکس بیٹھے ہیں

مجاہدین دشمن پر حملہ کرنے کے بعد واپس اپنے ٹھکانوں پر جارہے ہیں

صوبہ زابل میں مجاہدین کے

مرکز پر

روسی چھاتہ برداروں کا حملہ

افغانستان کے جنوب مشرقی صوبے زابل میں مجاہدین نے درہ لیوہ تنگی میں اپنے مرکز پر حملہ ناکام بنا دیا جہاں افغان شہریوں کے بھیس میں روسی چھاتہ بردار اتارے گئے تھے اخیلنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق صوبائی دارالحکومت قلات غلزئی سے چالیس میل دور درہ لیوہ تنگی میں واقع مجاہدین کے اہم مرکز کے نزدیک ۲۴ جون کو پیراشوٹوں سے روسی چھاتہ بردار اتارے گئے جنہوں نے افغان شہریوں کے لباس پہن رکھے تھے۔ مجاہدین نے روسی فوجیوں کا خطرہ محسوس کرتے ہی مشین گنوں سے فائرنگ کا آغاز کیا جس کے ساتھ روسی چھاتہ برداروں کی حفاظت کے لئے آنے والے مگ طیاروں نے بمباری شروع کر دی۔ مجاہدین کی مسلسل فائرنگ سے اٹھارہ روسی فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ طیارہ شکن توپ کے فائر سے ایک مگ طیارہ گرا لیا گیا اینٹی ایئرکرافٹ گن کا شکار روسی طیارہ آگ کے شعلوں میں زمین پر آ گرا جس کا پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ مجاہدین نے آخری وقت تک مزاحمت جاری رکھی تاہم شدید بمباری اور چھاتہ برداروں کی پیش قدمی کے پیش نظر وہ اپنے مورچے چھوڑ کر محفوظ علاقے کی طرف تیزی سے نکل گئے۔ اطلاعات کے مطابق روسی فوج نے مجاہدین کے مرکز میں داخل ہو کر دو طیارہ شکن توپوں پر قبضہ کرنے کے علاوہ "خاد" کے ایک جاسوس ممو خان کو رہا کرا لیا جسے کچھ عرصہ قبل قلات غلزئی کے قریب چھاپہ مار کارروائی کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔

واخان اور ملحقہ علاقوں میں

روسی فوج

کی سرگرمیاں

افغانستان کے صوبہ بدخشاں کی وادی واخان کے مشرقی علاقے میں جسے چھوٹا پامیر کہتے ہیں روس کی تقریباً ایک ڈویژن فوج نے گنبد، بستا ڈ اور لنگر میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔ علاوہ ازیں روسی پامیر کے علاقے مرغاب چھاؤنی میں بھی دو ڈویژن فوج مقیم ہے جو مختصر نوٹس پر حرکت میں آ سکتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۸۰ء سے روسیوں نے واخان پر براہ راست قبضہ کر لیا تھا اور اب کٹھ پتلی انتظامیہ کے اہل کار بھی روسیوں کی اجازت کے بغیر یہاں نہیں رہ سکتے کیونکہ واخان اور پامیر کے سلسلے میں کارمل انتظامیہ روس سے "معاہدہ" کر چکی ہے۔ چھوٹے پامیر کے علاقے میں آبادی کا دو تہائی حصہ باہر منتقل ہو چکا ہے جس میں کرگیس قبیلے کی ایک شاخ رحمان قل کی سرکردگی میں پاکستان ہجرت کر گئی ہے۔ یاد رہے کہ مرغاب میں روسیوں نے ایسے میزائل نصب کر رکھے ہیں جن سے پاکستان اور چین کے علاقوں کو باآسانی نشانہ بنایا جا سکتا ہے مرغاب سے پامیر تک سڑک کی تعمیر کا کام بھی تیزی سے جاری ہے

قندھار میں جبری بھرتی

کی مہم ناکام بنا دی گئی

صوبہ قندھار سے ملنے والی ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے سب ڈویژن پنجوائی کے علاقے پاشمول میں جبری بھرتی کی مہم ناکام بنا دی جس میں ایک ٹینک کی تباہی اور چھ روسی کارمل فوجیوں کے ہلاک ہونے پر جبری بھرتی کے لئے آنے والا فوجی دستہ

راہ فرار اختیار کر گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ افغان شہریوں کی طرف سے اطلاع ملنے پر راکٹ لانچروں سے مسلح مجاہدین نے ۲۵ جون کی رات فوجی دستے پر یلغار کی اور جون ریز جھڑپ کے بعد روسی کارمل دستے کو چھ لاشوں سمیت واپس جانے پر مجبور کر دیا اس کارروائی میں چار مجاہد زخمی ہوئے جنہیں ساتھ لے کر مجاہدین محفوظ علاقے کی طرف نکل گئے۔

کارمل فوج کے ذریعے مجاہدین سے مقابلے کا تجربہ ناکام ہو گیا

فوجی کیمپ پر قبضے کے دوران تین ہیلی کاپٹر تباہ۔ بھاری مقدار میں اسلحے پر مجاہدین کا قبضہ۔

کابل کے شمال میں جنگی اہمیت کی وادی پنجشیر کے بالائی حصے میں واقع پیشی غور کے حبتوبی کیمپ پر حملے کے دوران مجاہدین نے کارمل فوج کے پانچ کرنل (ڈگروال) اور تین لیفٹیننٹ کرنیلوں (ڈگرمن) سمیت مختلف درجوں کے ۱۵۱ افسران اور ۳۵۰ سپاہی گرفتار کیے ہیں۔ مجاہدین کے خصوصی ذرائع نے ایجنسی افغان پریس کو اس حملے کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ ۱۷۵ مجاہدین نے جن کی قیادت عالمی شہرت کے کمانڈر احمد شاہ مسعود کر رہے تھے۔ ۱۵ جون کی شام وادی پنجشیر کے اہم مقام رخہ سے ۳۰ کلومیٹر شمال میں پیشی غور کے فوجی کیمپ پر یلغار کر دی ان مجاہدین میں مارٹر گنوں اور راکٹوں سے لیس ایک سو مجاہد اور ۷۵ کمانڈوز شامل تھے جنہیں فدائین کہا جاتا ہے بتایا گیا ہے کہ حملے سے قبل مجاہدین نے فوجی کیمپ کا مکمل محاصرہ کر رکھا تھا۔ جہاں روسی دستوں کی بجائے کارمل فوجی متعین تھے روسی دستوں کی بجائے کارمل

تھے، ان فوجیوں کی قیادت کارمل فوج کی فرسٹ کور کے کمانڈر بریگیڈیئر جنرل (برید جنرال) احمد الدین کر رہے تھے جو ایک کرنل کے ہمراہ مجاہدین کے حملے میں ہلاک ہو گئے۔

فوجی کیمپ پر قبضے کے بعد ۴۰۰ کلاشنکوف رائفلیں دس ہاوان مارٹر گنیں ۲۲ ملی میٹر کی ایک توپ سمیت چار دیگر توپیں اور مختلف اقسام کے وائرلیس سیٹ مجاہدین کے ہاتھ آئے۔ اس کارروائی میں ایک بکتر بند گاڑی اور تین فوجی گاڑیوں کے پانچ ٹینک تباہ ہوئے جب کہ ایک بکتر بند گاڑی پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ مجاہدین کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ حملے کے قبل فوجی کیمپ میں محصور کارمل فوجیوں کی رسد پہنچانے والے تین ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے گئے جن میں ایک ہیلی کاپٹر کا پائلٹ ہلاک اور تین روسی پائلٹ مجاہدین نے گرفتار کر لیے اطلاعات کے مطابق ۱۵ جون کی فیصلہ کن کارروائی اور اس سے قبل جھڑپوں کے دوران مجموعی طور پر ۱۲ مجاہد شہید اور ۳۸ زخمی ہوئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کٹھ پتلی انتظامیہ نے کارمل فوج کے ذریعے فوجی کیمپ پر کنٹرول برقرار رکھنے اور مجاہدین سے مقابلہ کرنے کا پہلی بار تجربہ کیا تھا جو ناکام ثابت ہوا۔ ریڈیو کابل نے بھی پیشی غور کے فوجی کیمپ پر مجاہدین کے قبضے کی تصدیق کرتے ہوئے بریگیڈیئر جنرل احمد الدین کی ہلاکت کا اعتراف کیا ہے۔

صوبہ ہلمند میں مجاہدین نے روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا

ہرات میں چھاپہ مار کارروائی کے دوران ۱۲ روسی کارمل فوجی ہلاک افغان حریت پسندوں نے جنوبی صوبے ہلمند میں ایک روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے جب کہ ہرات کے صوبے میں چھاپہ مار کارروائی کے دوران بارہ روسی کارمل فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق ۲۹ مئی کو روسی ہیلی کاپٹر صوبہ ہلمند کے

مجاہدین روسیوں پر حملہ کے لیے جا رہے ہیں۔

دارالحکومت لشکرگاہ کے نزدیک گشتی پرواز کر رہا تھا جسے مجاہدین نے طیارہ شکن توپ کے ذریعے مار گرایا۔ اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنتے ہی ہیلی کاپٹر بولان نامی علاقے میں گر کر تباہ اور اس کا روسی پائیلٹ دیگر عملے سمیت موقع پر ہلاک ہوگیا۔
ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ ہرات کے سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کرخ کے قریب گھات لگائے مجاہدین نے ۲۶ مئی فوجی قافلے پر راکٹ برسائے جو ہرات شہر جا رہا تھا۔ راکٹوں کے فائر سے ایک ٹینک اور دو بکتر گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ ۱۲ فوجیوں پر مشتمل عملہ ہلاک ہوگیا

کابل کے نزدیک قبرستان پر روسی طیاروں کی بمباری سے ۳۰ افراد شہید

افغان دارالحکومت کے مشرق کی طرف صوبہ وردک میں۔ ایک قبرستان پر روسی طیاروں کی بمباری سے خدشہ ہے کہ ۱۳۰ افراد جاں بحق اور ۵۵ زخمی ہوگئے۔ شہید ہونے والوں میں مجاہدین کے ایک کمانڈر ضابطہ ولی شامل ہیں جو دیگر افراد کے ساتھ شہید مجاہدین کی تدفین میں مصروف تھے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق مجاہدین کے ایک گروپ نے ۲۲ مئی کو سب ڈویژن سید آباد کے علاقے سالار میں روسی کارمل دستوں پر حملہ کیا جس کے دوران ایک ٹینک اور دو بکتر بند گاڑیاں راکٹوں کے فائر سے تباہ ہوگئیں۔ اگلے روز روسی طیاروں نے اس علاقے میں مجاہدین کے مورچوں پر بمباری کی جس کے نتیجے میں چار مجاہد شہید اور اٹھارہ زخمی ہوگئے بتایا گیا ہے کہ اسی روز شام کے وقت مقامی قبرستان میں شہید مجاہدین کی تدفین کی جا رہی تھی کہ روسی طیاروں نے بمباری شروع کر دی۔ اندھا دھند بمباری سے کمانڈر ضابطہ ولی سمیت ۱۳۰ افراد موقع پر شہید اور ۵۵ زخمی ہوگئے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق روسی طیاروں نے ۳۰ مئی کو علاقہ نرخ میں مجاہدین کے ایک مرکز کو بھی نشانہ بنایا جہاں گولہ بارود کے ذخیرے کو شدید نقصان پہنچا جب کہ متعدد مجاہد زخمی ہوئے۔ ادھر شاہراہ سالانگ پر میر بچہ کوٹ قصبے میں ۲۵ مئی کو فوجی چوکی پر مارٹر کے گولے برسا کر مجاہدین نے چھ کارمل فوجی ہلاک کر دیئے۔ اسی علاقے میں قلعہ نصرت نامی مقام کے نزدیک مجاہدین کے راکٹوں سے ایک فوجی گاڑی تباہ اور ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا۔

مجاہدین دشمن پر فائرنگ کر رہے ہیں۔

قندھار شہر میں حکمران جماعت کے دو عہدیدار ہلاک کر دیئے گئے

افغانستان کے دوسرے بڑے شہر قندھار میں چھاپہ مار مجاہدین نے دن دہاڑے حکمران جماعت کے دو عہدیداروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جبکہ قندھار کے نواحی علاقے ... کے نزدیک فوجی چوکی پر یلغار کر کے مجاہدین نے ... روسی کارمل فوجی ہلاک اور اسلحے و گولہ بارود کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ مجاہدین کے ہاتھوں نشانہ بننے والے پرچم دھڑے کے دو عہدیدار ۸ مئی کو قندھار کے ہرات بازار میں جا رہے تھے کہ مجاہدین نے گولیوں کی بوچھاڑ مار کر انہیں ہلاک کر دیا ادھر سب

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میمونہ کے قریب مجاہدین نے ایک اور کارروائی میں ۲۲ مئی کو فوجی چوکی کا صفایا کردیا جہاں پر متعین روسی کارمل دستے کو جانی نقصان پہنچانے کے علاوہ ۱۵ کلاشن کوف رائفلیں اور دستی بموں کے دو صندوق مجاہدین کے ہاتھ آئے۔ معلوم ہوا ہے کہ چھاپہ مار حملے کے بعد روسی طیاروں نے دیہی آبادیوں پر انتقامی بمباری کی جس کے نتیجے میں متعدد نہتے شہری شہید ہو گئے۔

کارمل فوج کا تربیت یافتہ سابق مجاہد دوبارہ مجاہدین سے آملا

صوبہ پکتیا سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق کارمل فوج کا ایک سپاہی جمعہ دین ۳۰ مئی کو ایک سال کے وقفے کے بعد دوبارہ مجاہدین سے آملا ہے جمعہ دین اپنے ساتھ ایک ہلکی مشین گن اور بھاری مقدار میں کارتوس بھی لایا ہے جو اس نے تحریک مزاحمت کے ممتاز رہنما انجینئر گلبدین حکمت یار کے سامنے پیش کر دیئے بلخ کا رہنے والا ۳۰ سالہ جمعہ دین آغاز سے روسی استبداد کے خلاف جد و جہد میں شریک تھا کہ گذشتہ سال روسی دستوں اسے آبائی گاؤں دیو گئی سے جبری بھرتی کی مہم کے دوران گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد جمعہ دین سات ماہ تک کارمل فوج کے سپاہی (عسکر) کی حیثیت سے تربیت حاصل کرتا رہا اور حال ہی میں اسے چمکنی چھاؤنی بھیجا گیا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ ۲۹ مئی کی جمعہ دین ایک ہلکی مشین گن لئے چھاؤنی سے بھاگ نکلا اور بارودی سرنگوں سے بچتا ہوا مجاہدین کے ٹھکانوں تک پہنچ گیا۔ جمعہ دین کے لئے تحریک مزاحمت میں دوبارہ شمولیت کے موقع پر یہ امر بطور خاص اہم تھا کہ اس کی پذیرائی کے لئے افغان رہنما گلبدین حکمت یار وہاں موجود تھے یہ جمعہ دین نے انکشاف کیا کہ قبل ازیں دو کارمل فوجی بھی چھاؤنی سے فرار ہوئے تھے جو بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر جاں بحق ہو گئے۔

صوبہ لوگر میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائی

سات روسی کارمل فوجی ہلاک، دو مجاہد شہید

افغانستان کے صوبہ لوگر سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۲۵ جون کو سب ڈویژن محمد آغا کے علاقے ہوطل مامور میں فوجی قافلے پر یلغار کر کے ایک بکتر بند گاڑی تباہ اور سات روسی کارمل فوجی قافلے پر یلغار کر کے فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے معلوم ہوا ہے۔ کہ کمانڈر محمد ولی کی قیادت میں مجاہدین نے راکٹوں سے فوجی قافلے پر حملہ کیا جو سامان رسد کے ساتھ گردیز سے کابل کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔ اچانک حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے فوجی دستہ سامان رسد کے دو ٹرک چھوڑ کر کوہ اصحاب بابا کے راستے دشت سقاوہ کی طرف بھاگ نکلا اس کارروائی میں دو مجاہد شہید اور ۱۳ زخمی ہو گئے یاد رہے کہ اسی مقام پر مجاہدین نے ۱۵ جون کو بھی ایک فوجی دستے کی پیش قدمی ناکام بنا دی تھی جس کے دوران مشہور کمانڈر خیاط شہید ہو گئے تھے

(از الس افغان)

روسیوں سے چھینا ہوا جدید اسلحہ

صوبہ پکتیا میں افغان رہنما انجینئر گلبدین حکمت یار نے آزاد علاقوں کا دورہ کیا

(ایژانس افغان) افغان تحریک مزاحمت اور اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان کے ممتاز رہنما انجینئر گلبدین حکمت یار نے جنوب مشرقی افغانستان کے صوبے پکتیا میں آزاد کردہ علاقوں کا دورہ کیا ہے جس کے دوران مقامی کمانڈروں کے علاوہ بلخ اور تخار کے کمانڈروں نے ان سے ملاقات کی۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق انجینئر گلبدین حکمت یار نے صوبہ پکتیا میں مجاہدین کی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور مجاہدین کی حالیہ کارروائیوں کی رہنمائی کرتے ہوئے وہاں خود موجود رہے۔ افغان رہنما کے مشورے سے کمانڈر فضل الرحمان کے مجاہدین نے ۲۹ مئی کو چمکنی کے علاقے میں سٹرنو چھاؤنی پر میزائلوں، مارٹر گنوں اور راکٹوں سے حملہ کیا جس سے چھاؤنی کے تین حفاظتی مورچے تباہ اور ایک بیرک جل کر راکھ ہوگئی۔

قبل ازیں ۲۶ مئی کو روسی کارمل دستوں نے چمکنی چھاؤنی کے نزدیک مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کیا جہاں مجاہدین نے شدید مزاحمت کرکے حملہ آور دستوں کو بارہ سے زائد لاشوں سمیت پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اپنے مورچوں کا دفاع کرتے ہوئے مجاہدین کو ایک اور کامیابی اس وقت حاصل ہوئی جب انہوں نے زمین سے زمین پر مار کرنے والا میزائل چلا کر چمکنی چھاؤنی کے اسلحہ ڈپو کو ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا۔

انجینئر گلبدین حکمتیار آزاد علاقوں کے دورہ کرتے ہوئے

دستوں اور مجاہدین کے درمیان تصادم سے متعدد روسی فوجی ہلاک اور ایک ٹرک و جیپ تباہ کر دی گئی

ادھر ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیوں کے بعد روسی طیاروں نے جلال آباد کے نزدیک انتقامی بمباری کی جس کے نتیجے میں ۲۷ شہری جاں بحق اور آٹھ مکانات ملبے کا ڈھیر بن گئے (ایژانس افغان)

صوبہ پکتیا میں زازی فرنٹ کے مجاہد کمانڈر محمد نبی شہید ہوگئے

افغانستان کے صوبہ پکتیا میں علاقہ زازی کے کمانڈر محمد نبی ۲۹ مئی کو اس وقت شہید جب وہ زازی چھاؤنی کے اطراف میں بچھائی گئی بارودی سرنگیں صاف کرنے کی کارروائی میں شریک تھے۔ مجاہدین کا زازی فرنٹ ۱۹۷۸ء میں کمیونسٹ فوجی کودتا کے فوراً بعد تشکیل دیا گیا جس کے پہلے کمانڈر صوفی کریم مقرر کئے گئے۔ ڈیڑھ سال قبل ایک چھاپہ مار کارروائی میں صوفی کریم شہید ہوگئے جس کے بعد رحیم خان کمانڈر بنائے گئے۔ رحیم خان کی شہادت کے بعد اس فرنٹ کی قیادت نعیم خان کے سپرد کی گئی جو دو ماہ کے مختصر عرصے میں توپ کا گولہ لگنے سے ایک ٹانگ سے محروم ہو گئے اور ابھی تک زیر علاج ہیں۔ لہٰذا ازاں کمانڈر مسعود کو یہ ذمہ داری سونپی گئی تاہم وہ تین ماہ قبل روسی کارمل دستوں کے ساتھ تصادم میں جاں بحق ہو گئے۔ شہید محمد نبی نے بھی اپنے پیشروؤں کی روایات برقرار رکھتے ہوئے ۲۹ مئی کو مردانہ وار اپنی جان قربان کر دی۔ تحریک مزاحمت کی صوبائی کمان کے نائب صدر

وادی پنج شیر میں تازہ دم روسی دستوں کی آمد

جلال آباد کے قریب روسی طیاروں کی بمباری

کابل کے شمال میں وادی پنج شیر سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق گذشتہ ایک ہفتے میں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے روسی فوجی اتارنے کا سلسلہ جاری رہا معلوم ہوا ہے کہ وادی کے علاقے سپین گر میں روسی

اہل دین کو زازی فرنٹ کا قائم مقام کمانڈر مقرر کیا ہے۔

صوبہ کنڑ میں افغان مجاہدین نے ایک روسی طیارہ مار گرایا

افغانستان کے مشرقی صوبے کنڑ میں چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران ۱۵ سے زائد روسی فوجی ہلاک اور ایک مگ ۲۳ طیارہ تباہ کر دیا گیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ مجاہدین کے ایک گروپ نے کمانڈر مولانا عبدالجلیل کی قیادت میں ۲۱ جون کو درہ باڈیل کے علاقے میں زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل کے ذریعے ایک مگ طیارہ مار گرایا۔ طیارے کے زمین پر گرتے ہی اس کا روسی پائلٹ اور دیگر فوجی عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ تباہ ہونے والے روسی طیارے کا ملبہ ابھی تک درہ باڈیل کے بالائی حصے میں لامدہ نامی پہاڑی کی چوٹی پر بکھرا پڑا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس کارروائی کے دو روز بعد مجاہدین کے تین گروپوں نے کوڈیکے نامی علاقے میں مشترکہ طور پر مزاحمت کر کے روسی دستوں کی طرف سے جوابی حملے کی کوشش ناکام بنا دی جنہیں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے وہاں اتارا گیا تھا۔ خونریز جھڑپ کے نتیجے میں پندرہ روسی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے جبکہ حملہ آور دستوں نے تین نہتے افغان شہری گرفتار کر کے انہیں اپنے ساتھ ہیلی کاپٹروں میں صوبائی دارالحکومت اسد آباد لے گئے۔ مجاہدین نے روسی فوجیوں کی چھوڑی ہوئی بارہ کلاشن کوف رائفلوں پر قبضہ کر لیا اور تیزی سے محفوظ علاقوں کی طرف نکل گئے۔

صوبہ ہلمند میں مجاہدین نے مگ طیارہ مار گرایا

(اثرانس افغان) جنوبی افغانستان کے صوبے ہلمند میں مجاہدین نے علاقہ سفارا میں فوجی کارروائی ناکام بنا کر روسی کارمل دستوں کو گھیرے میں لے رکھا ہے جہاں آخری اطلاعات ملنے تک ۱۸۵ مجاہدین اور افغان شہری شہید ہو گئے ہیں ایجنسی افغان پریس پریس کے ذرائع نے خونریز لڑائی کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ یکم جون کو روسی کارمل دستوں نے سفارا کے علاقے میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر ٹینکوں اور بھاری توپوں سے حملہ کر کے اندھا دھند گولہ باری شروع کر دی۔ زمینی کارروائی کے ساتھ روسی طیاروں نے دور دراز تک مجاہدین کے مورچوں پر بمباری جاری رکھی۔ فوجی کارروائی کے وقت اس علاقے کے بیشتر مجاہدین چھاپہ مار کارروائیوں کے لئے نواحی علاقوں میں سرگرم عمل تھے تاہم متاثرہ علاقے میں موجود مجاہدین نے آخری گولی تک حملہ آور دستوں کو روکے رکھا۔ بمباری اور گولہ باری کے دوران تقریباً ایک سو مجاہدین اور ۸۵ افغان شہری شہید ہو گئے۔ جبکہ ہلاک ہونے والے روسی کارمل فوجیوں کی تعداد ۳۵۰ سے زائد بتائی گئی ہے شہید مجاہدوں میں علاقائی کمانڈر کرنل غلام دستگیر بھی شامل ہیں جو مٹھی بھر مجاہدین کی قیادت کرتے ہوئے دو روز تک روسی کارمل دستوں کے ساتھ نبرد آزما ہے معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین بمباری کرنے والا ایک روسی میگ طیارہ مار گرانے میں کامیاب ہو گئے جس کا ملبہ ابھی تک جنگ زدہ علاقے میں پڑا ہے تباہ ہونے والے طیارے کا روسی پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ اس کارروائی میں مجاہدین نے راکٹوں کے ذریعے آٹھ ٹینکوں اور ۱۳ بکتر بند گاڑیوں کا صفایا کر دیا اطلاعات کے مطابق نواحی علاقوں کے ۶۰۰ سے زائد مجاہدین نے حملہ آور دستوں کو گھیرے میں لے رکھا ہے اور محاصرہ توڑنے کے لئے ۱۲ جون کی اطلاع ملنے تک فریقین میں شدید لڑائی ہو رہی تھی۔

مجاہدین دشمن کی تلاش میں سرگرداں

صوبہ بدخشاں کی وادی میں ۴۵ روسی ہلاک

افغانستان کے صوبہ بدخشان میں واقع وادی درواز میں اس ماہ کے اوائل مجاہدین اور روسی دستوں میں شدید جھڑپیں ہوئی ہیں جن میں ۴۵ سے زائد روسی فوجی ہلاک اور تقریباً ایک سو افغان شہری اور مجاہد شہید ہو گئے جنگی معرکوں کے دوران مجاہدین نے روسی فوج میں شامل وسط ایشیا سے تعلق رکھنے والے مسلمان تاجک فوجیوں کی خفیہ مدد سے دو حفاظتی چوکیاں بھی تباہ کر دیں۔ جہاں روسی فوج کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے فیض آباد سے ایجنسی افغان کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق فوجی دستوں تے جس میں ۹۰ فیصد روسی فوجی شامل تھے، جون کے پہلے ہفتے میں صوبہ بدخشاں کے انتہائی شمال کی وادی درواز میں جنگی کارروائی کا آغاز کیا تھا اس مہم میں جس کا مقصد وادی درواز پر مجاہدین کا کنٹرول ختم کرنا تھا۔ روسی فوجی نے پھلدار باغات اور توت کے درختوں کی زبردست تباہی کی ہے جو مجاہدین کے لئے تباہ گاہوں کے علاوہ خوراک مہیا کرنے کا اہم ذریعہ تھے۔ اس وادی میں شہتوت کو سکھا کر دیگر علاقوں میں بھیجا جاتا ہے یاد رہے کہ گذشتہ موسم بہار افغان حریت پسندوں نے وادی درواز سے دریائے آمو پار کر کے روسی علاقے میں واقع قلعہ خمب کا ہوائی اڈہ تباہ اور تیل کا ذخیرہ نذر آتش کر دیا تھا۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق فوجی کارروائی اور روسی دستوں کے شدید دباؤ کے باوجود مجاہدین وادی درواز پر قبضہ برقرار کئے ہوئے ہیں۔

ماسکو اور کابل ریڈیو سے پانچ صوبوں میں شدید مزاحمت کا اعتراف۔

عید کے بعد ایک ہفتے کے دوران کابل اور ماسکو نے پانچ صوبوں میں شدید جھڑپوں کا اعتراف کیا ہے ان ذرائع ابلاغ نے جن صوبوں میں جنگ کی اطلاع دی ہے ان میں دارالحکومت کا صوبہ کابل، افغانستان میں روسی فضائیہ کا سب سے بڑا شہر ہرات شامل ہے۔ کابل ریڈیو نے صوبہ ہرات کے قصبے لگر ان میں جھڑپوں کی تصدیق کی ہے ادھر ماسکو ریڈیو کے مطابق روسی سرحد پہ واقع نارياب کے علاوہ کابل شہر سے متصل وادی پغمان میں لڑائی کی خبر دی ہے جبکہ کابل ریڈیو نے روسی سرحد پر واقع ایک اور صوبے میں لڑائی کی خبر دی ہے۔ جبکہ کابل ریڈیو نے روسی سرحد پر واقع اور صوبے تخار میں مزاحمت کی اطلاع دی ہے۔ (از النس افغان)

صوبہ بدخشاں کا دارالحکومت فیض آباد مجاہدین کے محاصرہ میں آگیا۔

ہوائی اڈے سے ہیلی کاپٹروں اور طیاروں کا انخلاء صوبائی گورنر فوجی کیمپ میں منتقل ہو گئے کابل سے ملنے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق صوبہ بدخشاں کا دارالحکومت فیض آباد مجاہدین کے مکمل محاصرے میں آگیا ہے جہاں جمعیت اسلامی کے صوبائی کمانڈر عبدالبصیر خالد کی قیادت میں مجاہدین ہلکی توپوں سے مسلسل گولہ باری کر رہے ہیں شدید گولہ باری کے نتیجے میں فیض آباد کا ہوائی اڈہ روسی ہیلی کاپٹروں اور بمبار طیاروں سے خالی ہو گیا ہے اور اب کندز کے ہوائی اڈے سے آنے والے روسی طیارے مجاہدین کا محاصرہ توڑنے کی ناکام کوشش کر رہے ہے

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

تعارفِ شہداء

احمد ضیا

تیرا مشن
ہمیشہ زندہ و
تابندہ رہے

عبدالستار - لاہور

کچھ عرصہ قبل آزاد افغانستان ریڈیو سے ایک جادو اثر آواز گونجا کرتی تھی۔ یہ آواز اپنے حلقہ احباب میں قابلِ تحسین الفاظ میں جانی پہچانی جاتی تھی۔ اس کے ساتھی اس آواز کو ذوق و شوق سے سنتے اور دوسروں کو بھی سناتے۔ مگر آج یہ آواز ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئی ہے۔ یہ آواز نوجوان مجاہد مرحوم احمد ضیار کی تھی۔ جیسے ہی وہ ریڈیو آزاد افغانستان سے کہتا کہ میرے ہم وطن بھائیو! اور وطنِ عزیز

کے دلیر ساتھیو! آج سرزمین افغانستان پر ایک مکار اور عیار قوم غلبہ حاصل کرنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔ میری قوم کی حفاظت اور اسے ایک غدار وطن سے نجات دلانا ازحد ضروری ہے۔

یاد رکھو میرے عزیز ہموطنو اور دلیر مجاہدو "شہادت کی زندگی غلامی کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے" اس کی آواز میں ایک درد تھا۔ ایک تڑپ تھی جس سے سننے والا متاثر ہو جاتا۔ اس کی آواز میں ایک اپیل اور ایک جادو ہوتا

یہی وجہ تھی کہ اس کے ساتھی فخریہ اس کے اشعار اور نصب العین کو اپنا کر دشمن کی مکارانہ چالوں کو ناکام بنا دیتے۔ آج آزادی کی جنگ چھٹے سال میں داخل ہو چکی ہے۔ لیکن مجاہدین افغانستان کے جذبہ آزادی میں مزید تیزی آگئی ہے اور وہ افغان جو کہ ابھی تک اس جنگ آزادی سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے دشمن ملک سے ملے ہوتے تھے وہ بھی اب یہ محسوس کرنے لگ گئے ہیں کہ مجاہدین اسلام ہی وطن عزیز کے محافظ ہیں۔ اور یہی محافظین ہمیں صحیح آزادی سے روشناس کرائیں گے۔ انہیں حالات کو مدنظر رکھ کر بہت سے بھٹکے ہوئے افغان کارمل حکومت سے کنارہ کشی اختیار کر رہے ہیں۔ اور مجاہدین اسلام میں جوق در جوق شامل ہو کر وطن عزیز کی آزادی کے لیے جدوجہد میں شریک ہو رہے ہیں۔ غیور افغان جن کی تاریخ میں غلامی قبول کرنا کہیں نظر نہیں آتا انہیں

غیور افغان مجاہدین نے دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ سرزمین افغانستان کوئی تر نوالہ نہیں جسے چند مٹھی بھر غداران قوم کی وجہ سے روسی ہضم کر سکیں گے۔ بلکہ روسی حکومت کو قدم قدم پر افغان مجاہدین اسلام اور غیور افغان قوم کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

افغان مجاہدین جن کی زبان پر "شہادت کی زندگی غلامی کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے" رقصاں ہوتا ہے۔ یہ غیرت مند اور جرأت مند قوم جن کے شعار ہیں "مجھے شہادت کا سرخ رنگ بہت پسند ہے۔ شہادت کا راستہ ہمارا شعوری انتخاب ہے اور یہی راستہ

احمد ضیاء شہید نے ملک کو

لادینی حکومت اور غاصبانہ

روسی قبضہ کو ختم کرانے میں

اپنی زندگی وقف کر دی تھی

سب سے بہتر راستہ ہے۔ اس لیے ہم نے اس راستے کو بخوشی قبول کیا ہے۔"

جن کے گیتوں میں شجاعت، جن کے شعروں میں جرأت اور اسلامی انقلاب کی خوشبو رچی بسی ہو۔ جن کی گردنیں خداوند کریم کے دربار میں نہایت عاجزی اور عجز و انکسار سے تو جھک جائیں۔ مگر دشمن اسلام کے لیے پیغام موت بن جاتی ہیں۔ افغان مجاہدین کا مشن ایک اسلامی ریاست کا قیام عمل میں لانا مقصود ہے۔ اور اسی مشن کی کامیابی کے لیے جہاد میں مصروف ہیں۔ ان کی دلیرانہ جدوجہد آزادی آج کی تمام آزاد قومیں انہیں تحسین اور قدر کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں۔ لیکن ان کا جذبہ جہاد ان تحسین آمیز کلمات کے لیے نہیں بلکہ اپنے وطن عزیز میں ناپاک روسیوں کی موجودگی۔ ان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ انہیں مجاہدین افغان میں ایک نہایت عظیم انسان جس میں انسانیت کی تمام تر خوبیاں موجود تھیں۔ جو کہ نہایت خوش طبع اور اپنے دل میں جذبہ آزادی کی تڑپ سے بے چین

رہنے والا۔ ملنسار، ہر فن مولا، تمام اُمور میں یکتائے روزگار۔ افغانستان کے صوبہ وردگ کا فرزند عزیز جس کا نام نامی داحمد ضیاء رحمداللہ ولد اسداللہ۔ آج سے ۳۳ برس قبل مورخہ ۲۶ قوس ۱۳۳۰ ھش میں پیدا ہوا۔ ابھی پانچ سال کی بہاریں دیکھی تھیں کہ والد بزرگوار کا سایہ اٹھ گیا۔ بچپن ہی سے تعلیمی مشاغل کی طرف زیادہ رجحان تھا عسکری تربیت کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہوا۔ اور کابل یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ امتیازی نمبروں سے امتحانات پاس کئے۔ لیکن اس کے ساتھ ملکی سیاسیات میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا۔ بچپن ہی سے رجحان اسلام کی طرف مائل تھا۔ اور اس کی دلی خواہش تھی کہ افغانستان میں اسلامی نظام کا احیاء ہو۔ اسی وجہ سے اسلامی تحریک میں شمولیت اختیار کر لی۔ تحصیل علم کے بعد ریڈیو افغانستان سے وابستہ ہو گئے۔ بعد میں ٹیلی ویژن کی اعلیٰ تربیت کے لیے جاپان چلے گئے۔ جہاں امتیازی نمبروں سے پوزیشن حاصل کی۔ مگر ملکی حالات نے اس کو اپنے جوہر آزمانے کا موقعہ نہیں دیا۔ چونکہ انہی ایام میں کمیونسٹ حکومت کا قیام عمل میں آگیا تھا۔ جہاں سے دل برداشتہ ہو کر کابل ریڈیو کی سروس چھوڑ دی اور حزب اسلامی تحریک میں شمولیت اختیار کر لی۔ بعد میں اس نے اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان میں شامل ہو کر اور ملک کو لادینی حکومت سے پاک کرنے کی عملی جدوجہد شروع کر دی۔ لیکن جب روسی حکومت اپنی من پسند کٹھ پتلی حکومت سے صحیح طور پر مفاد حاصل نہ کر سکی تو انقلاب

نے نام نہاد نعرے میں کٹھ پتلی اور غداران وطن ضمیر فروش کارمل کی حکومت بنا دی۔ اور اس پٹھو حکومت کے تحفظ کے لیے اپنی مسلح افواج افغانستان میں داخل کر دیں اور عملاً افغانستان پر قبضہ جما لیا۔

غیور افغان قوم نے جب اپنی سرزمین پر ناپاک روسیوں کا قبضہ دیکھا تو تمام ملک جدوجہد آزادی کے لیے اٹھ کھڑا ہوا روسی مظالم دن بدن بڑھنے لگے تو آزادی کے متوالے میدان کارزار میں کود پڑے جنگِ آزادی کی آواز پر تمام افغان مجاہدوں نے لبیک کہا۔ لیکن چند ضمیر فروش اور منافقین قوم نے انہیں کے پاس اپنا ضمیر فروخت کر دیا۔ جب جنگ آزادی کی تحریکیں تیز ہو گئی تو مجاہدین اسلام کے لیے ان کے اپنے وطن کی زمین تنگ ہو گئی۔ مجبوراً اپنی عزتوں کی حفاظت کے لیے جذبہ اسلامی سے سرشار ہجرت کا راستہ اختیار کر لیا۔ اب تک لاکھوں کی تعداد میں افغان مسلمان اپنے ایمان اور عزت کی حفاظت کے لیے ہجرت اختیار کر چکے ہیں۔

انہی مہاجرت اختیار کرنے والوں میں احمد ضیاء بھی شامل تھا۔ احمد ضیاء جس کا نام ضیاء یعنی روشنی۔ راستہ اور دور سے بھٹکے ہوئے مسافر کو ضیاء کی کرن نظر آتی ہے۔ تو اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہتا۔ یہی حال احمد ضیاء کا تھا۔ یہ اپنے ساتھیوں میں ہر دلعزیز اور خوش طبع اور ہر کام کو نہایت لگن اور محنت سے کرنے والا اور ہر فن مولا کے نام سے مشہور تھا۔ اس کی ضیاء سے سبھی کو فائدہ ہوتا اور تمام ساتھی اسے نہایت عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ بڑوں میں بھی قابل احترام اور مقبولِ نظر تھا۔ اپنے سے چھوٹوں سے پیار کرتا اور محبت سے پیش آتا۔ بات کرتا تو اس کی باتوں میں محبت بھری خوشبو آتی۔ یہ ذہین و فطین اتنا زیادہ تھا جس کام کو ایک دفعہ کرتے ہوئے دیکھ لیتا دوسری دفعہ وہی کام خود کر کے دکھا دیتا۔

تحریر و تقریر میں بے پناہ مہارت رکھتا اور قرآن و سنت اور علم احادیث میں بھی ان کی واقفیت مثالی تھی۔ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرجہ اتم موجود تھی۔ اسلامی شعار کو اپنانا اس نے عبادت و ریاضت کو اپنا اوڑھنا، بچھونا بنایا ہوا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ جذبہ آزادی کو اولین اہمیت دیتا۔ اس کی روح روسی مظالم کی وجہ سے زخمی ہو چکی تھی۔ ہر وقت بے چین اور بیقرار رہتا۔ اور اسی بے قراری اور بے چینی کی کی وجہ سے ہجرت کی تو عملاً جہاد میں حصہ لینے لگے۔ ملکن اکابرین اس کی صلاحیتوں سے آگاہ تھے۔ اس لیے اس کے سپرد قلمی جہاد دے دیا۔ اور اخبار شہادت کا مدیر اعلیٰ بنا دیا گیا۔ یہ خود ہی لکھتا اور اسے ٹائپ کرتا۔ اور خود ہی پیسٹنگ کے بعد خود ہی پریس میں لے جاتا۔ چھپوانے کے بعد تقسیم بھی خود کرتا۔ معاونت میں چند دوست ہوتے لیکن زیادہ سے زیادہ کام خود ہی سرانجام دیتا۔ بعد میں اسے شفق اور سیمائی شہید کا کام بھی سپرد کر دیا گیا۔ اسی سلسلے میں لاہور آگیا۔ لیکن اس کے ساتھ اس کا ٹائپ رائٹر بھی آگیا۔ زیادہ تر خود ہی ٹائپ کرتا۔ شفق اور سیمائی شہید کے کام کے معاملے میں میرا تعلق احمد ضیاء صاحب سے پیدا ہوا۔ اس کی ذہانت اور کام میں لگن کے ساتھ خوش طبعی نے ہمیں بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ کام کے دوران کسی بات پر مسکراتا ہوتا تو یکدم خاموش ہو جاتا اور کہتا استاد! جب بھی میری توجہ سرزمینِ وطن کی طرف جاتی ہے تو میں زخمی پرندے کی طرح پھڑپھڑاتا ہوں۔ اور سوچتا ہوں کہ خداوندِ عالم کب ہمیں آزادی کی نعمتوں سے مالامال کرے گا۔ اس کی دل ہلا دینے والی باتیں جن میں جذبہ آزادی کی تڑپ موجزن ہوتی ہے آج بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ شفیق اور حلیم اتنا زیادہ تھا۔ اگر کسی بات کی سمجھ نہ آتی ہو تو نہایت پیار بھرے انداز میں بات کر کے اپنا مدعا بیان کرتا اور اس انداز سے بات کرتا جس میں تلخی کی بجائے حلیمی نمایاں ہوتی۔

نقشہ افغانستان کی تیاری کروا رہا تھا اور ساتھ ساتھ نہایت شگفتہ انداز میں گنگناتا:

"شہادت کی موت غلامی کی ہزار سالہ زندگی سے بہتر ہے"

یکدم بول اٹھا استاد! دعا کرو کہ اللہ پاک مجھے شہادت نصیب کرے اور دلدوز آہوں میں کہتا کہ میرا ملک ناپاک روسیوں سے کب پاک ہو گا۔ آج میرے پورے ملک میں آگ برس رہی ہے لیکن اقوامِ عالم سوائے اپیلوں کے کچھ نہیں کر رہی۔ بھلا لاتوں کے بھوت باتوں سے مانتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا اور جب کوئی قوم اپنے ملک کی آزادی کے لیے جدوجہد نہ کرے تو دوسروں

کہ کیا ضرورت ہے کہ کوئی اس کی حفاظت اور مدد کرے۔ یہ تمام اقوام عالم صرف تماشائی ہیں۔ ان ناپاک قدموں کو ہم خود ہی اپنے ملک سے نکالیں گے۔ اور ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب دنیا کو ہم دکھا دیں گے کہ ہم افغان جن کی تاریخ نے کبھی بھی غلامی نہیں دیکھی اور ہمیشہ آزاد قوم اور آزاد وطن کی حیثیت رہی ہے۔ اب بھی انشاءاللہ آزادی حاصل کر کے چین لیں گے۔ اور اس کے ساتھ احمد ضیا کہیں دور گہری سوچوں میں کھو گیا۔ میرے استفسار پہ گویا ہوا اور تلاوت قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی۔

ترجمہ: "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنے درمیان تفرقہ مت ڈالو۔"

جب تک ہم اس پر عمل پیرا رہیں گے انشاءاللہ کامیاب و کامران ہوں گے۔

احمد ضیا صاحب کی باتیں آج بھی میرے دل و دماغ میں گردش کر رہی ہیں۔ میرے استفسار پر اس نے بتایا کہ میرا ایک چھوٹا بھائی ہے لیکن وہ غدارانِ وطن سے ملا ہوا ہے۔ ہم میں سے جب بھی وہ کسی کو ملا شاید اسے زندہ نہیں چھوڑیں۔ کیا اسلامی جذبہ ہے۔ ہمارے ذہنوں میں یہ باتیں آج سے چودہ سو سال پہلے کی تھیں کہ جب ابتدائے اسلام کا زمانہ تھا۔ تو قریبی عزیز تھی۔ محض اسلام کی خاطر دشمن بن گئے اور جنگ بدر میں اس بات کا عملی نمونہ دیکھا گیا ہے کہ قریب ترین عزیز ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کا باقاعدہ قتال بھی کیا۔ یہ محبت حضور سرورِ کائنات ؐ اور خداوند عالم کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کرنا مقصود تھا۔ آج چودہ سو سال بعد بھی اسلام کی محبت اور رضائے خداوند کریم اور احیائے اسلام کا جذبہ موجزن ہے اور پھر جس کو خداوندِ عالم کی خوشنودی کے علاوہ اور کوئی جذبہ مقصود نہ ہو۔ اس کی عظمت کا اندازہ کوئی بھی نہیں لگا سکتا۔ ان باتوں سے میرا جذبہ ایمانی تازہ ہو گیا۔ اور میں اپنے آپ پر نادم ہونے لگا۔ سوچا کتنا عظیم جذبہ ہے۔ اس کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا۔

احمد ضیا صاحب کے چہرے پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں تھیں۔ اس جذبے میں صرف اور صرف رضائے خداوند عالم اور اتباع رسول ؐ تھی۔ اسی ایمانی جذبہ کے تحت اس نے ہجرت کا راستہ اختیار کیا۔ کیوں کہ اس راستہ میں بھی حضور سرکار ؐ

"مجھے شہادت کا سُرخ

رنگ بہت پسند ہے

شہادت کا راستہ ہمارا

شعوری انتخاب ہے اور

یہی راستہ سب سے بہتر ہے"

کی اتباع کا جذبہ کارفرما تھا۔ اور دشمن اسلام سے محاذ آرائی بھی اتباعِ رسول ؐ اور رضائے خداوندِ عالم مقصود تھی۔ یہ جذبہ صرف ایک کا نہیں بلکہ ایسے ہزاروں مجاہدین اسی جذبہ ایمانی سے سرشار دشمنِ اسلام سے برسرِ پیکار ہیں۔ ہمارے درمیان صرف فاصلہ زبان کا تھا۔ مگر اس کی بے لوث محبت اور اخوتِ اسلامی نے اس فاصلے کو بالکل ختم کر دیا۔ اور ہم ایک دوسرے کے قریب تر ہوتے گئے۔

اختتام کام کے بعد وہ واپس چلا گیا۔ مگر یہ فاصلے بھی عارضی ثابت ہوئے اور نامہ و پیام کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ احمد ضیاؔ کی مصروفیات میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا اور وہ آزاد افغان ریڈیو کا انچارج بنا دیا گیا اس نے اپنی صلاحیتوں کا یہاں پہ بھی لوہا منوا لیا۔ یہ اپنے کام میں جذبہ آزادی اور خوشنودی خداوند عالم کو مقصود نظر رکھتا۔ دنیاوی زندگی چند روزہ ہے اصل زندگی بعد میں شروع ہوتی ہے۔ اس لیے اس سے اتنا پیار یہ بہتر نہیں۔ اور وہ زندگی بھی کیا زندگی ہے جس میں رضائے خداوندِ عالم موجزن نہ ہوں۔ اور پھر "سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں" کا اشعار بھی سنا ہو گا۔ اس کی یہی باتیں آج بھی میرے ذہن میں چھائی ہوئی ہیں۔ اس کی عظمت اور بلند و بالا خیالات کبھی بھی دل سے محو نہ ہونے والی باتیں اکثر اوقات میں اپنے حلقۂ احباب میں بیان کرتا ہوں۔ تو سب حیران ہوتے ہیں۔ میں فخریہ انداز میں کہتا ہوں کہ آج بھی وہ میرا بھائی ہے اور اکثر اوقات اس کے نام و پیام آتے جس میں ملنے کی تڑپ اور سلام محبت

ہوتا - وقت تیزی سے گزر رہا تھا - اس کی مصروفیات میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا - اچانک پتہ چلا کہ احمد ضیاء صاحب لاہور میں آتے ہیں - ملاقات ہوئی فوراً بولا : استاد میں کسی ضروری کام کی وجہ سے کوئٹہ جا رہا ہوں - تمہیں ملنے کی خاطر یہاں پہنچ گیا ہوں - شکوے شکایت ہوتے تو مسکرا کر بولا اب تو میں بوڑھا ہو رہا ہوں - میرے بالوں میں بھی چاندنی آنی شروع ہو گئی ہے - لیکن ہمیں آزادی ؟

آزادی کا نام آتے ہی اس کا چہرہ متغیر ہو گیا اور گہری سوچوں میں ڈوب گیا - ایک آہ بھری اور کہنے لگا - ابھی تک ہمیں آزادی نہیں ملی اور روسیوں نے اپنی تمام قوت کو آزمالیا ہے - مگر مجاہدین اسلام کا جذبہ جہاد اور بڑھا ہے - اس میں کمی کی بجائے اضافہ ہی ہوا ہے اب تو مغربی دنیا میں روسی مظالم پر احتجاج کر رہی ہے - مگر اس کے عزائم دور رس ہے - اس کا ارادہ بہت ہی خطرناک ہے - خدا سب پر رحم فرمائے اور ہاں وہ ایک شعر ہے - جو میں اکثر محاذ پر گنگناتا ہوں اور میرے ساتھ تم بھی گنگناتے تھے - اس پر زوردار قہقہہ پڑا -

'وہ زمانہ ضرور آئے گا جب آدمی،
آدمی کو گلے لگائے گا۔'

میرے ان الفاظ کے دہرانے پر وہ خوش ہو گیا - صرف نصف گھنٹہ اس کے پاس وقت درکار تھا - اس کے چہرے پر پہلے سے زیادہ سنجیدگی آگئی تھی - لیکن شگفتہ مزاجی بھی برقرار تھی - چہرے پر قدرتی مسکراہٹ اسی طرح عیاں تھی - لیکن جسے دیکھ کر ہر کوئی خوش ہوتا - جذبہ جہاد اور اسلامی شعائر کی پابندی اسی طرح مخفی جیسے اس سے قبل دیکھنے میں آتی تھی - چند ساعت کے بعد چلا گیا - وہ اپنی خاص مہم پر رواں دواں تھا - جس میں خداوند عالم کی خوشنودی اور آزادی کے لیے جدوجہد کرنا مقصود تھا - یہ صرف تنہا نہیں تھا - بلکہ اس کے ساتھیوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا - اور دشمن کی جا بجا پسپائی ان مجاہدین اسلام کی شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی تھیں افغانستان کے بعض علاقوں پر عملاً مجاہدین اسلام کا کنٹرول ہے - دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا گھمنڈ خاک میں مل رہا ہے - دنیا پر ثابت ہو گیا ہے کہ اسلحہ کی طاقت کچھ بھی نہیں ہے - اصل چیز جذبہ ایمانی ہے - اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا خیال دل میں ہو تو بڑی سے بڑی طاقت بھی تنکے کی مانند بہہ جاتی ہے -

احمد ضیاء صاحب آج اس دنیا میں موجود نہیں ہے لیکن اس کا مشن اور جذبہ زندہ و تابندہ رہے گا - ہمیں اس کے افکار و نظریات پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے جن میں اسلامی ریاست کا قیام اور خداوندِ عالم کی خوشنودی اور اتباعِ رسول شامل ہیں ایک ایسی آزاد ریاست جس میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو - جس میں عدلِ فاروقی ہو - جس میں امیر و غریب کی تفریق نہ ہو اور اسلامی اخوت و محبت کا پرچار ہو -

انشاءاللہ ایک وقت ایسا آئے گا جب دنیا دیکھے گی کہ افغانستان آزاد ہو چکا ہے اور وہاں پر امن و آشتی کا دور دورہ ہے - اسلامی نظام کا احیا ہو چکا ہے اور یہی مرحوم کی آخری آرزو اور خواہش تھی ::

محمد ایوب کے جوان سال صاحبزادے شہید محمد یوسف ۱۹۵۹ء میں صوبہ کنڑ کے دلاحسین نامی گاؤں کے ایک دیندار اور محب وطن گھرانے میں متولد ہوئے انہیں بچپن ہی سے حصول علم دین اور شہادت کا شوق تھا جونہی افغانستان میں نام نہاد روسی کیمونسٹ انقلاب رونما ہوا تو انہوں نے مسلح جہاد کا آغاز کیا کئی معرکوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد ۸ رجون ۱۹۸۴ء کے ایک خونین معرکے میں بے جگری سے لڑتے لڑتے اور دادِ شجاعت دیتے ہوئے کام آئے اور شہیدوں کے کارواں میں شامل ہو گئے۔

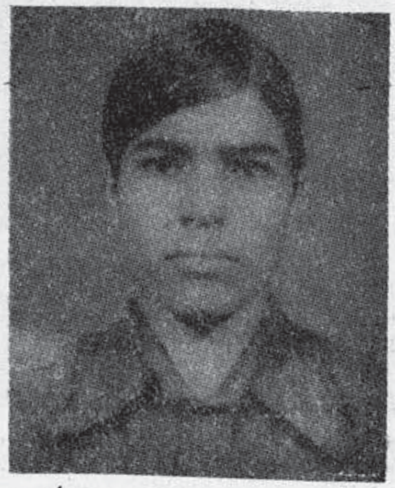

شہید حضرت حبیب کے

والد گرامی کا نام شہید عبدالحبیب
تھا وہ جناب بھی ۱۹۵۷ء میں
صوبہ کنڑ کے ولاحسین نامی گاؤں
کے ایک شریف دیندار اور
وطن پرست گھرانے میں پیدا
ہوئے جہاد اور شہادت کا
شوق انہیں بچپن ہی سے تھا
۱۹۷۸ میں جب افغانستان میں
کفر و الحادی کمیونسٹ انقلاب
آیا تو انہوں نے بندوق اٹھائی
اور میدانِ جہاد میں کود پڑے
اور آخر دم تک میدانِ جہاد
میں بے جگری سے لڑتے ہوئے
کام آئے اور اپنے چچا شہید
اکبر خان کے ساتھ شہادت کے
اعلیٰ منصب پر فائز ہو گئے۔

چھوڑ کر مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا
اور جناب کمانڈر مجاہد شہید محمد اکبر
کی قیادت میں بے شمار معرکوں میں
حصہ لیا اور اپنے چچا شہید
محمد اکبر سے جہادی سبق سیکھا۔

ابھی اس نونہال کی عمر ۱۵ برس
کی ہی تھی کہ وہ ایک خونین معرکے
میں شہادت کے اعلیٰ منصب پر
فائز ہو گئے۔

شہیدوں کے گلستان کا ایک
انوکھا پھول نونہال شہید محمد طاہر
کے والد گرامی کا نام مجاہد گل محمد خان
تھا وہ جناب ۱۹۵۹ میں صوبہ کنڑ
کے شیگل نامی گاؤں کے ایک شریف
دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے وہ
ابھی اپنی دینی تعلیمات حاصل
کر رہے تھے کہ افغانستان
میں روسی کمیونسٹ انقلاب آیا
تو انہوں نے اپنی تعلیم کو ادھوری

دلیر، نڈر اور بے باک مجاہد
کمانڈر شہید اکبر خان نے بھی
اپنا نام ان لازوال ہستیوں
میں شامل کر لیا جن کے بارے
میں حافظ شیرازی نے یوں کچھ
فرمایا ہے
ہرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق
ثبت است بر جریده عالم دوام ما
وہ جناب ۱۹۴۶ء میں صوبہ کنڑ
کے ولاحسین نامی گاؤں کے ایک

دیندار، محب وطن گھرانے میں پیدا
ہوئے وہ اپنے محیطی اور مالی
مشکلات کی بنا پر تعلیم نہ پا سکے
لیکن اپنے ہی گھر کے ماحول میں
انہوں نے کافی علوم دین سیکھا
جونہی افغانستان میں روسی کمیونسٹ
انقلاب آیا تو انہوں نے مسلحانہ
جہاد کا آغاز کیا اور اپنے ہم سنگر
مجاہد بھائیوں کے ساتھ کئی بار
صوبہ کنڑ کے روسی اور کابلی

فوجیوں کے اڈوں پر حملہ کرکے انہیں بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ ۱۹۷۹ء میں پہلی دفعہ روس نواز افغان کمیونسٹوں اور روسی فوجیوں کے کوتروغونڈی نامی محاذ پر حملہ کیا اور دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا کر ان کے ۴۰ فوجیوں کو اسلحہ سمیت گرفتار کر لیا۔ اب انہوں نے چاہا کہ خان غونڈی کی جانب آگے بڑھے لیکن بدقسمتی سے وہ وہاں زخمی ہو گئے انہیں علاج معالجے کے لئے ہیڈکوارٹر لایا گیا اور وہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں جلد ہی صحت عطا فرمائی اور وہ پھر میدانِ جہاد میں حاضر ہو گئے جون ۱۹۸۰ء میں جب روسیوں نے چاہا کہ اسمار نامی علاقے پر حملہ کریں تو اس مرد مجاہد نے اپنے ہم رزم مجاہد بھائیوں کے ساتھ روسیوں کی ناکہ بندی کر کے ساگی نامی علاقے میں انہیں شکست فاش دے کر انہیں پیچھے ہٹانے پر مجبور کر دیا اس خونین معرکے میں ان کا بھائی جو اب شہید ہو چکے ہیں شدید زخمی ہوئے ۱۹۸۲ء میں ایک بار پھر انہوں نے تنر نامی روسیوں کے اڈے پر حملہ کر کے ان کے ۳۵ فوجیوں کو جہنم وصل کر دیا۔ ۱۹۸۳ء میں اس مرد مومن مجاہد نے افغان مجاہدین کے آنے جانے کے لئے سلتن چوگام اور سنو نامی راستوں کو روسیوں کے پنجوں سے بالکل آزاد کرا لیا۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں انہوں نے اپنے ۱۲۰ مجاہد بھائیوں کی ہمراہی میں شینکوٹک نامی علاقے کے روسیوں کے اڈوں پر حملہ کیا اور آخر کار نومبر ۱۹۸۴ کے خونین معرکے میں ۳۱ روسی اور کارملی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر انہیں جہنم وصل کر دیا اور کافی مقدار میں ان سے اسلحہ گولہ بارود وغیرہ چھینا۔ اس مہینے روس نواز افغان کمیونسٹوں کے ایک گروہ سے مقابلہ ہوا جس میں ملیشیا کا کمانڈر اور ان کے چند ایک ساتھی جہنم وصل اور ان کا ایک فرد زندہ گرفتار کر لیا۔

جناب شہید اکبر خان ایک طویل مدت جہاد کے گرم میدان میں اپنے مجاہد بھائیوں کے شانہ بشانہ جہاد کرتے رہے اور اس طویل مدت میں وہ دشمن کے لئے قہر ساماں بنے رہے ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ کو روسیوں نے اپنے زمینی اور ہوائی حملوں کی مدد سے ان پر حملہ کیا یہ لڑائی ۶ دن متواتر جاری رہی اس جنگ کے دوران دشمن کے ۴۴ روسی اور ان کے حواری موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے اور دشمن میدان چھوڑنے پر مجبور ہو گئے کمانڈر موصوف نے چاہا کہ وہ آگے بڑھے مگر دہری کمیونسٹوں نے راستے میں بارودی سرنگیں بچھا دی تھیں ایک بارودی سرنگ پھٹنے سے کمانڈر اکبر خان اپنے چار ساتھیوں سمیت جن میں ان کے دو بھتیجے حضرت حبیب اور محمد طاہر شامل تھے شہادت کا جام نوش فرما گئے

۔سلطان کے صاحبزادے شہید میوہ دین صوبہ پکتیا میں چمکنی نامی علاقے کے ایک دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے انہیں بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کا شوق تھا جو اللہ تعالیٰ نے عالم جوانی میں ان کی ان دونوں ارزوں کو پورا کر دیا جب افغانستان میں روسی نام نہاد انقلاب ثور آیا تو انہوں نے بندوق اٹھائی اور جہاد فی سبیل اللہ کا آغاز کیا کئی معرکوں میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے بعد آخر کار وہ خود دشمن کی ایک بے رحم گولی کا نشانہ بن کر شہید ہو گئے۔

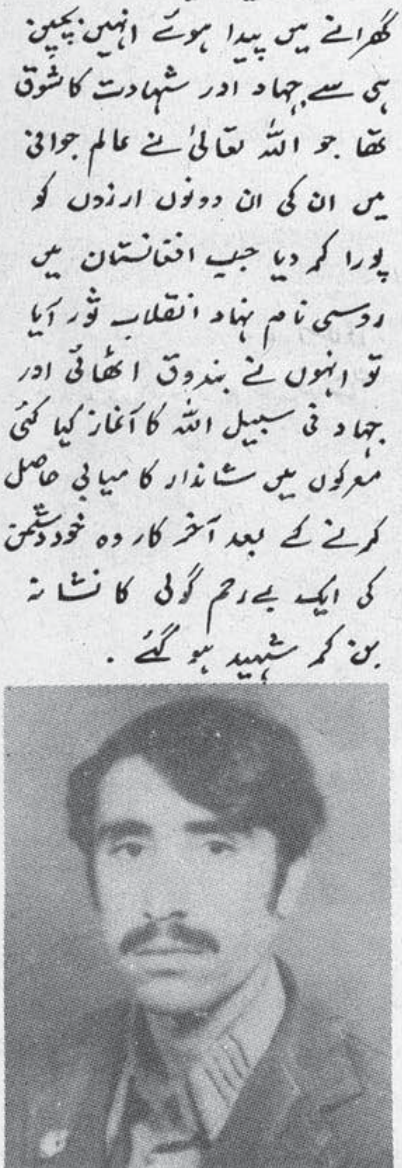

۔ملا متانی کے جوان سال فرزند شہید محمد نظیر صوبہ پکتیا کے

بلور خیل نامی گاؤں کے ایک پرہیزگار
اور محب وطن گھرانے میں پیدا
ہوا افغانستان میں روسی انقلاب
آتے ہی اس نے عملی جہاد کا آغاز
کیا کئی معرکوں میں دشمن کو بھاری
جانی اور مالی نقصان پہنچا کر آخر کار
ایک خونین معرکے میں اپنی جان
جان آفرین کے سپرد کر دی۔

سید معصوم شاہ تحریک اسلامی
کے ایک نامور مجاہد تھے جب افغانستان
میں سرخ روسی کمیونسٹ انقلاب
رونما ہوا تو انہوں نے اسلامی
تحریکی کاروائی شروع کی لیکن
جلد ہی کمیونسٹوں کی طرف سے
گرفتار کر لیے گئے اور ان کو
پل چرخی جیل بھجوا دیا گیا اور جیل
میں روسی جلادوں کے ذریعے
شہید کر دیے گئے۔

محمد اجان کے جوان سال صاحبزادے
شہید محمد یوسف صوبہ پکتیا کے محمد امین
نامی گاؤں کے ایک شریف دیندار
اور محب وطن گھرانے میں متولد ہوئے
انہوں نے اپنے دین مقدس اور
وطن پاک سے نہایت لگاؤ اور
محبت رکھا تھا جونہی افغانستان

میں نامنہاد انقلاب ثور آیا اور
افغان مسلمان عوام غلامی کی زنجیروں
میں جکڑے جانے لگے تو انہوں نے
کاروبار زندگی سے منہ موڑا اور
مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا آخر کار
۴ اگست ۱۹۸۴ء کے ایک خونین
معرکے میں دشمن کی بے رحم گولی
کھا کر شہادت کے اعلیٰ منصب
پر فائز ہو گئے۔

سراج الدین کے جوان سال فرزند
شہید اسد اللہ صوبہ پکتیا کے
علی شیرو نامی علاقے کے ایک دیندار
اور محب وطن گھرانے میں پیدا
ہوئے انہوں نے نامنہاد انقلاب ثور
کے آغاز سے مسلحانہ جہاد کا آغاز
کیا اور لگا تار روسی اور کارملی

فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتارتا رہا
آخر کار ۱۹۸۴ء کے ایک خونین معرکے
میں بے جگری سے لڑتے ہوئے کام
آئے اور شہیدوں کے کاروان میں
شامل ہو گئے۔

شیر خان شہید جناب موسیٰ خان
کے جوان سال شہید شیر خان
صوبہ قندہار کے سید خیل نامی
گاؤں کے ایک دیندار اور محب وطن
گھرانے میں متولد ہوئے جونہی
افغانستان میں روسی کمیونسٹ
انقلاب آیا تو انہوں نے دنیاوی
کاموں سے منہ موڑا اور عملی جہاد
کا آغاز کیا کئی معرکوں میں شاندار
کامیابیوں نے ان کے قدم چومے
اور درجنوں روسی اور کارملی
فوجیوں کو جہنم واصل کر کے
۱۹۸۳ء کے ایک خونین معرکے
میں دشمن کے وحشیانہ بمباری
کی وجہ سے شہادت کے اعلیٰ
مقام پر فائز ہو گئے۔

محمد یوسف کے صاحبزادے شہید
نور گل خان صوبہ ننگرہار کے دارگلی
نامی گاؤں کے ایک دیندار اور
وطن پرست گھرانے میں پیدا ہوئے

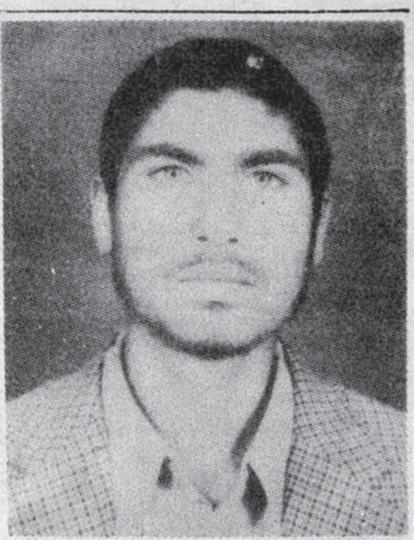

انہیں بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کا شوق تھا افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آتے ہی اس مرد مومن مجاہد نے بندوق اٹھائی اور مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا کئی معرکوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد ایک خونین لڑائی میں دشمن کی گولی کا نشانہ بن کر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

شہید دلیل کے والد گرامی کا نام محمد اللہ تھا وہ جناب صوبہ کنڑ کے کمرھالی نامی گاؤں کے ایک متدین محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے جب افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آیا تو انہوں نے مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا کئی معرکوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کر کے دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا کر ان سے کافی اسلحہ غنیمت کے طور پر چھینا آخر کار ۲۱ مارچ ۱۹۸۴ کے ایک خونین معرکے میں بے جگری سے لڑتے ہوئے کام آئے اور شہیدوں کے کارواں میں شامل ہوگئے۔

صوبہ کابل دہ میر نامی گاؤں سے تعلق رکھنے والا شہید معراج الدین (مستمیار) ایک دیندار اور متدین انسان تھے جب افغانستان میں سرخ انقلاب آیا تو شہید موصوف نے اپنے تعلیم چھوڑ کر مجاہدین کے صفوں میں شمولیت اختیار کی اور مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔ بالآخر اگست ۱۹۸۴ء میں ایک خونین معرکے میں جام شہادت نوش کر کے خالق حقیقی سے جاملے۔

جوان سال شہید بیرگت خان کے والد گرامی کا نام محمد شاہ تھا وہ بھی صوبہ پکتیا میں حاجی میدان نامی علاقے کے ایک دیندار متقی اور محب وطن گھرانے میں متولد ہوئے بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کا شوق دل میں رکھتے تھے افغانستان میں جب کمیونسٹ رژیم رونما ہوا اور مسلمان افغان عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے تو انہوں نے کاروبارِ زندگی سے منہ موڑا اور مسلح جہاد کا آغاز کیا۔ آخر کار ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء کے ایک خونین معرکے میں بے جگری سے لڑتے ہوئے کام آئے اور شہیدوں کے کارواں میں شامل ہوگئے۔

شہید عبدالحبیب جناب نور حبیب عرف بابا کے جوان سال صاحبزادے تھے وہ جناب ۱۹۳۴ء میں صوبہ کنڑ کے دلاحسین نامی گاؤں کے ایک دیندار شہید پرور اور محب وطن گھرانے میں متولد ہوئے جونہی افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور آیا تو انہوں نے دنیوی کاموں سے منہ موڑا اور عملی جہاد کا آغاز کیا کئی معرکوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں وہ صف اول کے مجاہد تھے وہ اپنے کمانڈر بھائی شہید اکبر خان کے شانہ بشانہ میدانِ جہاد میں

آپ کے خطوط

محررہ ۵ مئی ۸۵ء

محترمی محمد خلیل صاحب

سلام مسنون!

امید واثق و کامل ہے۔ مزاج بہتر ہوں گے۔ آپ کی صحافتی شعور کا آئینہ "ہجرت" دیکھا۔ بہت خوبصورت اور لطیف نگارشات سے مزیّن پایا۔ آپ واقعی صدقہ جاریہ کا ثواب لے رہے ہیں کہ افغان مظلوم اور کچھے حصوں کے دکھ، درد عام کرتے ہیں کہ اُن بے کسوں پر کیا گزرتی ہے۔ اور ہم کیسے مسرّت سے پھرتے ہیں۔ واقعی یہ مستحسن قدم ہے خدائے لم یزل آپ کو حیات خضر عمر عطا فرمائے۔ روسی بربریّت کی آپ خوب نقاب کشائی کرتے ہیں

عرض مدعا یہ ہے، میں بھی کچھ ٹوٹے، پھوٹے مضمون لکھتا ہوں۔ اگر مجھے اس جہاد میں جو قلمی جہاد ہے شریک کیا جائے تو خدائے ہر دو عالم آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ ٹاپک بتائیں میں اپنی بساط کے مطابق خامہ فرسائی کروں گا۔

امید واثق ہے۔ آپ اس مسئلے پہ سنجیدگی سے غور فرمائیں گے دیگر آپ کو اور کارکنان "ہجرت" کو سلام اور دُعا۔ باقی ایک گذارش ہے اگر "ہجرت" کا نیا تازہ پرچہ ارسال فرمائیں یا سالانہ چندہ بتائیں۔ ہر دو صورتوں میں مطلع کرے۔ نوازش ہوگی۔

دیگر افغانستان سے متعلق لٹریچر ارسال کریں، جناب محترم کی نوازش ہوگی۔

والسلام احقر

آپ کے خلوص اور اسلامی شعور پر ایمان لانے والا

ڈاکٹر خواجہ نوازش مجذوبی
c/o سراج جنرل سٹور شارع نیلم نزد "حریم کاظمیہ"
لاہر پلیٹ مظفر آباد۔ آزاد کشمیر
A.T.K.A.P

بقیہ حضورؐ بحیثیت سپہ سالار

پھر میدانِ جنگ میں ان اصولوں کو نگاہ میں رکھیں تو فتح ہر ہر قدم پہ ان کا استقبال کرے گی، جنگ کی مکمل تیاری اور سپاہ کی اخلاقی و فنی تربیت کے بعد جو اصول غزوات نبوی کے مطالعہ سے اخذ کئے جا سکتے ہیں ان میں اولیت اس اصول کو ہے کہ تلت کے لئے ایسی فوج کی موجودگی ہمہ وقت ضروری ہے. جیسے دشمن موجود خطرے THREAT IN BEING کا مقام دینے پر مجبور ہو جائے. یعنی مسلمان مملکتوں کی افواج ایسی ہوں کہ ان کا وجود ہی دشمن کو فتنہ و فساد مچانے یا جنگ چھیڑنے سے باز رکھے. موجود خطرے میں افواج سے متعلق چند نکات ہیں، جو موجود اور ممکن دشمن کے دل پر دھاک بٹھانے کا موجب بنا کرتے ہیں، غزوات نبوی کی روشنی میں سے ان میں سے چند کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے،

ایک شہید کا جنازہ

افغانستان کے مجاہدین اور روسی فوج کے درمیان جنگ کی ایک عکاسی تصویر کشی

زمین افغانیاں پہ یارو، یہ لاش کس کی پڑی ہوئی ہے
پہاڑیوں کا یہ رہنے والا یہ اپنے جرگے کا اک جیالا
یہ کتنا دلکش ہے اب بھی یارو، یہ کتنا کڑیل جوان رعنا
گرا سینے سینے پہ زخم کھا کر، شہید راہ خدا ہوا ہے
خدا نے بھیجا پیام رحمت، کسی نے جنت سے ہے پکارا
ادب سے اس کا اٹھاؤ یارو، جنازہ یہ اک شہید کا ہے
زمیں پہ جو خون جم گیا ہے مہک رہا ہے گلاب، جیسے
لہو کے قطرے جو دب گئے ہیں اُگیں گے سرو سمن کی صورت
ادب سے اس کا اٹھاؤ یارو، جنازہ یہ اک شہید کا ہے
اگر اجازت ہو اے مجاہد، ترے مقدس یہ ہاتھ چوموں
بنا کے لایا ہوں ایک مالا، میں اپنے آنسو کے موتیوں کا
جو جا چکے ہیں شہید پہلے، ہمارا ان سے سلام کہنا
ترے کہستان تراشنے کو یہ لے کے آئے ہیں لاکھ تیشے
یہ روسیوں کا بڑا سا لشکر، خود اپنی شامت سے خوار ہوگا
نیاز مندوں کے سر ہزاروں خدا کے آگے جھکے ہوئے ہیں
غرور کا سر ترے کہستاں کے سخت پتھر سے چور ہوگا
جنازہ گبھرو جوان کا ہے، جنازہ مرد رشید کا ہے

مری نظر میں کبھی ہوئی ہے، نشان عبرت بنی ہوئی ہے
شریف گھر کا چراغ تھا یہ، شریف ماں نے اسے ہے پالا
کسی کا بیٹا، کسی کا پوتا، کسی کا بھائی، کسی کا دولہا
نہ جانے دیکھا ہے کس کو اس نے کہ چہرا اسکا کھلا ہوا ہے
ہنسی بھی لب پر مچل رہی ہے، خوشی بھی چہرے سے آشکارا
لہو سے دامن رنگا ہوا ہے، لہو زمیں پر بھی جم گیا ہے
یہ روسیوں کو وطن کی جانب سے دے رہا ہے جواب جیسے
لہو کے قطرے جو بہہ گئے ہیں، لپک اٹھیں گے چمن کی صورت
جنازہ گبھرو جوان کا ہے، جنازہ مرد سعید کا ہے
قدم پہ تیرے جو دھول سی ہے میں اپنے آنسو سے اس کو دھو دوں
قبول کر لے اسے مجاہد، حقیر سا ہے مرا یہ تحفہ
ہمارے دل جو دکھے ہوئے ہیں دکھے دلوں کا پیام کہنا
تری شہادت ہے اک طمانچہ، سیاہ چہروں پہ روسیوں کے
ترے کہستاں کے پتھروں سے شکست کھا کر فرار ہوگا
کٹورے آنکھوں کے بھر چکے ہیں، ٹپک رہے ہیں چھلک پڑے ہیں
ترے کہستاں میں حق کا پرچم، بلند ہوگا، ضرور ہوگا
ادب سے اس کو اٹھاؤ یارو، جنازہ یہ اک شہید کا ہے

بقیہ مجاہد کی

اپنا وہ فرض ادا کرنے سے کوتاہی کی گئی جو دین اسلام کی رو سے ان پہ عاید ہوتی ہے تو خدا ناخواستہ وہ کچھ ہوگا۔ جس کو رقم کرنے اور بیان کرنے سے میری قلم عاجز اور ناتوان ہے۔

اے مسلمان بھائیو!

وہ افغانستان جو اسلام کا علمبردار اور اسلامی تہذیب اور تمدن کا گہوارہ تھا آج پلید روسیوں کے قدموں تلے روندہ جا رہا ہے وہ کراہ رہا ہے، چیخ رہا ہے۔ اس کے نہتے بیچارے مسلمان عوام فریاد زبان ہیں کیا یہ مسلمانوں کا فرض نہیں کہ ان کی فریاد کو سنیں اور انہیں اس مہلک عذاب اور شکنجے سے نجات دلایں۔

ہاں یہ مسلمان کا ایمانی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ انہیں نجات دلوانے کی خاطر اپنی جان داؤ پہ لگا دیں۔ اگر اس ذمہ واری کو پورا کرنے میں غفلت برتی گئی وہ نہ تنہا اس دنیا میں غلامی کے ذلت آمیز زندگی میں بچ کر رہ جائیں بلکہ وہ تو قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ کے حضور میں جواب دینا نہایت مشکل ہوگا۔ خداوند پاک مسلمانوں کو توفیق عنایت فرمائے کہ وہ اپنے ایمانی فریضے کو بنحو مطلوب انجام دے کہ خداوند پاک کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

ہمارا نعرہ

- ہمارا ہدف اللہ تعالیٰ ج کی رضا۔
- اسلامی تعلیمات ہماری زندگی کی راہنما۔
- خدا ج کی تائید اور نصرت پر کامل بھروسہ ہمارا ایمان۔
- جہاد فی سبیل اللہ ہماری راہ۔
- اور حزب اسلامی افغانستان کے مومن مجاہدین کی تنظیم ہمارے جہاد کا محاذ۔

ہمارا نصب العین
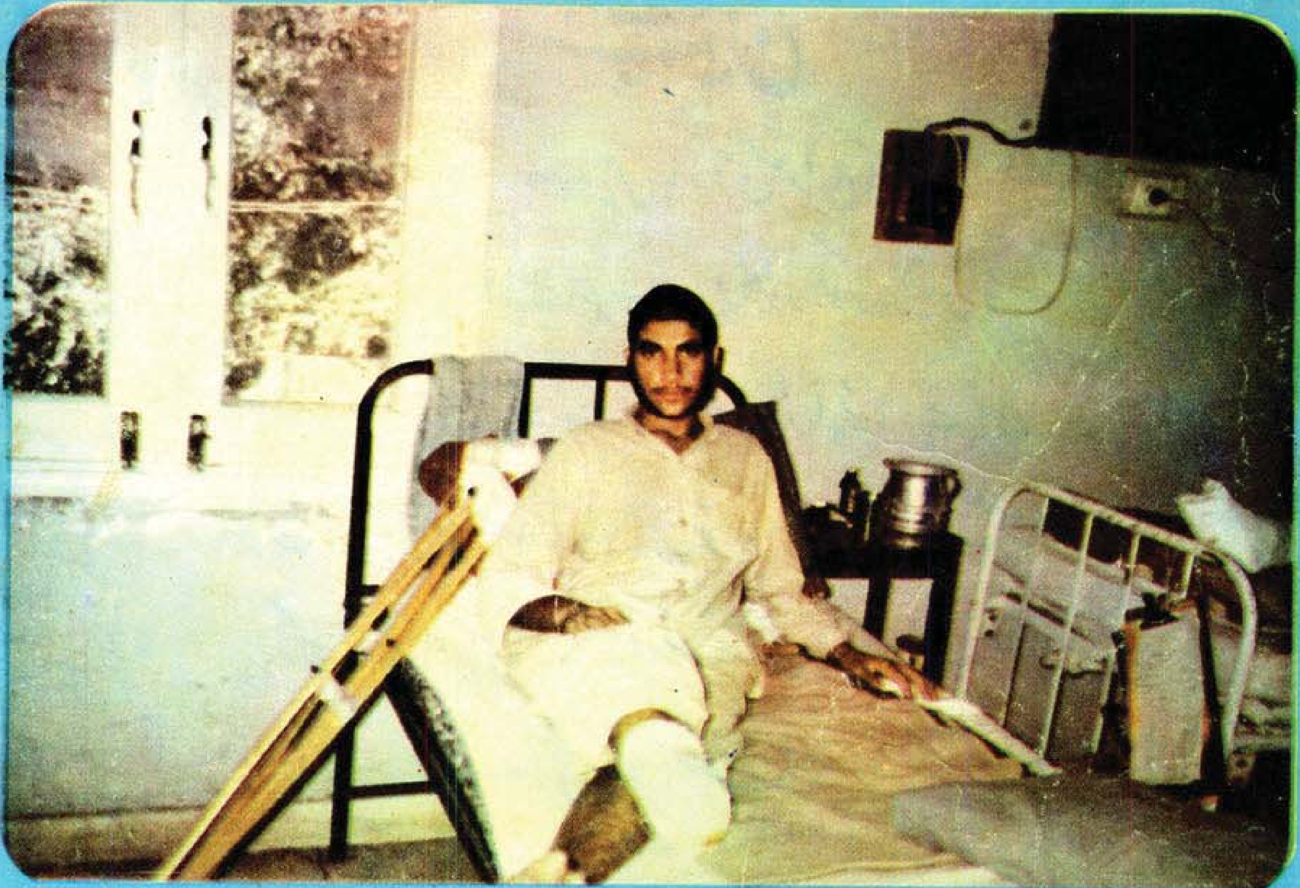
اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا روسی سامراج کی یلغار
اور ظلم کے واسطے، ہجرت پر مجبور ہو کر پریشانی اور
غربت کی حالت میں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور
ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین
کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافتِ
اسلامی کا احیاء۔